رشتے پیار کے
فیری ملک
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

رشتے پیار کے

از

فیری ملک

www.novelsclubb.com

میرے بھائی کے نام جس کے ھونے سے میری زندگی میں رنگ اور روشنیاں ھیں

(اور جسکی سلامتی کی دعا میں ھر لمحہ ھر پل مانگتی ھوں

اسکی نظر سامنے دیوار پر تھی جہاں گھڑی کے ھندسوں پر لگی سویاں ساکت تھیں

...وقت ٹھہرا ھوا تھا اسکی زندگی کی طرح کمرے میں جامد خاموشی تھی

اسے خوف سا محسوس ھوا

www.novelsclubb.com

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اندر آگئ

گھڑی کے نیچے ڈھیر ساری تصویریں لگی ھوئ تھی وہ چلتی ھوئ انکے پاس جا کھڑی ھوئ...

یہ تصویریں مختلف موقوں پر کھینچی گئی تھیں, پہلی تصویر نانا نانو خالہ اور ماما کی دوسری تصویر ماما پاپا کی شادی اگلی تصویر ان کی پیدائش, اور چوتھی ان سب کزنز کی تھی ...

سینٹر میں کر کے انکی فیملی فوٹو تھی جو ان کے سکول کے پہلے دن کی تھی

اور نچلی لائن میں پہلی تصویر اسکی اور زرک کی کراٹے کلاس کی تھی

دوسری میں زرک ماما کی گود میں سر رکھے لیٹا ھوا تھا

اگلی تصویر میں وہ پاپا کے کندھے سے لگی ھوئی تھی تھی, ہر تصویر کے ساتھ بہت سی یادیں وابستہ تھی

مگر آخری والی تصویر بہت یادگار تھی, وہ اور زرک ھنس رھے تھے انکے ہاتھ منہ مٹی سے لتھڑے ھوئے تھے اور شرارت انکے منہ پر صاف نظر آرھی تھی, اسکو بے ساختہ ھنسی آگئی

www.novelsclubb.com

اسکے غور کرنے پر اسے محسوس ھوا کہ تصویر میں ھنسی ضبط کرنے کی کوشش میں اسکی آنکھوں میں پانی تیر رھا تھا

اور اسے وہ لگا اب وہ پانی آنکھوں سے نکل کر گالوں تک پہنچ رھا ھے اسنے ھاتھ سے گال کو چھوا

تو واقعی اسے گیلا پن محسوس ھوا

....وہ رو رھی تھی اسے اب اس بات کا احساس ھوا تھا

وہ آگے بڑھی اسنے الماری کے ھینڈل کو گھمایا تو وہ کھلتی چلی گئ

سامنے ھی اسکے کپڑے ھینگ ھوئے تھے

اس نے سب سے آگے لٹکی ھوئی لائٹ بلیو اور وائٹ چیک والی شرٹ باھر نکالی

یہ زوئ ھی کا دیا ھوا گفٹ تھا وہ جب بھی اسکو پہنتا زوئ اسکو نظر بھر کر نہیں دیکھتی تھی

کہ کہیں اسکو نظر نہ لگ جائے

اس نے بے ساختہ اس شرٹ کو گلے لگایا تھا اس میں اس کی خوشبو تھی, سامنے والی دیوار میں اسکا ڈریسنگ ٹیبل تھا

, جہاں خوشبووں کا جہان آباد تھا

اسکا کلون اسکا جیل اسکی کریم آفٹر شیو, اسکا باڈی سپرے, ٹیگ ھم, کلب ڈینیوٹ, وسیم اکرم 402, جانان اور بہت سے پرفیوم آگے پیچھے رکھے ھوئے تھے

اس کا ھیر برش سب ترتیب سے رکھے ھوئے تھے

...وہ ایسا ھی تھا نفاست پسند

اگلی دیوار کے ساتھ اسکا بیڈ رکھا ھوا تھا

سائڈ ٹیبل پر پڑی اسکی رولیکس کی گھڑی پڑی ھوئی تھی

ساتھ ھی اسکے ھیوی بائک کی کی چابی اسکے گوچی کے گاگلز رکھے ھوئے تھے

www.novelsclubb.com

...یہ سب اسکے گفٹ تھے وہ چلتے ہوئے اسکی رائٹنگ ٹیبل کے پاس آگئ

رائٹنگ ٹیبل کے اوپر لگے ریک میں کتابوں کی کلیکشن تھی

ہر طرح کی کتابیں وہاں موجود تھیں

چیئر پر بیٹھتے ہی اسکی نظر اس کے پین پر پڑی دوسری طرف رکھا ہوا چھوٹا سا

قرآن پاک دین سے محبت کا ثبوت تھا

...وہ پانچ وقت کا نمازی تھا اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے

اس نے منہ رائٹنگ ٹیبل پر رکھا اور اس کو پکارا پوری قوت سے اپنے خاص انداز کے

ساتھ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ کس انداز سے بلانے پر دوڑا چلا آتا تھا وہ پکار رہی تھی

.

زرک کہاں ہو تم پلیز آجاو?

فون اٹینڈ ھوتے ھی اس نے بولنا شروع کر دیا تھا زرک نے سلام کیا تو اسے احساس ھوا کہ وہ سلام کیے بناء ھی شروع ھو چکی ھے اسنے سلام کا جواب دیا تو زرک بولا! زوئ ....

میں بس تمھارے انسٹیوٹ کے پاس پہنچ چکا ھوں تم باھر آ جاو اور گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی زوئ کا بلاوا ھوا اور زرک دیر کر دے اسنے 15 منٹ کا راستہ 7 منٹ میں طے کیا اور انسٹیٹوٹ کے باھر گاڑی روکی تو سامنے ھی زوئ اپنی فرینڈز کے ساتھ کھڑی نظر آئ زوئ نے اسے دیکھ لیا تھا اسلیے وہ اپنی فرینڈز کو ہاتھ ہلاتی گاڑی کی طرف چل پڑی فرنٹ ڈور کھلا ھوا تھا, وہ بیٹھی تو گاڑی چل پڑی اور ساتھ ھی زوئ کی زبان بھی نان سٹاپ شروع ھو چکی تھی.........

زارون علی ڈاکٹر تھے ان کی بیگم زھراء علی انکی کزن تھیں اور وہ بھی ڈاکٹر تھیں لیکن شادی کے بعد وہ صرف گھر کی ھو کے رہ گیئں, اللہ پاک کا خاص کرم تھا ان دونوں میاں بیوی پر انکے پاس دنیا کی ہر چیز تھی بنگلہ, گاڑیاں, دولت, کسی چیز کی

کمی نہ تھی, ان سب چیزوں کے ساتھ ساتھ اولاد کے معاملے میں بھی وہ خوش قسمت تھے انکو اللہ پاک نے بیٹے اور بیٹی دونوں سے نوازا تھا, زرک اور زوسیا دونوں جڑواں تھے اور انکی زندگی کا حاصل تھے, ان دونوں کے ھوتے ھوئے انکو کسی چیز کی ضرورت محسوس نہ ھوتی تھی خاص طور پر زھراء بیگم کی تو ان دونوں میں جان بستی تھی.......

گاڑی کا ھارن بجا گارڈ نے گیٹ کھولا تو زرک گاڑی اندر لے آیا زوی بھاگتی ھوئی اندر گئی اور زھرا بیگم کو آوازیں دینے لگی زھرا بیگم کچن سے باھر آئیں وہ کھانا پکانے کا کام خود کرتی تھیں کیونکہ انکے خیال میں گھر کی عورت کے خود کھانا پکانے سے گھر میں برکت آور محبت رھتی ھے, زوی انکو پیار کرکے اور کھانے کا کہہ کے خود روم میں فریش ھونے چل دی زرک اندر آیا تو زھراء بیگم اسکو بھی فریش ھونے کا کہہ کر خود کھانا لگانے چل دیں, کھانا کھاتے ھوئے بھی زوی کی باتیں چل رھی تھیں, ھنسی مذاق اور باتوں میں کھانا کھایا گیا پھر زوی تو اپنے کمرے میں آرام

www.novelsclubb.com

کرنے چل دی جب کہ زرک اور زھراء بیگم ڈرائنگ روم میں ھی بیٹھ کر گپ شپ کرنے لگے, گرمیوں کی دوپہر تھی اے سی کی خنکی نے ڈرائنگ روم میں ٹھنڈک کا احساس پیدا کیا ھوا تھا, اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی نے ماحول میں ارتعاش پیدا کیا تھا, زھراء بیگم گبھرا گئیں اور انھوں نے بے اختیار یا اللہ خیر کہا وہ ایسی ھی تھیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر گبھرا جانے والی, زرک نے ایک ھاتھ سے ماما کو تسلی دی اور دوسرے ھاتھ سے ریسیور اٹھایا اور بولا ھیلو اسلام علیکم زرک علی

دوسری طرف سے آنیوالی آواز نے زرک خان کو چیخنے پر مجبور کر دیا تھا کیونکہ فون پر کوئ اور نہیں اسکی خالہ جان تھیں جو انگلینڈ میں 17 سال سے مقیم تھیں اور اب ایک دم فون کر کے زرک سے انکا ایڈریس پوچھ رھی تھیں کیونکہ وہ پاکستان پہنچ چکی تھیں زرک نے انکوائر پورٹ پر ویٹ کرنے کا بولا تھا اور فون بند کر کے ماما کو گلے لگایا اور انکو یہ خوشخبری سنائ تھی زھرا بیگم کی خوشی کا توٹھکانا ھی نھیں تھا انکی

www.novelsclubb.com

ماں جائی 17 سال بعد ان سے ملنے آرہی تھی زرک ماما کو بتا کر خالہ کو لینے ائرپورٹ چلا گیا اور زھرا بیگم نے ملازمہ کو بلا کر گیسٹ روم کی سیٹنگ اور مہمانوں کی مدارت کا سامان منگوانے کی ھدایت دے دی تھی اور خود ماضی میں کھو گئیں

....

زاھدہ خاتون اور مظاھر صاحب کی دو ھی اولادیں تھیں مہ پارہ اور زھراء بیٹے ماہ زیب کی پیدائش پر زاھدہ خاتون جانبر نہ ھو سکئیں اور مظاھر صاحب کے ساتھ دو بیٹیوں جنکی عمریں 4,2 سال تھیں روتا چھوڑ کر چل بسیں اور 2 گھنٹے بعد ماہ زیب بھی ماں کے پیچھے چل دیا دوہرا صدمہ تھا مگر مظاھر صاحب کو جھیلنا تھا اپنی خاطر نہ سہی ان دو ننھی جانوں کے لیے جو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ انکا کتنا بڑا نقصان ھو گیا ھے ....

انھوں نے مہ پارہ اور زھراء کو بہت نازوں سے پالا تھا انکی تعلیم اور تربیت دونوں میں کوئی کمی نہ چھوڑی تھی زھرا بیگم ڈاکٹر اور مہ پارہ بیگم انجینئرنگ کر کے فری

www.novelsclubb.com

ھوئیں تو مظاھر صاحب نے اپنی گرتی صحت کے پیش نظر اچھے رشتے دیکھ کر دونوں بیٹیوں کی اکٹھی شادی کا سوچا وہ اپنی زندگی میں ھی اپنے فرض سے سبکدوش ھونا چاھتے تھے اسلیے انھوں نے لڑکے دیکھے اور وہ دونوں بیٹیوں کے لیے انکو اچھے انسان مل گئے زارون علی بھی زھراء کی طرح ڈاکٹر تھے جبکہ صارم انگلینڈ میں مقیم تھے, شادی کے ھنگامے گزرے مظاھر صاحب نے کوئ کمی نیئں آنے دی زھراء اور مہ پارہ پیا دیس سدھاریں.................

اگلے دن ولیمہ تھا وہ وہاں سے آئے تو مہ پارہ زھراء بھی انکے ساتھ تھیں اس رات انھوں نے اپنی بیٹیوں سے بہت باتیں کی تھیں صبح داماد بھی آے سارا دن گپ شپ میں ٹائم کا پتہ ھی نہیں چلا دونوں جوڑے اجازت لے کر گھروں کو سدھارے تو مظاھر صاحب نے ملازموں کو منع کیا کہ صبح انکو جلدی نہ اٹھایا جائے وہ آرام کرنا چاھتے تھے اس رات وہ بہت پر سکون سوئے تھے اور دن چڑھے تک سوتے رھے.

www.novelsclubb.com

Don't copy paste without writer's permission...

رشتے پیار کے...

از قلم فیری ملک

قسط 4

ملازموں کو تشویش ھوئ تو انھوں نے زھراء بیگم کو فون کیا وہ اسی وقت زارون صاحب کے ساتھ بھاگی چلی گیئں مگر مظاھر صاحب کو ان سے بھی زیادہ جلدی تھی وہ ھمیشہ کے لیے سکون کے سفر پر روانہ ھو گئے تھے, زھراء اور مہ پارہ تو کئ دن صدمے میں رھیں مگر وقت سب مرھم بھر دیتا ھے.......................

مہ پارہ بیگم صارم کے ساتھ انگلینڈ گئیں زھراء بیگم کو زرک اور زوسیا نے اکٹھے
دنیا میں آکر انکو مصروف کر دیا تو مہ پارہ بیگم کے آنگن میں معیز, ماھم, میثم آئے
تو وہ پھر پلٹ کر نہ آسکیں, فون پر رابطے تو تھے لیکن واپسی کا راستہ تو جیسے وہ بھول
گیئں تھیں اور اب اچانک 17 سال بعد انکی ماں جای پاکستان آگی تھی

....

انہی سوچوں میں تھیں کہ زرک نے ہارن بجایا وہ خوشی سے پاگل ھورھی تھیں ,
مین دروازہ کھولا تو سامنے ھی انکی ماں جای انکی گڑیا مہ پارہ کھڑی تھی گلے لگیں تو
دونوں بہنوں نے دریا بہادیے تھے آخر معیز اور زرک نے ان دونوں کو الگ کیا اور
معیز خالہ کے گلے لگا پھر ماھم اور میثم نے بھی خالہ سے پیار لیا سب ھنس رھے تھے
خوش تھے شور کی آواز سن کر زوسیا بھی ڈرائنگ روم میں چلی آئ اور خوشی سے
خالہ جانی کا نعرہ مارتی مہ پارہ بیگم سے لپٹ گئ, مہمانوں کی تھکن کے خیال سے

زھراء نے انکو آرام کا بولا ورنہ بچے تو کسی صورت اٹھنے کے لیے راضی نہ تھے.....................

خود زھراء بیگم کچن میں چلی گیئں اور زوئ اور زرک کو بیکری کا سامان لینے بھیجا رات کے کھانے پر خوب رونق تھی زارون صاحب بھی مہمانوں کی آمد پر خوش تھے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا پھر چائے کا دور چلا تو بچہ پارٹی الگ بیٹھ گیٔ

زارون صاحب بولے ! مہ پارہ صارم کو بھی ساتھ لے آتی تو اس سے بھی ملاقات ھو جاتی, ارے بھائ صاحب اب تو ملاقات ھوتی رُھے گی کیونکہ مینے اور صارم نے مستقل پاکستان شفٹ ھونے کا فیصلہ کر لیا ھے اسلیے تو میں بچوں کو لے کر پاکستان آئ ھوں تاکہ رھائش کا بندوبست کیا جا سکے اور بھائ صاحب اس کام میں آپکی مدد کی ضرورت ھو گی ارے یہ بھی کوئ پوچھنے کی بات ھے پری تمھارے بھائ صاحب ضرور تم لوگوں کا ساتھ دینگے زارون صاحب سے پہلے ھی زھراء بیگم بولیں تو زارون صاحب مسکرا دیے, زارون صاحب تو آرام کرنے اپنے روم میں چلے گئے

www.novelsclubb.com

ان دونوں بہنوں کی باتیں رات گئے تک جاری رہیں, بچوں میں بھی خوب دوستی ہو گی تھی, زرک زوسیا اور معیز ہم عمر تھے زرک میڈیکل کے فرسٹ ائیر میں تھا اور زوسیا فیشن ڈیزائننگ کے پہلے سال میں تھی, معیز ایف. ایس. سی کر رہا تھا وہ ایم بی اے کر کے بزنس کرنا چاہتا تھا, اور ماہم اور میثم او لیولز کر رہے تھے, وہ پانچوں رات کو دیر تک گپ شپ کرتے گیمز کھیلتے, اور دن چڑھے تک سوتے زہرا بیگم دیسی کھانے بنا بنا کے کھلاتیں تو مہ پارہ بیگم چائنیز پر طبع آزمائی کرتیں 15, دن ہو گئے زارون صاحب آفس سے آکر سبکو گھر د کھانے لے گئے, اور صارم صاحب کے کہنے پر مہ پارہ نے اوکے کر دیا 1 ہفتے کی سیٹنگ اور پینٹ کے بعد .... مہ پارہ فیملی کے ساتھ شفٹ ہو گئیں صارم صاحب بھی پاکستان پہنچ گئے تھے

دونوں فیملیز میں آنا جانا لگا رہتا تھا اور ویک اینڈ پر اکثر کھانا ایک دوسرے کے گھر کھاتے تھے کیونکہ زارون صاحب کا تو کوئی بہن بھائی نہ تھا جبکہ صارم صاحب کا ایک بھائی تھا عارب لیکن اور سے مزاج کا ہونے کی وجہ سے صارم صاحب کا ان

سے کوئ خاص تعلق نہ تھا,اسلیے ان دونوں فیملیز میں پیار بہت

تھا,......................

دن یوں ھی گزر رھے تھے,بچوں کی پڑھائ عروج پر تھی بچے فری تھے تو وہ

آوٹنگ کا شور مچا رھے تھے اسلیے دونوں فیملیز نے مشورے سے سوات جانے کا

سوچا وھاں کی خوبصورتی اور حسن نے سبکو مسحور کر دیا تھا وھاں سب نے خوب

موجیں کیں تھیں بچے تو بے انتہا خوش تھے اور ایکدوسرے زے اور زیادہ گھل مل

گئے تھے,1 ھفتے کے ٹور کے بعد انکی واپسی ھوئ تھی,سب نے بہت انجوائے کیا تھا

اور خوبصورت یادیں لیکر وہ واپس لوٹ آئے تھے............

www.novelsclubb.com

دوبارہ سے پڑھائ سٹارٹ ھو گئ تھی سارے بچوں کا فائنل ایئر تھا اسلیے انکو دن

رات کا ھوش نہیں تھا وہ بس پڑھائ میں جتے ھوئے تھے,مہ پارہ کے بچے تو کئ کئ

دن ایک دوسرے سے بھی نہیں مل پاتے تھے مہ پارہ خود بھی جاب کرتی رھی

تھیں لیکن اتنے سال انگلینڈ میں رھنے کی وجہ سے وہ اسکے عادی تھے لیکن زھراء

کے گھر کا ماحول ایسا نہ تھا وہ دونوں میاں بیوی بھی بچوں کے معاملے میں بہت کونشیس تھے, اور زرک اور زوسیا بھی ایکدوسرے پر جان چھڑکتے تھے, زرک ھی زوسیا کو پک اینڈ ڈراپ کرتا تھا, ابھی بھی وہ گاڑی میں زوسیا کا ویٹ کر رہا تھا, تھکا ھوا ھونے کی وجہ سے اسنے اسٹئیرنگ پر سر رکھ کر آنکھیں موندلیں زوسیا کب گاڑی میں بیٹھی اسے خبر ھی نہ ھوئی زوسیا کو ترس کے ساتھ بے اختیار بھائی پر پیار آیا وہ اسکا ماں جایا تھا اسکا ساتھی اسکا دوست اسکا شہزادہ اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک تھا اسکے ماں باپ کا سہارا تھا وہ اسکے ساتھ دنیا میں آیا تھا اور اسکی سانسیں بھی زرک کے ساتھ چلتیں تھیں, اسنے بھائی کے بالوں کو پیار سے اپنے ہاتھوں سے پیچھے کیا تو زرک نے آنکھیں کھولیں, زرک کی آنکھیں نیند سے بوجھل تھیں زوسیا کو افسوس ھوا وہ اپنے پروجیکٹ کی وجہ سے آدھا گھنٹہ لیٹ تھی اور زرک کو انتظار کرنا پڑا تھا اسنے فورا زرک سے ایکسکیوز کیا تو وہ اسکے گال پر چٹکی بھرتے ھوئے بولا زوئی! بہنیں تو بھائیوں کی ذمہ داری ھوتی ھیں اور مجھے اپنی ذمہ داری کا احساس ھے زوئی

کو خوشی کے ساتھ فخر بھی ھوا اسکا بھائی بہت خاص تھا اسلیے وہ بولی تو اسکے لہجے میں مان تھا زرک

u r world's best brother and i love. u so much😘

زوئ i love u more and ur words means alot to me

زرک نے یہ کہ کر گاڑی سٹارٹ کی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ماما کھانے پر انکا ویٹ کر رھی ہو گئیں

◈◈◈

زرک نے فون کر دیا تھا پھر بھی زھراء بیگم بچوں کے لیٹ ھونے کے سبب کار پورچ میں انکا ویٹ کر رھی تھیں زارون صاحب انکی عادت سے نالاں تھے کیونکہ زھراء بیگم بہت جلدی پریشان ھو جاتی تھیں حالانکہ وہ ایک ڈاکٹر تھیں اور زارون

صاحب انکو سمجھاتے تھے کہ چھوٹی چھوٹی سی باتوں پر پریشان نہ ھوا کریں مگر وہ
اپنے رشتوں کے معاملے میں ایسی ھی تھیں شائد والدین کے بچھڑ جانے کے بعد
ان میں اپنے پیاروں سے جدائی کا حوصلہ نہیں تھا اور بھائی کی کمی بھی انکو بے طرح
محسوس ھوتی تھی اور یہی چیز زوسیا نے ان سے ورثے میں لی تھی وہ زرک پر جان
چھڑکتی تھی انکو یاد تھا بچپن میں اٹھتے ساتھ ھی وہ سب سے پہلے دلک (زرک) کی
آواز لگاتی تھی وہ زوسیا سے 5 منٹ بڑا تھا مگر اسکو ایسے ٹریٹ کرتا جیسے وہ اس سے کئی
سال چھوٹی ھو اور وہ زرک کی ھر بات حکم سمجھ کر مانتی اس کو نخرے دکھاتی اُس
سے ضدیں پوری کرواتی انکو اپنے بچے اپنا گھر بہت عزیز تھا زوئی تھوڑی لاپرواہ
طبعیت کی تھی مگر زرک انکی نیچر کو سمجھتا تھا اسلیے دیر سویر ھونے پر وہ فوراً انکو
اطلاع دے دیتا تھا, اچانک گاڑی کا ھارن بجا بچے آ گئے تھے انھوں نے کھانا لگایا آج
انھوں نے بہت دل لگا کر قیمے والا پلاو بنایا تھا جو زوئی کا فیورٹ تھا اور ساتھ آلو
گوشت بنایا تھا جو زرک شوق سے کھاتا تھا, بچوں نے خوب رغبت سے کھانا کھایا تھا

اور آرام کرنے کے لیے روم میں چلے گئے فائنل ایگزام کی وجہ سے زرک آدھی آدھی رات تک پڑھتا تھا جبکہ زوی بھی اپنے پروجیکٹس میں رات رات بھر بزی رھتی تھی, زھراء بیگم رات کو دودھ کا گلاس انکے رومز میں رکھواتیں اور اکثر کاموں کے چکر میں دودھ ایسے ھی پڑا رہ جاتا زوی تو ویسے بھی دودھ پینے سے گبھراتی تھی......زوی کے ایگزام ختم ھوئے تو اسنے سکون کا سانس لیا ماھم لوگ تینوں بھی فری تھے زوی نے انکو فون کیا اور رات کو موووی اور باھر ڈنر کا پلین کر لیا لیکن زرک ابھی بھی پھنسا ھوا تھا اسے اینٹری ٹیسٹ کی تیاری کرنی تھی اسلیے وہ روم میں بند تھا وہ کسی صورت اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاھتا تھا مگر زوی جانتی تھی کہ اسکو کسطرح منانا ھے اسلیے وہ مطمئن ھو کر اپنے روم میں شام کے لیے ڈریس سلیکٹ کرنے چلی گئ, شام ھوئ تو اسنے زرک کے کمرے کا دروازہ بجایا, یس کی آواز پر ٹرالی دھکیلتی سلام کرتی وہ اندر آئ تو زرک کو حیرانی ھوئ زوی بہت کم ھی کچن کی طرف جاتی تھی اسنے جیسے ھی ٹرالی سامنے روکی زرک کو اس پر بے تحاشا

پیار آگیا ٹرالی میں ھر چیز زرک کی پسند کی تھی, چکن پیٹیز, چیز کیک, اور یو پڈنگ

,, بیف کباب اور گرم چائے

زوئی یہ سب ?زرک مینے یہ سب تمھارے لیے خود بنایا ھے پڑھ پڑھ کے تم تھک

گئے ھوگے نہ ور پھر کتنے دن ھو گئے ھم ساتھ نہیں بیٹھے اسلیے مینے سوچا کیوں نہ آج

چائے ساتھ پی جائے, زوئی یہ تو تم نے بلکل ٹھیک کہا لیکن تم ماما کو بھی بلا لیتی

, زرک ماما کی فرینڈ آئی ھوئیں ھیں تو وہ ان کے ساتھ بزی ھیں, چائے پیتے ھوئے

بھی باتیں جاری تھیں وہ دونوں ایسے ھی تھے جب اکٹھے بیٹھتے تو انکی باتیں ھی ختم

نہ ھوتیں تھیں, بہن بھائی ھونے کے ساتھ ساتھ وہ دوست بھی تھے, چائے ختم

ھوئی تو زوئی نے برتن اٹھانے کے ساتھ ساتھ زرک کو رات کے پلین سے بھی

آگاہ کیا زرک اپنی پڑھائی کی وجہ سے متذبذب تھا, مگر زوئی کا کہا ھوا ٹالنا بھی اسکے

بس کی بات نہیں تھی, اسنے زوئی کو 8 بجے تک ریڈی ھونے کا بولا اور خود پڑھائی

. میں دوبارہ جت گیا ٹھیک 8 بجے زرک نے زوئی کو بلایا تو وہ بس ریڈی تھی

www.novelsclubb.com

****

انہوں نے ماما کو اللہ حافظ بولا اور چلے گئے زرک گاڑی
ڈرائیو کر رہا تھا اور زوی نے ماہم کو فون کیا تھا اور شاپنگ
مال آنے کا کہا تھا

تھوڑی دیر میں وہ سب متعلقہ جگہ پہنچ گئے تھے, لڑکیاں اپنی
شاپنگ کر رہی تھیں لڑکوں نے بھی اپنا تھوڑا سامان لیا اور اب
یہ سب

ایک جگہ ڈنر کرنے گئے تھے ڈنر کے بعد

مووی اور پھر جب یہ گھر پہنچے تو آدھی رات گزر گئی تھی

خوب تھکن کے باوجود زوی نے چائے بنائی تھی جانتی تھی,
زرک چائے

کاکتنا رسیا ھے,چائے دے کر زوی ئتو سونے چلی گی ٔمگر

زرک پھر سے پڑھا ئی میں لگ گیا.....................

دن پر لگاکے اڑ رھے تھے زرک بھی اینٹری ٹیسٹ,

دے کہ اب فارغ تھاماھم اور میثم کا رزلٹ آگیاتھاوہ دونوں پآس

ھو گئے تھے اچھے نمبر لے کے,اب معیز اور زوسیاکی ٔباری

تھی زوی ٔ

تو بہت ڈری ٔھوی ٔتھی,معیز اور زوی ٔکا رزلٹ آگے پیچھے ھی

آیاتھامعیز نے بہت اچھے نمبر لیے تھے جبکہ زوی ٔنے تو

فرسٹ پوزیشن لی

تھی وہ بہت خوش تھی اسنے سب سے پہلے اپنے باباکو فون کیا

تھاوہ یہ خبر سن کر اسی,وقت آفس سے گھر کے لیے نکل

پڑھے تھے

www.novelsclubb.com

جبکہ زہرا بیگم تو شکرانے کے نوافل ادا کرنے چلی گیئں
زرک نے خالہ کو فون کر کے بتایا تو انھوں نے اسی وقت رات
کے کھانے پر انکو بلا

لیا تھا رات کو یہ سب مہپارہ بیگم کے گھر .چلے گئے, خوب

رونق تھی کھانا سب نے اچھے ماحول میں کھایا, بچہ پارٹی

زوی سے ٹریٹ کا مطالبہ کر رہی تھی, تو زارون صاحب نے

اسی وقت اعلان کیا کہ وہ زوی کے رزلٹ کی خوشی میں بہت
بڑی پارٹی ارینج کر رہے ھیں

.... بچے تو یہ سن کر بہت خوش ہو گئے

www.novelsclubb.com

رات کو بہت دیر سے ان سب کی واپسی ہوئی زہرا بیگم اور,

زارون صاحب تو آتے سو گئے جبکہ زرک اور زوی بہت دیر
تک باتیں کرتے

رھے اور آنیوالے فنکشن کے حوالے سے پلان کرتے رھے,

رات کو وہ لیٹ سوئے تھے اسلیے صبح لیٹ جاگے,آنیوالے

ویک اینڈ زوی کی

پارٹی تھی انتظامات بھاگ دوڑ نے زھرا بیگم اور رزارون

صاحب کو تھکادیاتھا,سارے انتظامات بہترین تھے مہمان

آنے شروع ھوچکے تھے مہپارہ کی فیملی پہلے ھی پہنچ چکی

تھی,,زوی نے وائٹ باربی فراک پہنی ھوئ تھی اور ,

وہ کسی گڑیاسے کم نہیں لگ رھی تھی جو دیکھتامبہوت

ھوجاتاسب بہت خوش تھے پارٹی ختم ھوئ مہمان چلے گئے مہ

پارہ کی فیملی بھی جانے کے لیے پرتول رھی تھی

زھراءبیگم کے کہنے کے باوجود وہ نہ رکے مگر بچوں کو

روک لیاگیاتھارات کو ایکدم زھراءبیگم کی طبیعت خراب

ھوگئ سر میں

www.novelsclubb.com

در داٹھا تھا انکا بی پی ھائ ہو گیا تھا ڈاکٹر کو بلایا گیا تو اسنے
بتایا کہ تھکن اور سٹریس کی وجہ سے بی پی شوٹ کر گیا ھے
سارے بچے بھی فکر مند ھو گے تھے زارون صاحب جانتے
تھے کہ زھرا بیگم کیسے چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان
ھو جاتیں ھیں
شاید فنکشن کے انتظامات کی تھکن کی وجہ
سے ایسا ھوا تھا, یا کوئ اور وجہ تھی فلحال

وہ اس بارے میں لا علم تھے, ڈاکٹر نے انجیکشن
لگایا تھا زھرا بیگم اب پر سکون نیند سو رھی
تھیں, زارون صاحب کے کہنے پر بچے اپنے
کمروں میں چلے گئے مگر جاگ رھے تھے صبح
ھو گئ ناشتہ کر کے بچے زھرا بیگم کے اٹھنے
کا ویٹ کرنے لگے وہ اٹھیں تو مہ پارہ بیگم

بھی آگئی تھیں, انکو ناشتہ کرا کے مہپارہ

بیگم انکے پاس بیٹھ گیئں اور ان سے طبعیت

خرابی کی وجہ پوچھی پہلے تو وہ ٹال مٹول

کرتی رہیں مگر مہپارہ بیگم نے ان کو گھیر

ہی لیا وہ زرک کے باہر جانے سے پریشان تھیں

کیونکہ اسکا ارادہ تھا کہ وہ آسٹریلیا سے

پڑھائی کمپلیٹ کرئے, اسنے اپلائی کرنے سے

پہلے ہی زہراء بیگم کو بتایا تھا وہ ان کا مائنڑ

بنانا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ زہراء

بیگم کے لیے اپنی فیملی کے بناء رہنا ناممکن

تھا, مگر انکا ریکشن عجیب تھا وہ خاموش ہو

گئیں مگر رات کو انکی بیماری کی صورت

میں انکا ریکشن سامنے آیا تھا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

....زرک پریشان ھو گیا تھا وہ کچھ سوچ کر اٹھا اور زوئ کے کمرے کا دروازہ بجایا

یس کی آواز پر دروازہ دھکیل کر اندر داخل ھوا تو زوئ کچھ لکھ رھی تھی زرک کو

دیکھ کر اسنے پیپر اور پیج ایک طرف رکھ دیا اور اسکی طرف متوجہ ھوئ زرک کے

?ماتھے پر شکنوں کا بکھرا جال بتا رھا تھا کہ وہ پریشان ھے زرک کیا ھوا ھے

زوئ نے پوچھا

زوئ میں ماما کی وجہ سے پریشان ھوں زرک بات تو پریشانی کی ھے مجھے خود سمجھ

...نہیں آرھی کہ ماما کو کیا ھوا ھے آخر کیا ٹینشن تھی کہ وہ بیمار ھی پڑ گئیں

زوئ کے سوالیہ لہجے پر زرک سمجھ گیا کہ زوئ بے خبر ھے اسنے سوچا کہ زوئ کو بتا

کہ ماما کو سمجھانے میں مدد لی جا سکتی ھے وہ بولا تو اسکا لہجہ التجائیہ تھا

زوئ میں اپنی ڈاکٹریٹ کی ڈگری آسٹریلیا سے حاصل کرنا چاھتا ھوں می نے پاپا

سے بات کی تھی انکو کوئ اعتراض نھیں ھے

مینے سوچا اپلائی سے پہلے ماما سے بات کرلوں تاکہ میرے جانے تک ان کا مائنڈ سیٹ ھو جائے وہ میرے بتانے پر تو کچھ نہیں بولیں لیکن ان کی بیماری سے پتہ لگتا ھے کہ وہ اچھی خاصی ٹینشن لے گیئں ھیں,

میں اس لیے ھی تمہارے پاس آیا تھا کہ مجھے تمہاری ہیلپ چاھیے ماما کو منانے میں ,تم میری ہیلپ کرو گی نہ زوئی اس نے بات مکمل کر کے بہن کو دیکھا جواب تک بلکل خاموش بیٹھی

ھوئی تھی زوئی کی آنکھیں پانی سے بھری ھوئی تھیں زوئی اسنے جیسے ھی اسکے گھٹنے پر ھاتھ رکھا اسنے منہ زرک کا ھاتھ جھٹک کر منہ دوسری طرف کر لیا اور کچھ نہ بولی یہ ان دونوں بہن بھائی کا کسی سے اظہار ناراضگی تھا

؟ اے زوئی تم رو رھی ھو

زرک بولا تو اسکے لہجے میں فکر تھی زوئی کچھ نہ بولی

وہ اٹھ کر زوئ کے منہ کے رخ والی سائڈ جا بیٹھا اور ہولے سے تین انگلیوں سے

زوئ کا چہرا اوپر اٹھایا ارے پگلی!

تم تو واقعی رو رہی ہو پلیز میری بات سمجھو زوئ! میرا وہاں سے ڈاکٹر بننا بہت فائدہ

مند ہو گا میں کسی اچھی جگہ جاب کر کے اپنے اور تمہارے سب خواب پورے کرنا

چاھتا ھوں میں اپنا ھاسپٹل بنانا چاھتا ھوں زوئ جہاں غریبوں کو مفت دوا ملے

یہ ماما اور بابا کا دیکھا ھوا خواب تھا،،،،،،،،

زوئ جو انھوں نے ھمارے مستقبل کے لیے قربان کر دیا, بابا کتنئ محنت کر رھے

مگر ھماری مہنگی پڑھائ انکے خواب کی راہ میں روکاوٹ ھے, پلیز زوئ

try to understand princess

زرک کا یہ کہنا قیامت تھا

زوئی تو ھچکیوں سے رونے لگ گئ زرک نے آگے بڑھ کر اسکو کندھے کے ساتھ لگا لیا

وہ زارو قطار رو رھی تھی اور بول رھی تھی زرک ہم تمھارے بغیر نہیں رہ سکتے مجھے بابا ماما کو تمہاری ضرورت ھے ھمارے سب خواب تم پر قربان زرک تم ھماری آنکھوں کے سامنے ھو یہ ھمارے لیے بہت ھے...

Please don't go zarak please don't go ,we are nothing without you😢zarak,we don't live

زرک جانتا تھا کہ جب زوئی کو لفظ نہیں مل رہے ھوتے اپنی بات سمجھانے کے لیے تو وہ یوں ھی انگلش میں بولنے لگ جاتی ھے

زرک اسکو چپ کروانے کی کوشش میں تھا وہ اسکو سمجھانا چاھتا تھا مگر وہ کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں تھی آخر کار ہمیشہ کی طرح وہ جیت گئ تھی

وہ زرک کی گڑیا تھی وہ کبھی بھی اسکی آنکھ میں نمی برداشت نہیں کر سکتا تھا زوئ کے آنسوؤں نے وہ کام کر دیا تھا جو زھراء بیگم کی بیماری بھی نہ کر سکی تھی زرک نے اپنا فیصلہ بدل لیا تھا

مگر اس وعدے کے ساتھ کے وہ اسپیشلائزیشن کے لیے باھر جائے گا

...اور تب زوئ اسکا ساتھ دے گی ماما کو منانے میں زوئ اسکے فیصلے پر خوش ھو گئ

اسپیشلائزیشن میں ابھی بہت ٹائم تھا زرک نے اسکے آنسو صاف کیے اور اسکو فریش ھو کر ماما کے پاس جانے کا کہا

اور خود اپنے کمرے میں چلا گیا

اس کو تھوڑا کام تھا پھر رات کے کھانے کے بعد اسکا ارادہ ماما پاپا اور زوئ کے ساتھ گپ شپ کا تھا...

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں پہنچ کر اپنے کام میں لگ گیا فری ھوا تو چیئر پر بیٹھ کر ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں اور ماما کی خاموشی تھوڑی دیر پہلے زوئ کا رویہ سب اسکو پھر سے یاد آ گئے

اس کو خوشی ھوئ کہ اسکی فیملی اس پر جان چھڑکتی ھے زوئ کی ناراضگی میں بھی پیار تھا وہ یوں ھی ناراض ھو جاتی تھی اپنی بات منوانے کے لیے

وہ ھمیشہ روٹھ جاتی اور زرک کی جان پر بن آتی تھی,,,اور پھر ہزار منتوں ترلوں اور کوششوں کے بعد وہ راضی ھوتی تھی جس میں زرک کی آدھی پاکٹ منی بھی خرچ ھو جاتی تھی

,مگر اسکو پرواہ نہیں تھی مگر زرک تو زوئ سے کبھی ناراض نہ ھوا تھا

ایک بار زوئ کے اس سوال پر کے وہ زوئ سے ناراض کیوں نہیں ھوتا کیونکہ وہ بھی بھائ کے ترلے منتیں کر کے منانا چاھتی تھی تو زرک نے اسکو کہا تھا کہ وہ جب روٹھے گا تو کبھی پھر زوئ سے راضی نہیں ھو گا نہ ھی بولے گا,,,,,,,اس بات پر زوئ اس سے بہت لڑی تھی

زرک ایسا ھی تھا رشتوں کے معاملے میں پوزیسو اور کیئرنگ تھا اسکے لیے اسکی فیملی سب تھی اور ماں باپ کی عزت خدمت تو ھر کوئ کرتا ھے ھر ایک کو پتا کہ دین میں ماں باپ کے لیے کیا حکم ھے مگر وہ جانتا تھا کہ بہنوں کے بھی بھائیوں پر بہت حقوق ھوتے ھیں

اس مامعلے میں وہ نبی پاک, S.A.W کے پیارے نواسوں کی زندگی سے سبق لیتا تھا کہ وہ اپنی بہن حضرت زینب R.A سے کتنا پیار کرتے تھے اور ھر معاملے میں ان سے رائے لینا فرض سمجھتے تھے وہ بھی ان ہی کا پیروکار تھا تو وہ کیسے اپنی بہن کی بات کا پاس نہ رکھتا.

زھراء بیگم زرک کے فیصلے پر خوش تھیں, زرک کا میڈیکل میں ایڈمیشن ھو گیا اسنے کالج جانا سٹارٹ کر دیا تھا زوئ کا بھی تھرڈ ایئر سٹارٹ ھو گیا تھا زرک آجکل ہیوی بائیک پر کالج جاتا تھا کیونکہ اسکے اور زوئ کی ٹائمنگ میں فرق تھا تو زوئ کو اسکے

پاپا کو لینا پڑتا تھا, زوئ ویسے تو خود بھی ڈرائیو کر سکتئ تھی لیکن زرک اسکو گاڑی نہیں چلانے دیتا تھا کیونکہ وہ بہت کمزور اعصاب کی مالک تھی وہ ڈرتا تھا کہ زوئ سے کوئ ایسی غلطی نہ ھو جائے کہ انکو پچھتانا پڑے, لیکن اسکو نہیں پتا تھا کہ پچھتاوا انکی قسمت میں لکھا ھے, دن گزر رھے تھے فرسٹ ٹرم ایگزام سر پر تھے اور زرک پڑھائ میں بری طرح پھنسا ھوا تھا اکثر اپنے فیلوز کے گھر کمبائن سٹڈی کرتا تھا ایک ایسے ھی دن زوئ نے اسکو کال کی اسکو بازار جانا تھا اپنی اسائمنٹ کے سلسلے میں اسکو چیزیں خریدنی تھیں, مگر زرک نے اسکو بتایا کہ وہ مصروف ھے جب فری ھو گا تو اسکو لے جائے گا ایسا پہلے کبھی نہیں ھوا تھا کہ زرک نے اسکو انکار کیا ھو پاپا بھی آج ہاسپٹل کے سلسلے میں آوٹ سٹیشن تھے اسنے اکیلے جانے کا سوچا ماما سو رھی تھیں اسنے ملازمہ کو بتایا اور اسکے روکنے کے باوجود گاڑی لیکر چلی گئ, گاڑی میں میوزک لگا کر اسنے گاڑی سٹارٹ کی اور سٹارٹ میں آرام سے چلاتی رھی پھر ایکدم تیز کر لی تیز میوزک اور سپیڈ سے چلتی گاڑی اسے مزہ آنے لگا تھا زرک ویسے ھی مجھے گاڑی

نہیں چلانے دیتا حالانکہ میں اچھی خاصی ڈرائیور ھوں اسنے سوچا زرک کا خیال آتے

ھی اسکو یاد آگیا کہ زرک سے تو وہ خفا ھو چکی ھے اسنے سوچ لیا تھا کہ اب اس سے

بات نہیں کرنی یہی سوچ رھی تھی کہ اسکا سیل فون بجا, ساتھ کی سیٹ پر پڑے

کے الفاظ چمک رھے تھے زرک کی my hero فون کو جیسے ھی اسنے اٹھایا

کال تھی وہ زرک کو ھیرو کہتی تھی اسلیے اسکا نام بھی فون میں مائی ھیرو کے نام سے

سیو کر رکھا تھا, وہ جانتی تھی زرک کو اسکی ناراضگی کی فکر تھی اسلیے کال کر رھا تھا

مگر اسنے زرک کو تنگ کرنے کے لیے کال کاٹ دی سامنے روڈ صاف تھی اسلیے

دوبارہ کال آنے پر اسنے جیسے ھی کال کاٹنے کے لیے سیل اٹھایا پتا نہیں کتنے ھی

ھارن بجے تھے سامنے سے آنیوالی گاڑی دیکھ کر وہ اپنے حواسوں میں نہ رھی تھی

, اسنے گاڑی کو کوئی حرکت نہ دی اور سامنے اور دائیں جانب سے آنیوالی گاڑیاں اسکو

ہٹ کرتی چلی گیں زوسیا کی چیخیں دور تک سنائی دی تھیں, سیل ابھی بھی بج رھا

تھا, وہ کال پک کرنا چاھتی تھی مگر اس میں ہمت نہیں تھی سیل سیٹ سے نیچے

جا گرا تھا اسکے سر میں سے ٹیسیں اٹھ رھی تھیں ونڈ اسکرین ٹوٹ کر اسکے سر اور چہرے پر لگے تھے خون کا فوارہ تھا جو اسکے سر نکلا تھا, اسکی دونوں ٹانگیں بھی پھنسی ھوئ تھیں اسلیے وہ حرکت نہیں کر پا رھی تھی اسکی بازو بھی درد کی شدت کے سبب ہلنے سے انکاری تھیں فون متواتر بج رہا تھا مگر اسکے بس میں کچھ نہیں تھا زرک کو اب پریشانی ھو گی کہ وہ اسکا فون نہ اٹینڈ کر رھی تھی نہ ھی مصروف حالانکہ وہ جب بھی کسی بات پر ضد میں آتی تو فون مصروف کر دیتی تھی, اسنے گھر پر کال کی ماما کے فون اٹھانے پر اسنے زوئ سے بات کرانے کو کہا ماما کے بلانے پر زوئ تو نہ آئ مگر ملازمہ نے انکو بتایا کہ زوئ بی بی تو گاڑی لے کے بازار گئیں ھیں زھراء بیگم کے ساتھ ساتھ فون پر موجود زرک بھی پریشان ھو گیا, زرک نے زھراء بیگم کو کچھ نہ بتایا سیل فون بند ھو گیا تھا زوئ نے دل میں اپنے رب کو پکارا اسکی ھمت جواب دے رھی تھی باھر لوگوں کا ھجوم تھا طرح طرح کی آوازیں تھیں وہ اسکی گاڑی کا دروازہ کھولنے کی کوشش میں تھے سیل دوبارہ بجا اسنے پوری قوت صرف کی جھکتے جھکتے وہ

www.novelsclubb.com

سیل کے قریب ہاتھ لے گی ٔمگر اسکی انگلیاں تھوڑی دور تھیں وہ کال اٹینڈ کرنا چاھتی تھی اسوقت اسکی شدید خواہش زرک کی آواز سننا تھا قدرت کو اس پر رحم آگیا تھا اور آخر اسکی انگلی لگی اور کال پک ھوگی ٔاسنے پوری شدت سے پکارا زرررررک ! پلیز آجاو اسکا یہ کہنا زرک کو تڑپا گیا وہ جانتا تھا کہ وہ کسی مشکل میں ھے کیونکہ وہ جب بے بس محسوس کرتی تب ھی بھائ کو ایسے بلاتی تھی, اسنے پکارا زوئ تم کہاں ھو کیا ھوا ھے زوئ کی ھمت ختم ھو رھی تھی اسنے تکلیف کی شدت کے باوجود پوری قوت سے بولا ارررد وب ازار کے پپاس لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر اسکی زبان سے ادا ھوئے تھے اسکی آنکھیں بند ھو رھی تھیں وہ زرک کے آنے تک ھوش میں رھنا چاھتی تھی مگر وہ کوشش کے باوجود دنیا و مافیہا سے بے خبر ھو چکی تھی

زرک بائک اڑاتے ھوئے پہنچا تھا سارا راستہ اسکا فون بجتا رھا مگر اسنے کال پک نہ کی وہ دیکھے بنا بھی جانتا تھا کہ اسکی ماما کی کال ھو گی کیونکہ زھراء بیگم کی کال اسنے بناء انہیں کچھ بتائے کاٹ دی تھی اور وہ جانتا تھا کہ وہ پریشان ھونگی پریشان تو وہ بھی تھا لیکن فلحال وہ انکو کچھ بتانے کی پوزیشن میں نہیں تھا کیونکہ ایک تو انکی طبعیت بگڑنے کا خطرہ دوسرا اسکو خود ابھی تک علم نہیں تھا اصل صورتحال کا وہ دل ہی دل میں بہن کے ٹھیک ھونے کی دعا مانگ رھا تھا

مگر وہاں پہنچا تو اسکو معلوم ھوا کہ کچھ بھی ٹھیک نہیں تھا لوگ ھی لوگ تھے وہ ہجوم کو چیرتا آگے بڑھا لوگ گاڑی کا دروازہ کھولنے کی کوشش کر رھے تھے اسنے 2 جھٹکے دیے تو دروازہ کھل گیا مگر زوئ کو دیکھ کر اسکے پاوں کے نیچے سے زمین نکل گئ وہ بری طرح زخمی تھی اسنے بہن کو دونوں بازوں پر اٹھایا اس سے پہلے کہ وہ کوئ گاڑی روکتا ایمبولینس آ گئ جسکو ہجوم میں سے ہی کسی نے کال کی تھی, ایمبولینس میں زوئ کو لٹا کر وہ خود بھی بیٹھ گیا اور اسنے سب سے پہلے خالو کو کال کی تھی کیونکہ

انکے پاپا شہر سے باھر تھے, انکو زوئ کے بارے میں بتایا اور پھر معیز کو کال کر کے خالہ اور ماما کے ساتھ ہاسپٹل پہنچنے کو کہا تھا ہاسپٹل قریب تھا اسلیے وہ لوگ جلد پہنچ گئے ڈاکٹرز نے فوری خون مانگا تھا کیونکہ خون بہت بہہ چکا تھا اور جان کو خطرہ تھا زوئ اور زرک کا بلڈ گروپ سیم تھا اسنے خون دینے کا فیصلہ کیا خون دے کر باھر آیا تو ماما خالہ اور معیز, ماھم, میثم سب پہنچ چکے تھے, سب پریشان تھے ماما تو اسکو دیکھتے ھی اسکے گلے لگ گیئں

زرک! یہ سب کیا ھو گیا یہ کیا ھو گیا میں کیا جواب دونگی تمہارے پاپا کو میں انکی گڑیا کا خیال نہیں رکھ سکی میں کیسے انکو فیس کرونگی 😢

یہ کہتے ھی ماما بیہوش ھو گیئں معیز دوڑ کر ڈاکٹر کو بلا لایا ڈاکٹر انکو ھوش میں لایا تو وہ دوبارہ رونے لگ گیئں انکا بی پی بہت لو ھو گیا تھا انکو ڈرپ لگا دی گی ساتھ ھی نیند کا انجیکشن بھی زرک نے ڈاکٹر سے کہ کے لگوا دیا تا کہ وہ پرسکون ھو جائیں وہ نہیں چاھتا تھا کہ زوئ کے ساتھ ساتھ ماما بھی بیمار ھو جائیں, انکو نیند میں جاتا دیکھ کر وہ

باھر آیا تو سسکیوں کی آواز نے اسکو رخ موڑنے پر مجبور کر دیا وہاں میثم کھڑا آنسو بہا رھا تھا وہ زوئی کا بہت لاڈلہ تھا زرک نے اسکو ساتھ لگایا تو اسکی سسکیاں بلند ھو گیئں زرک بھائی زوئی آپی 😭 زرک نے اسکو تسلی دی آنسو صاف کیے اور اسکو لے کر دوسری طرف آیا جہاں خالہ اور ماھم

بیٹھی تھیں ماھم کی رو رو کر آنکھیں سوجی ھوئی تھیں وہ سورہ یاسین پڑھ رھی تھی خالہ کی طرف دیکھا وہ تسبیح کر رھی تھیں ساتھ ھی انکی آنکھوں سے بے آواز آنسو بہہ رھے تھے اسنے انکو بھی چپ کروانے کی کوشش کی

خالہ پلیز دعا کریں اسوقت اسکو دعا کی ضرورت ھے رونے سے کچھ حاصل نہیں ,انشاءاللہ وہ ٹھیک ھو جائے گی

اسکے کہنے پر خالہ نے آنسو تو صاف کر لیے لیکن پریشانی انکے چہرے سے عیاں تھی, پھر ایک دم خیال آنے پر بولیں زرک! تم نے بھائی صاحب کو کال کر کے بتایا اور زرک کے نفی میں سر ہلانے پر انہوں نے زرک کو کچھ کہنا چاھا تو وہ بولا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خالہ پاپارات کو 8 بجے تک آجائیں گے اسوقت 06.36 بج رہے تھے مہ پارہ بیگم بھی خاموش ہو گئیں کیونکہ انکے آنے میں کم ٹائم تھا, ائرپورٹ سے انکو معیز نے لینے جانا تھا اس سے پہلے کے وہ خالہ سے معیز کا پوچھتا

.معیز سامنے سے آتا دکھائی دیا

****

ڈاکٹرز کے بتائے ہوئے انجیکشنز اور ڈرپس لے کے آیا تھا وہ بھی بے طرح پریشان تھا زرک نے اسکو بھی تسلی دی وہ تقریبا زرک کا ھم عمر تھا مگر اس میں وہ سمجھ داری اور ذمہ داری نہ تھی جو زرک کی ذات کا خاصہ تھی, زرک نے اسکو بابا کو لینے بھیجا اور خود دیوار سے ٹیک لگا کے کھڑا ہو گیا زرک کے دل کی اسوقت جو حالت تھی وہ صرف اللہ پاک کی ذات جانتی تھی حالانکہ وہ بہت حوصلہ منداور بہادر تھا مگر اسوقت اسکو بھی رونے کے لیے ایک کندھے کی ضرورت تھی وہ سب کو سہارا دے دے کے اب خود سہارے کی تلاش میں تھا اور ٹھیک 45 منٹ بعد پاپا کو

سامنے دیکھ کر اسکے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے تھے وہ پاپا کے گلے لگ کے بے تحاشا رو یا تھا کہ وہاں موجود ہر آنکھ اشکبار ہو گی تھی

پاپا! زوئی کو کہیں نہ ھمارے ساتھ ایسا نہ کرے پاپا پلیز اسکو آواز دیں نہ میں اسکے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا وہ تو ھماری گڑیا ھے نہ 😢

زارون صاحب تو مزید پریشان ھو گئے گڑیا جیسی بیٹی زندگی موت کی کشمکش میں تھی, شریک حیات کے دل کی حالت, جو آن ھوتے بیٹے کا آنسوؤں سے رونا انکو تڑپا گیا تھا وہ ابھی تک انکے سینے سے لگا بلبلک رھا تھا, انھوں نے اسکو بنچ پر بٹھایا اور خود ڈاکٹر سے بات کرنے چلے گئے ڈاکٹر نے انکو بتایا کہ خون ضائع ھونے کی وجہ سے مریض بے ھوش ھے اور مزید خون کی ضرورت ھے خون کا بندوبست ھو گیا تھا خون لگتا رھا زھراء بیگم بھی ھوش میں تھیں سب زوئی کے لیے دعائیں کر رھے تھے کہ اچانک ایک نرس بھاگتی ھوئی آئی....

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ میں سے زرک کون ھے ؟

آپکے پیشنٹ کو تھوڑا تھوڑا ھوش آرھا ھے اور وہ زرک کو پکار رھی ھیں, ڈاکٹر صاحب کہ رھے کہ اسکے ھوش میں آنے پر زرک صاحب کا سامنے ھونا فائدہ مند ھوسکتا ھے,

یہ سنتے ھی زرک آگے بڑھا نرس اسکو لیکر اندر کی طرف بڑھ گئی زرک جیسے ھی اندر داخل ھوا زوئی نے آنکھیں کھولیں تھیں اور ھولے سے بولی زرک, اسکے لب ھلتے زرک نے دیکھے تھے مگر اسکی آواز نقاہت کے سبب بہت آہستہ تھی آنسو اسکی آنکھوں میں تیزی سے جمع ھورھے تھے کہ زرک نے آگے بڑھ کے اسکے سر کو سہلایا اور ہمت کر کے بولا

زوئی تم زرک کی بہن ھو کر رو رھی ھو چچ چچ کتنی بری بات ھے لوگ کیا کہیں گے کہ زرک کی بہن اتنی بزدل ھے..

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بولتے ھوئے زوئ کے آنسو صاف کر رھا تھا پھر اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے

ھوئے بولا زوئ!

تم بلکل فکر نہ کرو تم ٹھیک ھو جاوگی, تمہیں پتہ ھے تم نے ھم سبکو کتنا پریشان

کر دیا تھا,

باھر سب آئے ھوئے ھیں اور ماما پاپا تو بہت پریشان ھیں اسلیے انکے سامنے نہیں

رونا تم نے میں انکو بلا کے لاتا ھوں..

باھر سب زوئ کے لیے دعا گو تھے, انکی دعائیں رنگ لائ تھیں زرک نے باھر

آکر یہ خوشخبری سنائ تو سب نے رب کا شکر ادا کیا تھا,

اور باری باری زوئ کو ملنے گئے تھے, پھر زرک نے باقی سبکو گھر بھیج دیا وہ اور مہ پارہ

بیگم رک گئے تھے زھراء بیگم کو زبردستی بھیجا تھا زرک نے مگر گھر جا کے انکا بی پی

شوٹ کر گیا پھر...

زارون صاحب نے انکی زبان کے نیچے ٹیبلٹ رکھی اور پھر دودھ کے ساتھ نیند کی ٹیبلٹ دے کے سلا دیا تھا, اگلے دن زوئ کو فارغ کر دیا گیا

ہاسپٹل سے تو وہ آگئ لیکن سر کی چوٹ بھی کافی گہری تھی اور بازو بھی فریکچر ھوگئ تھئ, اسکو ڈاکٹر نے مکمل آرام کی تاکید کی تھی

2 مہینے تھے اسکے ایگزام میں لیکن ڈاکٹر نے مکمل ریسٹ کا بولا تھا اسکو سیمسٹر ضائع ھونے کی بہت ٹینشن تھی اسکے ایک سال کا خرچہ ھی لاکھوں میں تھا مگر پاپا نے اسکو پریشان ھونے سے منع کر دیا یہ کہ کے انکے لیے اپنے بچوں سے اہم کوئ چیز نہیں ھے

وہ ریسٹ کر کر کے تھک چکی تھی مگر مجبوری تھی, زھراء بیگم ہر وقت اسکے ساتھ لگی رھتیں وہ پہلے ھی بچوں کے ماملے میں بہت کیئرنگ تھیں, زوئ والے حادثے نے تو انکو کمزور کر دیا تھا

www.novelsclubb.com

انکا بی پی آئے دن ہائی رہنے لگا تھا, زوئی کی طبیعت اب کافی بہتر تھی, بازو جڑ چکا تھا

, سر کا زخم بھی بھر چکا تھا

اسنے دوبارہ سے کالج جوائن کرنا تھا زرک کے بھی ایگزام سر پر تھے اسکا میڈیکل کا

فرسٹ ایئر مکمل ھونے کو تھا کہ ایک دن جب زوئی اور زھراء بیگم, مہ پارہ بیگم کی

فیملی سے ملنے چلی گئیں زارون صاحب کی نائٹ ڈیوٹی تھی مہ پارہ بیگم اور ماھم نے

انکو زبردستی رات کو روک لیا تھا زرک اپنے کسی دوست کی طرف کمبائن سٹڈی کے

لیے گیا ھوا تھا اسنے رات کو لیٹ آنا تھا

زوئی! بھائی کو فون کر کے بتا دو کہ ھم خالہ کی طرف ھیں تو وہ بھی ادھر ھی آجائے

,

زھراء بیگم کے کہنے پر اسنے بھائی کا نمبر ملایا تو نمبر بند جا رھا تھا اسنے ماما کو بتایا وہ فکر

مند ھو رھی تھیں مگر زوئی اور مہ پارہ بیگم کے یہ کہنے پر کہ آجئے گا ابھی تو کافی ٹائم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ھے انہوں نے خود کو تسلی دی مگر 9.30 سے 10.00 ھوئے 10.00 سے

11 جب سوئی نے 12 کا ھندسہ عبور کیا تو سبکو تشویش ھونے لگی فون ہنوز بند تھا

اسکے دوستوں کو فون کیا گیا تو انھوں نے بتایا کہ وہ تو 10.30 بجے کا گھر کا کہ کے,

چلا گیا ھے, زھراء بیگم تو یہ سنتے ھی چیخ مار کے بے ھوش ھو گئیں, انکا بی پی ایک بار

, پھر شوٹ کر گیا تھا

ماھم پانی اور انکی دوائی لے آئی گولی زوی نے رکھی مہ پارہ بیگم تو بہن کے ہاتھ

پاوں مل رھی تھیں جبکہ معیز اور صارم صاحب زرک کو ڈھونڈھنے نکل پڑے تھے

12.30 ھوے تو ڈور بیل بجی میثم گیا دروازہ کھولا تو صارم کھڑا تھا اسنے ایک دم

بولا

! صارم بھائی

اسکی آواز سن کر سب وہاں آ گئے تھے زھراء بیگم تو پھر سے رونا شروع ھو گئیں تھیں مہ پارہ بیگم کے پوچھنے پر اسنے بتایا کہ اسکی بائیک ایک سنسان جگہ خراب ھو گئی تھی

اور اسکی سیل کی بیٹری بھی ڈیڈ تھی وہ بائک کھینچتے ھوئے ورکشاپ تک گیا تھا اور وہاں سے فارغ ھو کے گھر گیا تو گارڈ نے بتایا کہ گھر میں کوئی نہیں تو پھر وہ ادھر آ گیا خالہ کا گھر انکے گھر سے کافی دور تھا اور اسکے دوست کا گھر تو ٹوٹلی مخالف سمت تھا تب ھی اسکو دیر ھو گئی معیز اور صارم صاحب کو بھی واپس بلا لیا گیا تھا اور اب سب بیٹھے چائے کے ساتھ گپ شپ لگا رھے تھے...

زرک سب سے ایکسکیوز کر چکا تھا لیکن زھراء بیگم کا دل ابھی تک پریشان تھا کچھ انکی طبعیت اب اکثر خراب رھنے لگی تھی انکو لگتا تھا انکے پاس زندگی کم ھے ..

انہی سوچوں میں گھریں وہ بچوں کے ساتھ اگلی صبح ھی گھر واپس آ گئیں تھیں

وہ آجکل پریشان اور اداس سی رھتیں تھیں زارون صاحب نوٹ کر رھے تھے

انہوں نے زرک سے ڈسکس کیا تو اسنے بھی انکی بات کو صحیح قرار دے دیا زارون صاحب کی اگلے ھی دن ہاسپٹل میں ایوننگ ڈیوٹی تھی

وہ زھراء بیگم کو شاپنگ اور دن کے کھانے پر لے گئے اور واپسی میں پارکنگ میں زھراء بیگم کو انکی بچپن کی دوست سامعہ مل گئ

وہ دونوں ایک دوسرے کو پہچان کر گلے ملیں دونوں بہت خوش تھیں زارون صاحب بھی سامعہ کو جانتے تھے,

ان سے سلام دعا کے بعد سامعہ نے ان کو بتایا کہ وہ بھی انکے شہر شفٹ ھو گئ ھیں دو سال ھو گئے تو زھراء بیگم کو بہت خوشی ھوئ

کیونکہ سامعہ بیگم کی شادی بالاکوٹ ھوئ تھی اسلیے انکے درمیان رابطے فون پر تھے جو وقت کے ساتھ ختم ھو گے اور اب اچانک اتنے سال بعد قسمت نے انکو ملا دیا تھا

ایڈریس اور نمبرز کے تبادلوں کے بعد دونوں نے اپنی اپنی راہ لی,

اور آنے والے ویک اینڈ پر زھراء بیگم نے سامعہ کے گھر جانے کی ٹھانی...

پاپا کی مصروفیت کے سبب زرک نے انکو پک ڈراپ کرنے کی ذمہ داری اٹھائی تھی,

وہ باھر سے ھی ڈراپ کر کے چلا گیا لیکن واپسی میں انکل آنٹی نے اسکو زبردستی اندر بلایا تھا چائے وغیرہ پی کر انھوں نے اجازت چاھی,

راستے میں سارا راستہ زھراء بیگم سامعہ کی بیٹی زینیہ کے گن گاتی آئی تھیں زرک کو بھلا سامعہ آنٹی کی بیٹی سے کیا دلچسپی ھوسکتی تھی

وہ بہت لیے دیے رہنے والا لڑکا تھا اسکی زندگی میں فلحال صرف اسکے ایمنز کی جگہ تھی...

گھر آیا تو زرک نے شکر کیا تھا...

زھراء بیگم نے زوئ سے بھی زینیہ کی بہت تعریفیں کی تھیں کہ زوئ اس سے ملنے کو بے چین ھو گئ انھوں نے زوئ سے وعدہ کیا تھا کہ جلد وہ اسکو سامعہ آنٹی کے گھر لے کے جاینگی...

معمول کے دن تھے زھراء بیگم کی مہ پارہ سے بات ھوئ تو وہ کچھ پریشان لگیں زھراء بیگم کے پوچھنے پر ٹال گئیں تو زھراء بیگم کو فکر ھوئ وہ شام کو ھی بہن کے گھر جا پہنچیں زوئ تو ماہم کے ساتھ اسکے کمرے میں چلی گئ تو زھراء بیگم کے پوچھنے پر پہلے تو ٹالتی رھیں مگر بڑی بہن کے اصرار کے آگے ہار گیئں اور بولیں تو ان کی آواز میں نمی واضح تھی

www.novelsclubb.com

, باجی کل عارب آیا تھا صارم کے پاس آفس

ارے تو اس میں پریشانی کی کیا بات ھے

?پری وہ صارم کا بھائ ھے کیا ھوا اگر دونوں بھائوں میں میل جول نہیں ھے تو

...... میل جول نہ ھونے سے رشتے تو نہیں ٹوٹتے نہ

باجی پریشانئ کی بات تو ھے نہ وہ اس گھر اور بزنس میں سے حصہ مانگ رھا ھے بلکہ

, اسکے خیال میں تو اس بزنس پر زیادہ حق اسکا ھے

آئے غضب خدا کا کونسا حصہ کیسا حصہ پری جانتک مجھے یاد پڑتا ھے تو صارم نے اپنے

باھر جانے دے پہلے آبائ گھر اور فیکڑی بیچ کر اسکو اسکا حصہ دے دیا تھا, زھراء

بیگم بولیں تو انکی آواز میں غصہ نمایاں تھا

باجی یہی تو فکر کی بات ھے صارم نے تو یہ گھر خریدنے کی بعد اپنی ساری پونجی

بزنس پر لگا چکے ھیں پھر گھر کے اخراجات, بچوں کی پڑھائ اور ابھی تو بزنس بھی

صحیح جما نہیں ھے میں تو بہت پریشان ھوں

اچھا پری تم فکر نہ کرو ھم مل کر اس مسئلے کا حل نکالیں گے, تم بس بچوں کو نہ بتانا

, زھراء بیگم نے چھوٹی بہن کو سمجھایا

نہیں باجی بچوں کو تو ھم ویسے ھی پریشان نہیں کرنا چاھتے, لیکن صارم آجکل بہت بجھے بجھے رھتے ھیں جس بھائی کو بچوں کی طرح سمجھا اسنے انکو ہر جگہ نیچا دکھانا چاھا

ہمارے باھر جانے پر بھی اس نے شور ڈالا تھا اور صارم کو سب کچھ اونے پونے داموں بیچ کر اسکا حصہ دینا پڑا تھا مگر اب وہ پھر سے انکو تنگ کر رھا ھے مہ پارہ بیگم گلوگیر لہجے میں بولیں

اسی لیے تو ھمارے دین میں لین دین کے معاملات میں لکھنے کا حکم ھے نہ تاکہ ثبوت موجود رھے اور بھول چوک بھی نہ ھو بڑی بہن چھوٹی کو سمجھا رھی تھیں

باجی آپ بلکل ٹھیک کہتی ھیں مگر صارم نے چھوٹا بھائی سمجھ کر بناء کسی گواہ یا ثبوت کے عارب کو اسکا حصہ دے دیا تھا بعد میں عارب نے بول چال بھی خود ھی چھوڑا

اور اب پھر تنگ کر رھا مہ پارہ بیگم بول رھی تھیں کہ اچانک دروازہ ناک ھوا ملازم چائے اور دیگر لوازمات کے ساتھ اندر آئیں تھی

زوئی اور ماھم دونوں کو بھی بھیج دو زھراء بیگم نے کہا تو ملازمہ جی اچھا کہ کے چلی گئ

تھوڑی دیر میں وہ دونوں بھی آ گئیں

چائے کا دور چل رھا تھا کہ سامعہ اور اسکی فیملی کا ذکر کیا مہ پارہ بھی بہن کی سہیلی

سے واقف تھیں باتیں ھو رھی تھیں کہ زھراء بیگم نے ایک دم سر پکڑ لیا انکا بی پی

بڑھ گیا تھا سب ایک دم پریشان ھو گئیں زوئی نے انکی زبان کے نیچے گولی رکھی اور

, انکو لٹا دیا تھا کافی دیر بعد انکی طبعیت سمبھلی تو وہ اٹھ بیٹھیں

باجی آپ نے تو ھماری جان نکال دی تھی آپ اپنا بالکل خیال نہیں رکھتیں

زھراء بیگم مہ پارہ کی باتوں کے جواب میں بولیں پری کوشش تو کرتی ھوں مگر

مجھے لگتا ھے اب زندگی کے دن کم ھیں انکا یہ کہنا زوئی اور ماہم کے ساتھ مہ پارہ

بیگم کو تڑپا گیا وہ بولیں

باجی ایسے کیوں سوچتی ھیں اللہ پاک آپکو سلامت رکھے ابھی تو آپ نے زرک کی

, دلہن لانی ھے اسکے بچوں کو کھلانا ھے

انکا یہ کہنا سب کے چہروں پر مسکان لے آیا باقی سب نے یہ بات ھنسی میں اڑا دی لیکن زھراء بیگم نے اس بات کو مذاق نہیں مانا تھا۔ رات کو وہ گھر آئیں اور آتے ,,,, کمرے میں چلی گئیں زوئ بھی تھکن کی وجہ سے اپنے کمرے میں چلی گئ

زرک کے تو ایگزم سٹارٹ تھے وہ ہر بات سے بے خبر پڑھائ میں مگن تھا انھوں نے سب سے پہلے زارون صاحب سے بات کی وہ پہلے تو نہ مانے مگر زھراء بیگم کی صحت اور انکے اصرار پر مان گئے تھے.

زھراء بیگم نے پہلے زوئ سے بات کی وہ تو خوشی سے اچھل پڑی تھی انہوں نے اسے زرک کو بلانے کے لیے کہا وہ آیا تو ماما کو سلام کر کے بیٹھ گیا,

اسلام علیکم ماما! آپ نے بلایا تھا خیریت?

وعلیکم اسلام آو بیٹا بیٹھو

وہ بیٹھ گیا تو زھراء بیگم بولیں

www.novelsclubb.com

زرک میں نے تمہارے لیے لڑکی پسند کی ھے میں تمہارا رشتہ لے کے جانا چاھتی ھوں؟ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں

ماما آپ مذاق کر رھیں نہ

اسنے یہ کہ کے ماما کی طرف دیکھا مگر وہ سنجیدہ تھیں زوئی کے چہرے پر بھی مذاق کا کوئی شائبہ نہیں تھا وہ حیران تھا

ماما یہ اچانک آپکو کیا سوجھی آپ جانتی ھیں میری پڑھائی ابھی بہت رھتی ھے ابھی تو میرا اسکینڈ ائر ھے 3 سال بعد مجھے ڈاکٹر کی ڈگری ملے گی پھر میری ہاوس جاب پھر سپیشلائزیشن اسکے بعد کہیں جا کے شادی کی باری آئے گی.

وہ بولا تو نان سٹاپ ساری بات کرتا گیا

اسکی حیرانی کم نہ ھوئی تھی

ماما بولیں تو انکی آواز میں نمی کا عنصر نمایاں تھا زرک زوئ کے ایکسیڈنٹ والے واقعے نے مجھے کمزور کر دیا ھے اور میری طبعیت بھی اب خراب رھنے لگی ھے مجھے لگتا ھے میری زندگی کم ھے میں اپنی زندگی میں تم لوگوں کی خوشی دیکھنا چاھتی ھوں میں نے تمہارے لیے زینیہ کو پسند کیا ھے اس لفافے میں اسکی تصویر ھے تم سوچ کر مجھے کل اپنا جواب بتا دو زبردستی نہیں ھے تمہارا ہر جواب مجھے قبول ھو گا وہ بولیں تو انکا لہجہ دھیما تھا

وہ لفافہ لے کے اپنے کمرے میں آگیا ماما کی بات ٹالنا اسکے لیے بہت مشکل تھا مگر یہ فیصلہ اسکے لیے بہت مشکل تھا وہ کمرے میں ٹہل رھا تھا ماما نے اسکو کل تک سوچنے کا وقت دیا تھا مگر ماما کا نم لہجہ اسے ڈسٹرب کر رھا تھا اور اسنے کل کے بجائے رات کو ہی ماما کو اپنا فیصلہ سنانے کا سوچا,,,,,

رات کو ماما اسکے کمرے میں دودھ کا گلاس رکھنے آئیں تھیں کہ اسنے انکو ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بٹھا دیا اور خود انکے سامنے بیٹھ گیا اسنے انکے ھاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اور بولا

ماما یہ فیصلہ اگرچہ بہت مشکل تھا مگر پھر بھی مجھے منظور ھے

ماما تو اسکے اقرار پر نہال ھو گئیں اسکو ساتھ لگایا اور بولیں

زرک اللہ پاک تمیں ہمیشہ خوش رکھیں تم نے میرا مان رکھ لیا زینیہ بہت اچھی بچی ھے تم اسکے ساتھ خوش رہو گے تمہیں پسند آئی وہ اس سے پوچھ رھیں تھیں اسنے اقرار میں سر ہلا دیا حالانکہ اسنے تصویر نہیں دیکھی تھی وہ اپنی ماں کو انکار نہیں کر سکتا تھا وہ کافی دیر اس سے زینیہ کی باتیں کرتی رھیں انھوں نے اسکو بتایا کہ وہ سامعہ آنٹی سے بات کر چکیں ھیں اور زینیہ سمیت سب راضی ھیں وہ بالا ھی بالا سب کام کر چکی تھیں اسکی حیرانی پر انہوں نے بتایا کہ وہ جانتی تھیں کے زرک انکو انکار نہیں کر سکتا تھا وہ مسکرا دیا وہ اسکو بتا کر اٹھ کھڑی ھوئیں, وہ اسکو دودھ کا گلاس ختم کرنے کی تلقین کرتی چلی گیئں اسنے دودھ پیا دانت برش کیے اور سونے کے لیے لیٹ گیا پھر اچانک تصویر کا خیال آنے پر لفافے سے نکالی ایک پیاری سی لڑکی جسکی آنکھوں سے ذہانت ٹپک رھی تھی اسکے دل نے بے اختیار او کے کا سگنل دیا تھا

شاید اسنے آج تک کبھی اس حوالے سے کسی کو سوچا نہیں تھا,وہ مطمئن ھو گیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا زھراء بیگم نے اگلے دن ھی مہ پارہ بیگم کو بلا لیا تھا اور وہ سب جا کے سامعہ بیگم کے گھر پر اپر رشتہ ڈال آے اور دو دن بعد ہی انکا ہاں میں جواب آگیا دونوں فیملیز ایک دوسرے کو جانتی تھیں اسلیے رسمی باتوں اور تکلفات کو نظرانداز کر دیا گیا زھراء بیگم نے ایک ھفتے بعد منگنی کا فنکشن کرنا چاھا تھا, مگر سامعہ بیگم اور انکے شوہر حسن صاحب نے منگنی کے بجائے نکاح کا بولا کیونکہ حسن صاحب کو کینسر تھا یہ بات زینیہ کے علم میں نہیں تھی حسن صاحب اسکو محفوظ ھاتھوں میں سونپنا چاھتے تھے مگر انہوں نے زھراء بیگم اور زارون صاحب کو منع کیا تھا کہ بچوں کو یہ بات نہ بتائی جائے کیونکہ وہ نہیں چاھتے تھے کہ زینیہ کو اس بات کی بھنک بھی پڑے وہ اپنی بچی کو دکھی نہیں کر سکتے تھے, زھراء بیگم اور زارون صاحب نے انکو تسلی دی تھی اور گھر آ کر سب سے بات کی باقی سب تو راضی تھے مگر زرک کو پتہ چلا تو وہ پریشان ھو گیا وہ فلحال صرف پڑھائی پر توجہ دینا چاھتا تھا مگر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سب نے اسکو یہ کہ کر منالیا کہ نکاح اور منگنی ایک ھی بات ھے رخصتی اسکی پڑھائ مکمل ھونے کے بعد ھی ھو گی آخر اسکو ہار ماننا پڑی,,,,,,,,,,,,,,

زھراء بیگم اور زوئ تو خوشی کے مارے پاگل ھورہیں تھیں زارون صاحب تو انکو دیکھ کر ھنستے تھے جبکہ مہ پارہ کی فیملی بھی دل سے خوش تھی دونوں گھروں کی پہلی خوشی تھی سب پر جوش تھے ماہم اور زوئ نے تو اگلے دن سے چھٹیاں لے لیں تھیں اور ماہم اور میثم کو تو زوئ نے ادھر ھی روکا ھوا تھا مہ پارہ بھی روز صبح آجاتی تھیں اور شام کو معیز کالج سے آتے یا صارم صاحب آفس سے فری ھو کے انکو گھر لیتے ھوئے جاتے,6 دن تھے اور ہزاروں کرنے والے کام تھے زرک نے تو , معذرت کرلی تھی وہ پڑھائ کے معاملے میں کمپرمائز نہیں کرتا تھا

زارون اور صارم صاحب کے ذمے کیٹرنگ کا کام تھا, معیز آجکل ڈرائیور بنا ھوا تھا خالہ اور ماما تو پھر بھی تنگ نہ کرتیں مگر زوئ اور ماہم تو بازار گھما گھما کے تھکا دیتیں وہ

تنگ ھو جاتا لیکن وہ دونوں سنتی کہاں تھیں, آج ماما اور خالہ نے جیولر کے پاس جانا تھا زوئی اور ماہم نے سنا تو وہ بھی ساتھ ھو لیں

جیولرز شاپ کے سامنے گاڑی پارک کر کے معیز بھی ان سب کے ساتھ شاپ میں چلا گیا, زھراء بیگم نے اپنی ھونے والی بہو کے لیے سیٹ دیکھنا شروع کیے مگر انکو کچھ پسند ھی نہیں آرھا تھا آخر بڑی مشکلوں سے انکو ایک سیٹ پسند آیا وہ اپنے زرک کی دلہن کے لیے سب کچھ بہترین لینا چاھتی تھیں, وہ تو اسکو ساتھ لانا چاھتی تھیں مگر وہ بہت شرماتی تھی اسلیے ساتھ نہ آئی, اب وہ زرک کی طرف سے بہو کے لیے بریسلیٹ پسند کر رھی تھیں آخر سب کے مشورے سے انھوں نے ایک نازک سا بریسلیٹ خریدا جس میں دونوں سائیڈ پر چھوٹے چھوٹے دل لٹکے ھوئے ڈلوالیا تھا, انھوں ZZ تھے اور بیچ میں تھوڑا سا گیپ تھا انھوں نے اس گیپ میں نے اپنا کام مکمل کر لیا تھا.

****

زھراء بیگم اپنا کام کر چکیں تو مہ پارہ بیگم نے اپنی طرف سے زرک اور اسکی ھونے والی دلہن کے لیے گفٹ دیکھنا شروع کر دیا اور زھراء بیگم کے نہ نہ کرنے کے باوجود جیولر کو جینٹس اور لیڈیز رنگز دکھانے کے لیے کہا اسنے کافی سارے ڈبے لا کے رکھے انھوں نے معیز اپنے پاس بلایا زرک کے لیے اسے اور زینیہ کے لیے زوئ کو اپنے ہاتھ میں پہن کر سائز چیک کرنے کو کہا وہ دونوں پہن کے چیک کر رھے تھے ساتھ ساتھ مہ پارہ اور زھراء بیگم کو ڈیزائن بھی دکھا رھے تھے ابھی تک تو کسی رنگ پر سبکا اتفاق نہیں ھوا تھا, کسی کو پسند آتی کوئ ریجیکٹ کر دیتا دکاندار نے ایک نیو سٹائل رنگ نکال کر سامنے رکھی زوئ نے جیسے ھی پہن کر ھاتھ سامنے رکھا معیز نے بھی ہاتھ بڑھایا تھا دونوں کا ہاتھ ٹکرایا اور معیز نے ہاتھ پیچھے کھینچا اسکی نظر پڑی تو زوئ کی انگلی میں پڑی انگوٹھی جچ رھی تھی ایسا لگتا تھا اسکی انگلی کے لیے ھی بنی ھے اسکا دل کیا وہ زوئ ھی پہنے رکھے, سبکو وہ انگھوٹھی اچھی لگی لیکن معیز نے ریجیکٹ کر دی وہ نہیں چاھتا تھا زوئ کے علاوہ کوئ یہ انگوٹھی پہنے اسے خود

www.novelsclubb.com

حیرانی تھی اسکو کیا ھو رھا ھے, سب نے کہا اچھی ھے مگر وہ بضد تھا آخر وہ چھوڑ کر کوئ اور انگوٹھی لے لی گئ, زرک کے لیے بھی مہ پارہ بیگم نے انگوٹھی لی اور واپسی میں درزی سے کپڑے اٹھا کر زوئ اور ماھم کی چیزیں لیکر وہ لوگ گھر پہنچے تو تھکن سے برا حال تھا زھراء بیگم نے کھانا راستے سے ھی پیک کرالیا تھا, زرک, زارون صاحب اور صارم صاحب بھی آ گئے تھے سب نے ملکر کھانا کھایا مہ پارہ اور صارم صاحب جانے لگے تو معیز بھی ساتھ ھو لیا کل سے مہ پارہ اور صارم صاحب نے بھی ادھر ھی رکنا تھا کیونکہ نکاح میں صرف دو دن رہ گئے تھے ....

اگلے دن بدھ تھا, صبح میں زھراء بیگم نے سورہ یسین پڑھوائ تھی, تب ہی سامعہ بیگم نے انکو بولا تھا کہ شام میں وہ زرک کو بھیج دیں تاکہ وہ اسکی پسند سے اسکے لیے رنگ لے سکیں, انھوں نے زرک کو بولا تو اسنے منع کر دیا کیونکہ ایک تو وہ مردوں کے سونا پہننے کے خلاف تھا دوسرا اسکی سٹڈی کا بھی مسئلہ تھا اسکا ایک ایک پل قیمتی تھا, شام میں سامعہ بیگم کے کہنے پر زینیہ نے زرک کو کال ملائ زرک کے نام سے

www.novelsclubb.com

ھی اسکا دل دھک دھک کر رھا تھا, اسنے فون ماما کو دے دیا اسنے ابھی تک زرک کو بس تصویر میں ھی دیکھا تھا وہ خوش تھی کہ زرک آ رھا ھے ماما پاپا نے اسکو رنگ پسند کرنے کے لیے ساتھ لے کے جانا تھا, مگر تھوڑی دیر بعد ھی ماما نے اسکو بتایا کہ زرک نے ایکسکیوز کر لیا ھے, اور ماما پاپا رنگ لینے اکیلے چلے گئے, اسکو پریشانی ھو گئ اسے طرح طرح کے وسوسے آ رھے تھے اسے لگا کہ شاید زرک اس رشتے سے راضی نہیں ھے, زرک کے گھر رات سے ڈھولک رکھ لی گئ زوئ اور ماھم کی سہلیاں سر شام ھی آ گئ تھیں, خوب رونق لگی بڑے بھی پاس ھی بیٹھے تھے زرک کمبائن سٹڈی کے لیے گیا ھوا تھا وہ ان ہنگاموں سے دور ھی رھنا چاھتا تھا کیونکہ اسے پڑھائ کی ٹینشن تھی, زوئ کو وہ بناء بتائے آیا تھا اور جانتا تھا اب وہ خفا ھو گی وہ مسکراتے ھوئے دوبارہ اپنی پڑھائ کی طرف متوجہ ھو گیا رات کو وہ کافی لیٹ گھر آیا سب سو رھے تھے بس ماما اسکے ویٹ میں تھیں اسنے کھانے سے منع کر دیا دودھ کا گلاس اسکو دے کے ماما بھی سونے چلی گیئں وہ نائٹ سوٹ میں ابھی لیٹا ھی تھا کہ

نمبر تھا اسنے ہیلو کی تو دوسری unknown اسکا موبائل بجا اسنے ھاتھ بڑھایا

طرف خاموشی تھی اسکے دو چار بار ھیلو کے بعد جواب نہ آیا تو اسے غصہ آگیا وہ کال

کاٹنے ھی لگا تھا کہ اسے سانسوں کی مدھم سی آواز سنائی دی اسنے دوبارہ بولا

?اسلام علیکم جی کون ھیں آپ

اگر بولنا نہیں تو فون کیوں کیا وہ ایک ھی سانس میں بولا

وعلیکم اسلام! دوسری طرف سے آواز آئ

,دوسری طرف سے نسوانی آواز سن کر وہ تو حیران ھو گیا

میں زینیہ بات کر رھی ھوں

اسے یاد نہ آیا زینیہ وہ پوچھنے ھی والا تھا کون زینیہ مگر پھر ایک دم یاد آیا تو بولا

جی کیسی ھیں آپ

میں ٹھیک

خیریت آپ نے اسوقت کال کی زرک نے پوچھا

وہ مجھے آپ سے کچھ پوچھنا تھا وہ دھیمی آواز میں بولی

جی پوچھیے

وہ اصل میں شام میں ماما نے آپکو بلایا تھا مگر وہ کہ رہی تھیں کہ آپ نے منع کر دیا ھے

جی میں نے ھی منع کیا تھا

میں نے اسی لیے کال کی تھی کیا آپ کی مرضی شامل نہیں تھی اس رشتے میں اگر ایسا کچھ ھو تو میں ماما کو منع کر دیتی ھوں وہ آنٹی کو خود منع کر لیں گیں

زرک کو اسکی معصومیت پر ہنسی آئ نکاح میں ایک دن بچا تھا اور وہ ایسی باتیں کر رھی ھے وہ اسکی ذات سے منسلک ھونے والی تھی اور خدشات کا شکار تھی اسکو دکھ ھوا اسنے زینیہ کا خدشہ دور کرنا ضروری سمجھا

وہ بولا تو اسکا لہجہ ٹھوس تھا

میں نے کسی کے دباو میں آ کے ہاں نہیں کی اور نہ ھی مجھے کوئ اعتراض ھے سوائے

اسکے کہ میں اپنی پڑھائ کے علاوہ فلحال کسی چیز میں انوالو نہیں ھونا چاھتا تھا مگر ماما

کے کہنے پر میں نے ہامی بھر لی لیکن آپ اپنے سب خدشات دل سے نکال دیں,

جی وہ صرف ایک لفظ بولی

اب آپ سو جائیں گڈ نائٹ

زرک نے بات ختم کی

وہ بھی اللہ حافظ بولی اور کال کٹ گئ,

کال کے بعد بھی زرک اسی کے باتوں کو سوچ رھا تھا,شکل کے ساتھ آواز بھی

خوبصورت تھی وہ پڑھائ کے علاوہ کچھ سوچ رھا تھا وہ حیران بھی ھوا اور اسے سوچ

کر ھنسی آ گئ....

www.novelsclubb.com

اگلے دن صبح زرک لیٹ اٹھا تھا ناشتے کا ٹائم نہیں تھا سب کے ساتھ دن کا لنچ کر کے وہ سٹڈی کے لیے روم میں چلا گیا جبکہ زوئی اور ماہم مہندی لگوانے پارلر چلی گئیں ہمیشہ کی طرح معیز ھی کی ڈیوٹی لگی انکو لانے لیجانے کی وہ انکو لے کے نکلا, انکو پارلر چھوڑ کر وہ اپنا ڈریس درزی سے لینے چلا گیا وہاں سے ایک دو اور کام نبٹا کر وہ پارلر پہنچا تو شام ھو رھی تھی اسنے زوئی کو کال کی تو وہ دونوں باھر آ گئیں وہ گاڑی کے پاس کھڑی تھیں ماہم کے بولنے پر معیز نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو وہ بیٹھ گئ وہ گھوم کر دوسری طرف آیا جہاں زوئی انتظار میں تھی کہ اسکے لیے دروازہ کھولا جائے اسنے دیکھا زوئی کے گورے ھاتھوں اور کلائیوں پر مہندی خوب جچ رھی تھی اسنے سوچا جب اس مہندی کا کلر آئے گا تو یہ کیسی لگے گی جب یہ ابھی ھی اتنی پیاری لگ رھی وہ کھو سا گیا زوئی نے اسکو آواز دی تو اسنے دروازہ کھولا, دونوں گاڑی میں بیٹھیں تو اسنے گاڑی خالہ کے گھر کے راستے پر ڈال دی, تھوڑی دیر میں وہ لوگ

گھر تھے رات پھر سب زرک کے گھر اکٹھے تھے, اور آج تو ماہم اور زوئ نے ضد کر کے زرک کو گھر روک لیا تھا اور اب سب گھر والے تھے خوب شغل لگا ھوا تھا , مہ پارہ بیگم ڈھولک بجا رھی تھیں گانے زور و شور سے گائے جا رھے تھے, ہر طرف ہنسی بکھری ہوئ تھی زھراء بیگم خوش تھیں کہ اب انکی زندگی میں خوشیاں ھی خوشیاں ھونگی مگر وہ بھول گئیں کہ ہمیشہ وہ نہیں ھوتا جو انسان چاھتا ھے.................

نکاح کے لیے جمعہ کا مبارک دن رکھا گیا, گھر میں صبح سے ھی ھلچل تھی, صارم صاحب اور زارون صاحب کب سے تیار تھے زھراء اور مہ پارہ بیگم بد اور دیگر ساتھ لے جانیوالی چیزیں ایک گاڑی میں رکھوا رھی تھیں, زوئ اور ماہم کے لیے پارلر والی گھر آئ تھی, انکی تیاریاں ختم نہیں ھو رھی تھیں مہ پارہ بیگم نے میثم کو سب بچوں کو بلانے کے لیے کہا وہ بھاگا ھوا زوئ کے کمرے میں آیا اور بولا

زوئی آپی آپکواور ماہم آپی کو ماما لوگ نیچے بلا رھے ھیں اور معیز بھائی اور زرک بھائی کو بھی ساتھ لے آیئے گا وہ یہ کہ کے نیچے بھاگ گیا, وہ دونوں جوتے پہن کر باہر آئیں تو سامنے سے معیز آرھا تھا وہ چلتی ھوئی اسکے پاس آئیں تو زوئی بولی معیز زرک بھائی کہاں ھے?

اسنے زرک کے رون

م کی طرف اشارہ کیا وہ کچھ بولنے کی پوزیشن میں کہاں تھا, وہ تو زوئی کو دیکھ کر تھم گیا, زوئی نے مسٹرڈ شارٹ فراک کے ساتھ ڈل گولڈ شرارہ پہن رکھا تھا چھوٹی سی نتھلی جسکے ساتھ نازک سی تین چینز لٹک رھی تھیں, جو اسکے ہلکا سا سر ہلانے پر ہلتی تھیں, اسنے پہلی بار نتھلی میں کسی لڑکی کو دیکھا تھا مگر اسکو اپنا دل سلپ ھوتا محسوس ھوا اسے کیا ھو رھا تھا اسنے دل ہی دل میں زوئی کو مخاطب کیا اور بولا

, تو کیا جانے ایک کھڑوس لڑکا

تیری نتھلی پہ دل ہارا ھے

اور اسی وقت اسکے دل نے خواہش کی تھی کہ کاش وہ اسکی ننتھلی کو چھو سکتا وہ انہں سوچوں میں نجانے کتنی دیر گم رھتا کہ ماما نے آواز دی

معیز نیچے آجاو جلدی کام ھے

.... وہ سر جھٹک کر نیچے چل دیا

ماہم اور زوئ زرک کے کمرے میں گئیں تو زرک شاور لے رھا,ماہم کو زوئ نے نیچے بھیج دیا جانتی تھی ماما نے جلدی کا شور مچار کھا ھوگا اور خود زرک کے جوتے, گھڑی, کف لنکس, وغیرہ سامنے رکھنے لگی, ابھی فری ھوئ تھی کہ زرک بھی آگیا اسنے مڑ کر دیکھا تو زرک سامنے کھڑا تھا وائٹ سوٹ پر لائٹ بلیو ویسٹ کوٹ پہنے وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رھا تھا وہ تو بھائ کو دیکھ کر خوشی سے نہال ھو گی اُسنے ساری چیزیں زرک کو پکڑائیں اور بولی

زرک ماما شور مچا رھی ھیں دیر ھو رھی ھے لڑکی والے کب سے ہال میں ویٹ کر رھے ھیں ابھی سہرا بندی بھی کرنی ہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارے میری پیاری سی گڑیا میں ریڈی ھوں چلو بس زرک اسکے ساتھ نیچے اترا تو سب تیار کھڑے تھے سہر ابندی زوئ کی ضد پر ھو رہی تھی حالانکہ ابھی صرف نکاح تھا زرک چیئر پر بیٹھا سبنے اسکے گلے میں ہار ڈالے سب سے آخر میں زوئ آئ اسنے بھائ کو گانا (بریسلیٹ سے ملتا جلتا ھوتا ھے) باندھا اور بھائ کو ڈگری کی طرح رول ھوئ ایک چیز پکڑائ سب حیران تھے کہ اس میں کیا ھے مگر زوئ نے زرک کو کہا کہ وہ اکیلے میں اسے کھولے سب ھی بہت پیارے لگ رھے تھے ماھم نے زوئ کے ساتھ کا شرارہ پہن رکھا تھا مگر اسکی شارٹ فراک میجنٹا تھی معیز نے لائٹ گرین کرتا اور وائٹ شلوار پہن رکھی تھی جبکہ میثم نے میرون کرتا اور وائٹ شلوار پہن رکھی تھی مہ پارہ اور زھراء بیگم کے سوٹ آف وائٹ تھے جبکہ زارون صاحب اور صارم صاحب نے گرے سوٹ پہنے تھے زھراء بیگم نے نکلنے سے پہلے سب بچوں کی نظر اتاری تھی مگر انکو کیا معلوم تھا کہ نظر تو انکی خوشیوں کو لگ چکی ھے ہنسی مذاق اور باتوں میں یہ لوگ گھر سے نکلے تھے ....

www.novelsclubb.com

ہال پہنچنے پر لڑکی والوں نے بہت اچھا استقبال کیا تھا, سب سے پہلے نکاح کی رسم ادا کی گئ اسکے بعد کھانا کھول دیا گیا دونوں طرف کے مہمان تھے تو خرچ بھی ہاف ہاف کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا.

****

ھال میں وائٹ اور آسمانی پھولوں سے سجاوٹ کی گئ تھی اور مہمانوں کے لیے موجود چیئرز پر بھی وائٹ کور اور بلو ربن سے بنے بو لگے ھوئے تھے, تھوڑی دیر بعد نکاح کی رسم شروع کی گئ مولوی صاحب نے دو آدمیوں کے ھمراہ لڑکی سے ایجاب و قبول کروائے

زینیہ فاطمہ آپکو زرک زارون ولد زارون علی بعوض حق مہر 1 لاکھ روپے نکاح میں قبول ھیں

اسکا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا اسکی زندگی میں بہت بڑی تبدیلی آرھی تھی وہ کسی کی ھونے جارھی تھی اسکا حقدار بدل رہا تھا اسکے دل کی حالت عجیب تھی, پاپا نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تو اسے لگا وہ گھنی چھاوں میں آ گئ ٔ ھے اسے حوصلہ ھوا تھا

اسنے آہستہ آواز میں تین بار جی کہا تھا

پھر زرک کی باری تھی

زرک زارون آپکو زینیہ فاطمہ ولد حسن احمد بعوض الاکھ حق مہر نکاح میں قبول ھیں

جی قبول ھیں

قبول ھیں قبول ھیں

, اور ساتھ ھی زرک نے سگنیچر کیے تھے

www.novelsclubb.com

مبارک سلامت کا شور اٹھا سب ایکدوسرے کو مل رہے تھے زرک سب سے پہلے اپنے پاپا کو ملا پھر حسن صاحب, صارم صاحب, اور دیگر مردوں کو ملا اور پھر وہ حسن صاحب سے ملکر لیڈیز ہال کی طرف بڑھ گیا معیز بھی اسکے ساتھ تھا جبکہ میثم ماہم وغیرہ کے ساتھ تھا, وہاں پہنچ کر ماما, سامعہ آنٹی, خالہ, ماہم, میثم اور دیگر خواتین کو ملا مگر زوئ نہیں تھی اسنے سوچا ماما سے پوچھوں مگر سامعہ آنٹی اسکو سٹیج پر بٹھانے لے گئیں وہ بیٹھا تو آنٹی دروازے کی جانب بڑھ گئیں ابھی وہ زوئ کو ھی ڈھونڈ رہا تھا کہ اسے زوئ نظر آئ وہ دروازے سے اینٹر ہو رھی تھی اور زوئ سے ہوتی ہوئ اسکی نظر پیچھے آنٹی انکل کا بازو پکڑے سہج سہج چلتی زینیہ پر پڑی, اسنے آسمانی شرارہ اور آسمانی شارٹ فراک پہن رکھی تھی جس پر سلور کام بہت پیارا لگ رہا تھا, آسمانی دوپٹے میں ہائ ھیل پہنے وہ چلتی آرہی تھی, زوئ تیزی سے سٹیج پر آئ اور بھائ کے گلے لگ گی اور بولی

زرک ! بہت بہت مبارک ھو بھابی بہت پیاری ہیں میری دعا ھے کہ تم دونوں ہمیشہ خوش رھو. لو یو مائی ہیرو

اسنے ہنستے ھوئے زوئی کے سر پر ہاتھ پھیرا اور بولا

آہیں ن تھینکس اینڈ لو یو ٹو مائی ڈول

زینیہ سٹیج کے اوپر چڑھنے ھی والی تھی کہ زرک آگے بڑھا اسنے ھاتھ بڑھایا اور زینیہ کو سہارا دیا وہ اپنی ذمہ داری نبھانا جانتا تھا, وہ اوپر آگئی تو دونوں صوفے پر بیٹھ گئے, زرک نے جب ہاتھ بڑھایا تھا تو اسکی نظر پڑی وہ آسمانی حور لگ رھی تھی اب وہ سوچ رھا تھا کہ کیا کوئی آسمانی رنگ میں اتنا خوبصورت بھی لگ سکتا ھے, آسمانی کلر اسکا فیورٹ تھا شاید اسلیے ماما لوگوں نے ان دونوں کے ڈریسز میں یہ کلر رکھا تھا, تحفے تحائف کا سلسلہ شروع ھوا زھراء بیگم نے سیٹ دیا, مہ پارہ بیگم نے دونوں کو انگھوٹھی پہنائی, ماہم اور میثم دونوں کے لیے پین لائے تھے زوئی نے دونوں کو ریسٹ واچز دیں معیز پھول لے کے آیا تھا سب سے آخر میں زرک نے زینیہ ماما کا

دیا ھوا بریسلیٹ پہنایا تھا اسکے بعد سب لوگ جانے لگے آخر میں یہ سب خود رہ گئے تو زھراء بیگم اور زارون صاحب نے ضد لگالی کہ صارم اور حسن صاحب کی فیملیز انکے گھر جائیں گی, آخر سب کو ماننا ھی پڑی ....

سب اکٹھے گھر پہنچے تو تھکن کے باوجود سب بڑے محفل جمائے بیٹھ گئے, زرک نے توجب سے زینیہ کو دیکھا تھا وہ اسکو قریب سے دیکھنے کے لیے بے چین ھو گیا تھا اسنے زوئ کو کہنے کا سوچا, مگر سب بڑوں کے سامنے اسکو مشکل لگ رھا تھا, مگر مہ پارہ بیگم نے زوئ اور ماہم کو بولا تھا کہ زینیہ کو کمرے میں لے جائیں تاکہ زینیہ چینج کر کے ایزی ھو جائے انکا یہ کہنا زرک کے لیے خوشی کا باعث تھا, زوئ نے کپڑوں کا پوچھا تو زینیہ نے بتایا کہ اسکے پاس وہ کپڑے پڑے ہیں, جو وہ صبح پارلر جاتے پہن کے گئ تھی زوئ زینیہ کو گیسٹ روم میں لے کے جارھی تھی ابھی کہ زوئ کے موبائل کی بیپ ھوئ

میسج پڑھ کے وہ مسکرادی اسنے ماہم کے کان میں کچھ کہا تو اسنے سر ہلا دیا پھر زوئ زینیہ کو بولی

بھابی آپ جائیں اس کمرے میں, میں کھانے کے لیے کچھ لے کہ آتی ھوں, ساتھ ہی ماہم ایکدم بولی او میں تو اپنے کپڑے نیچے سے لانا ھی بھول گی وہ بھی مڑی تھی اس سے پہلے کے زینیہ کچھ کہتی وہ دونوں اسکو کہ کے مڑ گئیں وہ مجبوراً آگے بڑھی ایک کمرہ اسکے سامنے تھا اور دوسرا تھوڑا ساہٹ کے وہ سامنے والے کمرے میں داخل ھوئ

بلیک اور ڈل گولڈ کی آرائش سے مزین کمرہ اپنے مالکوں کی نفاست کا منہ بولتا ثبوت تھا, سامنے کی دیوار پر تصویریں لگی ھوئیں تھیں, وہ انکو دیکھنے میں مگن ہو گی کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئ, زینیہ نے اپنا شغل جاری رکھا قدموں کی چاپ اسکے قریب آگی اُسکے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا تو ماہم یا زوئ کے خیال سے وہ ایک دم مڑی اور ساکت رہ گی سامنے ہی زرک کھڑا تھا وہ دو قدم پیچھے ھوئ وہ نزدیک آگیا

وہ دیوار سے لگی کھڑی تھی زرک نے اسکو کلائی سے پکڑ کر قریب کیا اور آہستگی سے بولا

یو آر لکنگ پرنسز

وہ نروس تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا جواب دے اسکی نیچی نگاہوں کو دیکھتے ہوئے بولا

میری طرف دیکھو اور ہولے سے اسکی تھوڑی اونچی کی, اسنے اوپر دیکھا تو زرک کی نگاہوں کی تاب نہ لا سکی اور دوبارہ نظر جھکا گئی

زرک نے اسکے کان میں پڑے جھمکے کو چھیڑا جو بالی سٹائل میں تھے اور چاندی کے تھے, زرک کیا بول رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی زینیہ کو لگا وہ سننا بھول گئی

بقول شاعر

میں سماعت کا ہنر بھول ہی نہ جاوں کہیں

چھو کے دیکھی ھے میرے کان کی بالی اسنے

پھر زرک نے اسکے چہرے پر پڑی لٹ کو پیچھے کیا اور اسکی نظر اچانک ہی زینیہ کے تل پر پڑی اسکے بائیں گال پر تل تھا زرک نے عرصہ پہلے کہیں پڑھا ھوا شعر پڑھا

ایک تو میں پہلے ھی دل کا مریض

اوپر سے اسکے بائیں گال کا تل

اسکے دل نے بے اختیار اسے چھونے کی خواہش کی زرک نے ہاتھ بڑھا کر انگلی سے اسکے تل کو چھوا وہ مزید نروس ھو گئ اسکی پلکیں لرز رھی تھیں

زرک نے اسے مزید قریب کیا اتنا قریب کے اسکا کان زرک کے منہ کے پاس تھا اسنے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں زرک مسکرا دیا اور اسکے کان میں سرگوشی کرتے ھوئے بولا

آئی لو یو مسز زینیہ زرک تم میرے لیے اللہ پاک کا تحفہ ھو

میں آج سے اپنی آخری سانس تک صرف تمہارا ھوں کیا تم اس سفر میں میرے ساتھ رھو گی

اسکے پوچھنے پر زینیہ نے سر ہلایا اور آہستہ سے بولی مجھے چھوڑیں پلیز زوسیا یا ماہم میں سے کوئی آجائے گا تو زرک ہولے سے ھنسا اور بولا انکی فکر نہ کرو مجھے انہوں نے ھی بھیجا ھے وہ تو مزید پریشان ھو گئی اگر بڑوں میں سے کوئی آجاتا تو وہ کیا سوچتا, وہ آنکھیں بند کیے ھوئے ہی تھی اسکی پلکیں لرز رھی تھیں زرک نے اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کیا اور اس سے پہلے کے وہ اسے چھوڑتا دروازہ ناک ھوا زرک کی توجہ اس سے ہٹی تو وہ فورا اسکی گرفت سے نکلی اسنے ہاتھ بڑھا کر اسے پھر قریب کیا اور دروازے کی طرف منہ کر کے بولا بولو

ماہم, زوئی کیا بات ھے

زوئی بولی بھائی بس آپ جاو اب بہت تنگ کر لیا میری بھابی کو وہ زوئی اور ماہم کو صرف دو منٹ کہہ کے پھر زینیہ کی طرف مڑا

www.novelsclubb.com

زینیہ تمہارا گفٹ ادھار رہا یہ سب اتنی جلدی ھوا کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں لا سکا اچھا میں چلتا ھوں پھر ملاقات ھو گی وہ اسکو اللہ حافظ کہتا اسکے گال کو تھپتھپا کر چلا گیا....

جیسے ھی زرک باھر نکلا زوئ اور ماہم ہنستی ھوئ آ گئیں, زینیہ رخ پھیر گئ یہ زوئ اور ماہم سے بظاہر ناراضگی کا اظہار تھا مگر اصل میں وہ اپنے دل کی اتھل پتھل سے پریشان تھی, اسنے بمشکل خود کو کمپوز کیا, مگر زوئ کی تو جان پر بن آئ تھی زینیہ اسکو ویسے بھی بہت اچھی لگتی تھی مگر زرک کے حوالے سے وہ اسکو بہت عزیز تھی, وہ اسکے جان سے پیارے بھائ کی لائف پارٹنر تھی وہ اسکو منانے میں لگ گئ اور زینیہ جان بوجھ کر اسکو ستا رھی تھی اچانک زوئ نے زینیہ کو دیکھا تو اسکی آنکھوں میں شرارت دیکھ کر اسکی چالاکی سمجھ گئ, وہ زوئ اور ماہم کو مصنوعی ناراضگی دکھا رھی تھی, اسلیے زوئ بھی بولی ماہم جاو زرک کو بلاو وہ ہی ہماری بھابی کو منا سکتا ھے, یہ

www.novelsclubb.com

سن کر زینیہ نے گبھرا کر فورا کہا کہ میں تو مذاق کر رھی تھی, یہ سنتے ھی ماہم نے زوئ کے ہاتھ پر تالی ماری اور بولی اووو زوئ ہم یوں ھی ڈر رہے تھے کہ بھابئ کو برا لگا ہمارے بھائ سے ملنا مگر یہ تو بہت خوش ہیں, زیینہ نے ماہم کو آنکھیں دکھائیں, زوئ نے مزید تنگ کرنے کے لیے زینیہ کو گدگدایا تو وہ ہنسنے لگی پھر اسکے بعد تو ان دونوں نے چھیڑ چھیڑ کر زیینہ کے ناک میں دم کر دیا وہ زرک کے نام سے ہی مسکرانے لگتی تھی, اسنے ان دونوں کو دھمکایا تھا کہ وہ بھی انکی باری پر انکو ایسے ھی ستائے گی اور وہ دونوں یہ کہ کے ہنسنے لگیں کہ ابھی انکی باری بہت دور ھے, مگر مستقبل کے بارے میں کسی کو پتہ نہیں ھوتا کہ کیا ھوگا, تھوڑی دیر بعد ان سب کا بلاوہ آگیا تھا انکو کھانے کے لیے بلا لیا گیا تھا, کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا, زرک کے بالکل سامنے والی چیئر پر مہ پارہ بیگم نے زیینہ کو بٹھا دیا وہ نروس ہو رہی تھی, جیسے ھی زرک نے کوک اٹھانی چاہی اسی وقت زیینیہ نے بھی کوک پکڑنا چاھی زینیہ کا ہاتھ کوک کی بوتل پر پہلے پڑا تھا اوپر زرک کس ہاتھ تھا, زرک کی آنکھوں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے اسکا نروس ھونا چھپا نہ تھا اسلیے اسنے زینیہ کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کا دباو ڈال کر اسکو ریلکس رہنے کے لیے تسلی دی, کھانے کے بعد چائے کا دور چلا اور پھر دونوں فیملیز گھر سدھاریں تھیں, سب تھکے ھوئے تھے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے زرک بھی روم میں آیا نائٹ ڈریس میں آ کر بیڈ پر لیٹا تو اسے زوئی کا گفٹ یاد آیا اسنے سائیڈ ٹیبل سے گفٹ اٹھایا اور کھولا وہ رول ھوا بلیک پیپر تھا جس پر گولڈن روشنائی سے نظم پرنٹ تھی

یہ جو ویر ہوتے ہیں نہ "

محافظ ہوتے ہیں بہنوں کے

کبھی طاقت بن جاتے ہیں

تو کبھی ہاتھ تھام کے چلاتے ہیں

کبھی چھیڑ کر ہنساتے ہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تو کبھی تنگ کر کے رولاتے ہیں

مگر رونق اسی سے ھے

ہر شے سے جان انہی میں ھے

یہی شان ھوتے ہیں بہنوں کی

یہی جان ہوتے ہیں بہنوں کی

یہ جو ویر ہوتے ہیں نہ

......"پورا جہان ھوتے ھیں بہنوں کا"

www.novelsclubb.com

زرک کی خوشی سے آنکھیں نم ھو گئیں تھیں اسکا مان بڑھ گیا اسکی بہن اسکی ماں جائ جس کی دھڑکن کے ساتھ زرک کی دھڑکن جڑی تھی وہ اسکی روح کا حصہ تھی وہ دونوں ایکدوسرے سے بہت پیار کرتے تھے ان دونوں بہن بھائ کی جان بستی تھی ایکدوسرے میں مگر زوئ کے اس اظہار نے اسکی روح تک شانت کر دی

تھی, اسنے بے اختیار اس تحفے کو دل سے لگایا تھا اسنے سوچ لیا تھا کہ وہ یہ فریم کروا کے اپنے روم میں لگوائے گا اور اب وہ اسکے لگانے کے لیے کسی مناسب جگہ کی تلاش میں تھا, اور پھر اسکو وہ جگہ مل گئی تھی بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کے عین اوپر والی جگہ .... اس نظم کو لگانے کے لیے بہت مناسب تھی

زھراء بیگم تو بے انتہا خوش تھیں, بیٹے کے ساتھ ساتھ بہو سے بھی انکو پیار تھا انکے ہاتھ میں ھوتا تو وہ اب تک رخصتی بھی کرا کے بہو گھر لے آتیں,,,, تو آنا جانا لگا ھی رھتا تھا, دوستی رشتہ داری میں بدل گئی تھی سب بے انتہا خوش تھے, زرک پھر سے پڑھائی میں لگ گیا تھا, لیکن زوئی نے سب کزنز کے ساتھ مل کر زرک سے ٹریٹ مانگی تھی...

نکاح سے اگلے ویک اینڈ ان سب نے جانا تھا زوئی نے ماما کو کہا تھا کہ آنٹی سے پوچھ لیں زینیہ کو بھی ساتھ لے کے جانا ھے, زھراء بیگم نے سامعہ بیگم کو فون کیا تو

انہوں نے بخوشی اجازت دے دی, اگلے دن شام میں زرک اور زوئ نے ماہم لوگوں کو پک کیا اور پھر زینیہ کو پک کر کے وہ لوگ پہلے مووی دیکھنے گئے وہاں سے سب ریسٹورنٹ گئے تھے کھانا کھانے کے دوران سب نے زینیہ اور زرک کو بہت تنگ کیا تھا زرک تو مسکراتا رہا مگر زینیہ نروس تھی, کھانے کے بعد ماہم اور زوئ نے شاپنگ کا شور مچایا تھا اور سب قریبی مال چلے گئے, زوئ اور ماہم میثم کے ساتھ بہانے سے الگ ہو گئیں اور معیز جینٹس سائیڈ پر چلا گیا ان سب کا مقصد زرک اور زینیہ کو تھوڑی دیر کے لیے پرائیوسی دینا تھا, زینیہ گھبرا رہی تھی انکے جانے کے بعد زرک نے اسکو ریلکس ہونے کے لیے کہا, اور اسکو شاپنگ کروانے لگا اسکے نہ نہ کرنے کے باوجود زرک نے اسکے لیے کافی کچھ لے کیا تھا ان دونوں نے مشورے سے ماہم اور زوئ کے لیے بھی سوٹ لیے تھے میثم کے لیے بہت پیاری سی شرٹ لی تھی, پھر زرک مال میں موجود گولڈ شاپ پر اسکو لے گیا اور اسنے زینیہ کو نکاح کے گفٹ کے طور پر ڈائمنڈ نوز پن لے کے دیا تھا زینیہ بہت خوش تھی زرک کافی

www.novelsclubb.com

کیرنگ ثابت ھورہاتھا اسکے لیے چھوٹی سے چھوٹی چیز اسنے بہت دیکھ کر اور بہت خیال سے لی تھی, اتنے میں زوئ لوگ بھی آگئے تھے وہ سب گھر کے لیے چل پڑے تھے معیز لوگوں کو ڈراپ کر کے زرک نے گاڑی آگے بڑھائ, زوئ آگے بیٹھی تھی جبکہ زینیہ پیچھے بیٹھی تھی زرک کو شرارت سوجھی اسنے شیشہ زینیہ پر سیٹ کیا اور ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکاڈر چلا دیا ,

Soniye dil nayi lagda, tere bina...

Dil nahi lagda, tere bina

Soniye dil nayi lagda, tere bina...

Dil nahi lagda, tere bina

گانے کے بول گاڑی میں بج رہے تھے زینیہ نے سر اٹھایا زرک شیشے میں دیکھ رہا تھا نظریں ملیں زرک نے زوئ سے آنکھ بچا کر اسے آنکھ ماری تھی وہ بلش کر گئ زرک

کے نام سے اترنے والے رنگوں نے اسکے چہرے کو قوس قزح بنا دیا تھا زرک کے
لیے دل سمبھالنا مشکل ھو گیا تھا

Ae haal mera

Ki haal ae tera?

Tu das de mainu mera bina...

Beh ja tu aake mere saamne

Akhiyan ne mangi hai duaa

www.novelsclubb.com

Ho.. Tu je nahi hai mere kol taan

Har lamha lagda hai sazaa

زرک کو لگا گانے والا اسکے دل کی کیفیت بتا رہا ھے ,

Tennu hi paavaan

Kuch hor na chaavwaan

Sonh teri mennu tere siva...

زرک مسلسل شیشے میں دیکھ رہا تھا زینیہ نے آنکھیں دکھائیں تو وہ قہقہ لگا کہ ہنسا

,زوئی نے نا سمجھی سے زرک کو دیکھا تھا زینیہ نظر جھکا گئی سنگر ریپیٹ کر رہا تھا

Soneyie dil nayi lagda, tere bina...

Dil nahi lagda, tere bina

Soniye dil nayi lagda, tere bina...

www.novelsclubb.com

Dil nahi lagda, tere bina

زرک کو بہت اچھا لگ رہا تھا وہ چاہتا تھا یہ سفر ختم نہ ہو, مگر زینیہ کا گھر آ گیا تھا زوئی

اور زرک اسکوڈراپ کر کے گھر پہنچے تھے تو زوئی تو سونے چلی گئی جبکہ زرک ماما کے

پاس بیٹھ گیا پاپا کی آج نائٹ ڈیوٹی تھی وہ ماما کو کمپنی دینے بیٹھا باتیں کرتے کرتے ماما

نے اس سے ایکدم سوال کیا ,

زرک ! تم خوش ہو ہمارے کیے گئے فیصلے سے زینیہ کیسی لگی تمہیں ?

زرک کو لگا اپنے دل کی کیفیت ماما سے شئیر کرنی چاہیے اسلیے وہ بولا

ماما میں نے یہ رشتہ آپ لوگوں کی خوشی کے لیے کیا تھا ورنہ فلحال میں اس بارے

میں کچھ نہیں سوچنا چاھتا تھا مگر اب تو مجھے لگتا ھے زینیہ سے اچھی لڑکی شاید مجھے

کہیں نہ ملتی وہ بہت انوسینٹ ھے ماما اور میں اسکے بناء اپنی لائف گزارنے کا سوچ

بھی نہیں سکتا انفیکٹ مجھے لگتا ھے

www.novelsclubb.com

i m in love with her i don't know how is it possible in a little time bt it happens mama

وہ بولا تو ماما کو سب بتاتا گیا شائد وہ خود کو بھی یقین دلا رہا تھا کہ ایسا ھو گیا ھے ,

ماما ہنسنے لگیں پھر بولیں

زرک میری جان نکاح کے بولوں میں بہت طاقت ھوتی ھے یہ انسان کو اسکے شریک سفر کی محبت میں مبتلا کر دیتے ہیں انکی ادائیگی کے ساتھ ہی انسان محبت بھرا بندھن باندھ لیتا ھے, جب انسان اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر کسی کو اپنی زندگی میں شامل کرتا ھے تو اسکے دل میں اسکے لیے نرم گوشہ قدرت خود پیدا کر دیتی ہے, زرک زینیہ بہت پیاری بچی ھے اسکو کبھی رونے نہیں دینا

وہ ماما کی بات سمجھ گیا تھا اور اسنے ماما سے وعدہ کیا تھا کہ وہ زینیہ کو رونے نہیں دے گا

,

......پھر وہ ماما سے اجازت لے کر سونے چلا گیا

صارم صاحب گھر آئے تو کافی پریشان تھے عارب مسلسل انکو تنگ کر رھا تھا جائیداد میں حصے کے لیے حالانکہ وہ اسکا حصہ دے چکے تھے مگر وہ انکاری تھا اور آج تو وہ دھمکیوں پر اتر آیا تھا, مہ پارہ بیگم کے پوچھنے پر انہوں نے انکو ٹال دیا وہ نہیں چاھتے

تھے کہ وہ پریشان ھوں سوچ سوچ کر انکا دماغ ماوف ہو گیا تھا مگر وہ کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکے تھے..

******

دن پر لگا کر اڑ رہے تھے زینیہ زرک اور زوئ کے ساتھ کبھی کبھی بڑوں کی اجازت سے گھومنے چلی جاتی تھی ایگزامز قریب آئے تو گھومنا پھر ناسب ترک کر کے وہ پڑھائ میں جت گئ تھی, زرک کا کافی دن سے موڈ تھا زینیہ سے ملنے اسکو دیکھنے کا مگر اسکے ایگزام تھے اور گھر وہ جانا نہیں چاھتا تھا آنٹی انکل کیا سوچتے, اسنے زوئ سے زینیہ کا سیل نمبر لینے کا سوچا, وہ زوئ کے کمرے میں گیا تو وہ سونگ لگا کے اپنی cupboard سیٹ کر رھی تھی...

زرک نے زینیہ کا نمبر مانگا, تو زوئ نے پہلے تو اسے خوب تنگ کیا پھر اسنے زرک سے کافی بنانے کا کہا تھا زرک چائے کا رسیا تھا جبکہ زوئ کافی کی بہت شوقین تھی لیکن زوئ کو اپنے ہاتھ کی نہیں زرک کی بنائ کافی میٹھی لگتی تھی زرک کا کوئ موڈ

نہ تھالیکن اسکو کافی تو بنانی تھی زینیہ کا نمبر بھی تو لینا تھا وہ جا کہ کافی بنا کے لے آیا اور کافی پینے کے بعد زوئ نے کہ دیا کہ اسکے پاس تو صرف زینیہ کا لینڈ لائن نمبر ھے سیل نمبر کی کبھی ضرورت ہی نہیں پڑئ وہ مزید اداس ہو گیا اور بناء کافی پیے زوئ کو یہ کہ کے اٹھ گیا کہ اسکو ٹیسٹ کی تیاری کرنی ھے, کمرے میں جا کر اسنے سیل بیڈ پر پھینکا اور بک کھول لی وہ اپنا دھیان بٹانا چاھتا تھا مگر زھن پر زینیہ سوار تھی اسنے موبائل اٹھایا وہ معیز کو کال کرنے لگا تھا وہ معیز کے ساتھ باہر جانے کا سوچ رہا تھا, اسنے موبائل ان لاک کیا تو سامنے زینیہ زرک کا نام جگمگا رہا تھا زوئ نے اسکو کافی بنانے بھیج کر خود چپکے سے اسکے موبائل میں زینیہ کا نمبر سیو کر دیا تھا اور اسکو تنگ کرنے کے لیے کہا تھا کہ اسکے پاس نمبر نہیں ھے, وہ مسکرا رھا تھا جیسے کوئ بہت بڑی خوشی ہاتھ آ گئ ھو اسے زوئ پر بے اختیار پیار آیا تھا....

زرک نے سوچا تھا کہ وہ رات کو فری ہو کر زینیہ سے بات کرے گا اسلیے رات کا :
کھانا کھا کر وہ روم میں جلدی آگیا تھا اور اسنے بیڈ پر بیٹھ کر بیڈ کراون سے ٹیک لگائی
اور موبائل اٹھایا اسنے کال کا سوچا تھا لیکن پھر اسکو شرارت سوجھی اسنے میسج ٹائپ
کیا اور زینیہ کے نمبر پر بھیج دیا.....

زینیہ کو ماما ابھی دودھ کا گلاس دے کے گیئں تھیں اور وہ گھونٹ گھونٹ کرکے وہ پی
رہی تھی بکس کا ڈھیر ارد گرد بکھرا ہوا تھا, موبائل کی سکرین روشن ہوئی
نمبر سے میسج تھا اسنے موبائل اٹھا کر میسج کھولا unknown

تمنا پھر مچل جائے، اگر تم ملنے آجاؤ

یہ موسم بھی بدل جائے، اگر تم ملنے آجاؤ

یہ دنیا بھر کے جھگڑے، گھر کے قصے، کام کی باتیں

بلا ہر ایک ٹل جائے، اگر تم ملنے آجاؤ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نظم کا ایک ایک لفظ بھیجنے والے کی شدتوں کو ظاہر کر رہا تھا مگر اسکو کون ایسا میسج بھیج سکتا ہے وہ حیران تھی اسنے ابھی کوئ جواب نہیں دیا کہ ایک بار پھر میسج نمودار ہوا

نہیں ملتے ہو مجھ سے تم تو سب ہمدرد ہیں میرے

زمانہ مجھ سے جل جائے، اگر تم ملنے آجاؤ

اسکو فکر ہوئ آخر کون تھا جو شاعری بھیج رہا تھا اسنے آگے سے لکھا

آپ کون?

زرک نے میسج پڑھا اور جواب میں لکھا

www.novelsclubb.com

اک تم ھو کے سمجھتی ھی نہیں ھم کو

اک ھم ھیں کے تمہارے ھیں تمہیں کیا معلوم

زینیہ کو تو غصہ آگیا اسنے جوابا لکھا

کیا مسئلہ ھے آپکو? ساتھ ایک 😠 ایموجی بھی تھا

زرک میسج پڑھ کر ہنس دیا اور آگے سے لکھا

میری دھڑکن میں آپ حائل ہیں۔۔۔

❤❤❤ میرے دل کے بڑے مسائل ہیں۔

زینیہ مزید تپ گی اُسنے جواب میں 😠 😾 ایموجی بھیجے اور میسج نہ کرنے کا کہا تھا

زرک نے ہنستے ہوئے میسج ٹائپ کیا اسنے اسکو مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کیا

سکرین ایک بار پھر روشن ہوئی زینیہ نے میسج پڑھ کر بے اختیار زبان دانتوں تلے دبا لی میسج میں لکھا تھا

جسکو پڑھائی میں بزی ہو کر آپ (hubby) مسز میں آپکا اکلوتا معصوم ہبی بھول چکی ھیں

، وہ واقعی پڑھائی میں ایسی مگن تھی کہ زرک کی طرف دھیان نہیں گیا تھا

www.novelsclubb.com

اسنے اپنی غلطی مانتے ہوئے جوابا لکھا اسلام علیکم کیسے ہیں آپ اور گھر سب کیسے ؟

سوری میں واقعی سٹڈی میں بہت بزی تھی تو دھیان نہیں رہا اور آپکا نمبر بھی سیو

نہیں تھا ,

زرک نے میسج کے جواب میں لکھا

سب ٹھیک ہیں سوائے میرے آپ سنائیں آنٹی انکل کیسے ہیں

ماما پاپا ٹھیک ھیں آپکو کیا ہوا آپنے کوے میڈی لی ڈاکٹر کو دکھایا آپ نے وہ فکر مند

ہو گئ

میسج پڑھ کر زرک کو اسکی معصومیت پر پیار آیا اسنے آگے سے لکھا

!!ہماری نبضیں۔۔

تمہارے دم سے،

!جواز ڈھونڈیں گی زندگی کا۔۔

کہ لکھنے والے نے،

!لکھ دیا ہے۔۔

مریض ہم ہیں،

♥ طبیب تم ہو

میرا علاج اب صرف تمہارے پاس ھے مسز زینیہ زرک 😉 زرک نے ایموجی کے ساتھ میسج بھیجا

زینیہ کو میسج پڑھ کر خوشی کے ساتھ شرم بھی آگئی اُسے نکاح کے دن زرک سے ملاقات یاد آگئی اُسنے شرماتے ہوئے لکھا

زرک مجھے تنگ نہ کریں مجھے پڑھنے دیں ساتھ 🙈 ایموجی بھیجا

زرک میسج دیکھتے ہی سمجھ گیا وہ شرما گئی ہے اسنے آگے سے ٹائپ کیا

نظر اداس ہے

نظر ہی آجاو

زیین کب ملو گی میں تمہیں دیکھنا چاھتا ہوں آئی رئیلی مس یو

زینیہ نے میسج پڑھا تو اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی اسکا بھی دل چاہا زرک ابھی

سامنے آجائے اسنے میسج کیا

زرک میرے ایگزام سٹارٹ ھونے والے ہیں بس ایک ھفتہ رہ گیا فلحال مشکل ہے

دل تو ضد کر رھا تھا مگر دماغ سمجھا رھا تھا اسنے دل کی آواز کو دبا لیا

مگر زرک نے بات ہی ایسی کی کہ اسے ماننا پڑا اسنے لکھا تھا

تمھیں معلوم نھیں.... کس طرح بتائیں تمھیں ...

... تیرے بغیر

.... سانس چلتی ھے لیکن اداس چلتی ھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسنے زرک کی اداسی کو دیکھتے ھوئے ہامی بھرلی تھی وہ اسکے ساتھ اکیلے باہر جانا چاھتا

تھا

اسکے ہامی بھرنے پر زرک نے اسکو میسج کیا کہ وہ پڑھائی کرے کل ملاقات ہو گی تو

گپ شپ کریں نگے اللہ حافظ کرکے زرک تو مطمئن سا سونے کے لیے لیٹ گیا جبکہ

زینیہ خوش بھی تھی لیکن اسکو فکر بھی تھی ماما اور اسکی ساسوماں کیا سوچتیں پھر وہ

اکیلے کبھی کسی مرد کے ساتھ باہر نہ نکلی تھی اسلیے اسکو عجیب لگ رہا تھا مگر اب تو

..ہامی بھرلی تھی

اگلی صبح زرک نے ماما سے بات کی انہوں نے سامعہ بیگم سے بچوں کو اجازت لے

دی تھی اور شام میں زرک جب زینیہ کے گھر گیا تو وہ ریڈی تھی وہ آنٹی سے ملکر

اسکو لیے باھر آگیا, پہلے زینیہ کے لیے فرنٹ ڈور کھولا پھر. خود بیٹھا گاڑی میں بیٹھ

کر اسنے میوزک لگا دیا اور اسکا ہاتھ گئیر پر رکھوا کر اپنا ہاتھ اوپر رکھ لیا آدھے اسنے ہاتھ

www.novelsclubb.com

نکالنا چاہا مگر زرک نے اسکو ایسا نہ کرنے دیا اب وہ گاڑی کی طرف متوجہ تھا, اچانک گانا تبدیل ہوا تھا زینیہ گانے کے بولوں کی وجہ سے بالکل کھو گئی گلوکار گا رہا تھا

Thoda sa bhi shak na karna

Tumse mera jeena-marna

Tum chal rahe ho to saansein

Mere saath chal rahi hai

O humsafar o humnawa

Be-shart main, tera huaa

Paas aao main tumhein

Dekh loon kareeb se

www.novelsclubb.com

Aankhon ko ye raahtein,

Milti hain naseeb se

زرک نے زینیہ کو دیکھا وہ کسی اور ہی دنیا میں پہنچی ہوئی تھی اسنے زینیہ کے ہاتھ پر

اپنا ہاتھ رکھا وہ بے خبر تھی گانے والا گا رہا تھا

Main sirf tera rahoonga,

Waada raha tujhse mera

Tu maang le muskara ke

www.novelsclubb.com

Mera pyar haq hai tera

O humsafar o humnawa

Be-shart main, tera hua

زرک کو لگا اسکے دل کی آواز زینیہ تک گانے کے بولوں کے ذریعے پہنچ رہی ھے

, گاڑی میں صرف گانے کے بول دھیمے سروں میں بج رہے تھے

تھوڑی دیر بعد وہ ایک ریسٹوران کے سامنے پہنچ گئے زرک نے زینیہ کو آواز دی تو

وہ جیسے ہوش میں آئی اور بولی

جی !

زینیہ اتریں ریسٹورینٹ آگیا ہے زرک بولا پھر وہ دونوں اندر چلے گئے, زینیہ کی

مرضی سے آرڈر دے کر زرک اس سے دھیمی آواز میں باتیں کرنے لگا وہ اسکو بتا

رہا تھا کہ وہ اسکو کتنا مس کرتا ہے اور اسکے ساتھ سپینڈ کیا ٹائم وہ کتنا انجوائے کرتا ھے

,

تھوڑی ہی دیر بعد آرڈر آگیا تو وہ دونوں کھانے میں مصروف ہو گئے کھانے کے بعد

بل دے کر وہ دونوں ریسٹورینٹ سے باہر نکلے تو زرک کے پوچھنے پر زینیہ پہلے تو

منع کرتی رہی پھر آئسکریم کے لیے مان گی ٔزرک نے گاڑی میں ہی آئسکریم منگوالی

تھی اور آئسکریم کھاتے گپ شپ لگاتے وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا دیر ہو رہی تھی زرک نے گاڑی زینیہ کے گھر کے راستے پر ڈال دی اور تھوڑی دیر بعد وہ زینیہ کو چھوڑ کر گھر کی طرف چل پڑا, وہ بہت خوش تھا سارا راستہ گنگناتے ہوئے وہ گھر داخل ہوا تو زوئی سامنے ہی بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی اسکو دیکھ کر ایک شرارتی مسکان اچھالی وہ سمجھ گیا کہ زوئی کو ماما نے بتا دیا ھے اس سے پہلے کے وہ کوئی بہانہ لگا کر کمرے میں جاتا زوئی نے روک لیا پھر تو زوئی نے خوب اسکو تنگ کیا وہ بھی ہنستا رہا, پھر زوئی چائے بنالائی وہ دونوں چائے کے ساتھ گپ شپ کرتے رہے, آخر ماما اٹھ کر آئیں اور ان دونوں کو ڈانٹ کر کمرے میں بھیجا کافی دیر ہو رہی تھی وہ دونوں سونے چلے گئے,,,,,,,,,,,

www.novelsclubb.com

زینیہ کے ایگزام سٹارٹ ہو گئے تھے, وہ پڑھائی میں مگن تھی اسکو ہوش نہیں تھی سامعہ بیگم نے اسکی غیر موجودگی میں زرک اور زوئی کو بلوایا تھا زینیہ کی برتھ ڈے تھی اور وہ چاھتیں تھیں کہ بہت اعلی پیمانے پر انتظامات ہوں کیونکہ وہ اپنے

خاندان کے لوگوں کو بھی انوائٹ کرنا چاہ رہی تھیں جو نکاح پر نہ آسکے تھے, زرک نے ساری ذمہ داری اٹھالی تھی, اور آنٹی اور انکل کو یقین دلایا تھا کہ کوئی کمی نہیں ہو گی, چائے وغیرہ پی کر زوئی اور زرک نے اجازت چاھی اور گھر آگئے

,,,,,,,,,,,,

مہ پارہ بیگم اور صارم صاحب عارب کی طرف سے پریشان تھے مگر انہوں نے بچوں سے کوئی بات نہ کی تھی کیونکہ وہ نہیں چاھتے تھے کہ بچے پریشان ہوں یہ انکے دل میں بڑوں کے خلاف نفرت پیدا ہو, عارب نے بھائی کے بڑے ہونے کا بھی لحاظ نہیں کیا تھا وہ تو دھمکیوں پر اتر آیا تھا, صارم صاحب بچوں کے لیے ڈرتے تھے ورنہ انھیں خود کی کوئی پرواہ نہیں تھی,,,,,,,,,,,,,,,

www.novelsclubb.com

زینیہ کے ایگزام ختم ہوئے تو اسنے شکر کا سانس لیا اور اب وہ نیندیں پوری کر رہی تھی اسے کوئی ہوش نہیں تھی زرک نے سب انتظامات کر دیے تھے اور زینیہ کی برتھ ڈے کا دن بھی سر پر آگیا تھا, زوئی اور زرک زینیہ کے لیے گفٹ لے آئے

تھے, زرک کے کہنے کے باوجود زوئی نے بلیک سوٹ نہیں لیا تھا اور نہ ہی زرک کو لینے دیا تھا, زرک کو بلیک ڈریس اچھا لگتا تھا مگر زوئی کہتی تھی کہ بلیک کلر تو سوگ کی علامت ہوتا ھے, خوشیوں میں بھلا بلیک کلر کا کیا تعلق اور ماما بھی اس معاملے میں زوئی کے ساتھ تھیں, زوئی نے پنک ڈریس لیا تھا جبکہ زرک کو بھی اسنے ہی بلیو شرٹ گفٹ کی تھی شاپنگ سے تھکے ہارے گھر لوٹے تو آتے ہی سو گئے کل زینیہ کا برتھ ڈے تھا اسلیے کل سارے کام زرک کو دیکھنے تھے,,,,

اگلا دن بے حد مصروف تھا زینیہ تو رات لیٹ سوئی تھی اسلیے اسے کوئی ہوش نہ تھا دوپہر کو ماما نے اسے اٹھایا تھا اور اسکو فریش ہونے کا کہا اور اسکے روم میں ہی ناشتہ لے آئیں تھیں ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد اسکو شام 6 بجے تک اچھا سا ریڈی ہونے کا بولا تھا

ماما سب خیریت ہے زینیہ نے حیرانی سے پوچھا

جی میری جان ہمیں کہیں جانا ھے تو آپ اچھا سا ریڈی ہونا آپکے بابا نے بولا ہے

بجنے میں صرف چار گھنٹے باقی تھے اور اسنے ڈریس بھی سلیکٹ کرنا تھا مگر یہ 6

مشکل بھی ماما نے حل کر دی انہوں نے اسکو بہت پیارا پرپل ڈریس لا کے دیا تھا کہ

وہ یہ پہنے وہ اپنے ڈریس کو پریس کرنے اور ساتھ میچنگ چیزیں دیکھنے میں لگ گئ مگر

ساتھ ہی وہ سوچ رہی تھی کہ آخر کسنے انوائٹ کیا تھا انکو کہیں زرک کی فیملی نے تو

نہیں مگر ایسا ہوتا تو زرک زوئ یا ماما اسکو بتاتیں, پھر اور کہاں جانا تھا کیا پاپا کے کوئ

فرینڈ اسکو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ ڈریس پریس کر کے فری ہوئ تو اسنے زوئ کا نمبر

ملایا بیل جا رہی تھی مگر وہ اٹھا نہیں رہی تھی زرک کو فون کرنے کا سوچا مگر پھر

ہمت نہیں ہوئ اسے شرم آ رہی تھی اسنے میسج کرنا چاھا مگر پہلی بار تھا اسلیے اس سے

نہیں ہوا یہی سوچتے اسکی آنکھ لگ گئ آخر تھوڑی دیر گزرنے کے بعد اسکی آنکھ کھلی

تو وہ

www.novelsclubb.com

اپنی چیزیں رکھ کے شاور لینے چلی گئ, فری ہو کر آئ تو 4.30 ھو رہے تھے اسنے ہیر ڈرائر سے بال ڈرائ کیے, اور پھر تیار ہونے لگا گئ 5.00 بجے تک وہ تیار ہو گئ اب بال سٹریٹ کرنے کی باری تھی اسکے بال کافی ہیوی تھے اسلیے انکو سمبھالنا کافی مشکل تھا اور ان سے الجھتے اسکو 5.35 ھو گئے, جیولری پہن کر اسنے جوتا پہنا اور پرفیوم سپرے کر کے موبائل اٹھایا اور باہر نکلنے لگی وہ ماما سے پوچھنا چاہ رہی تھی کہ اگر وہ ریڈی ہوں تو چلیں یہ ابھی وہ ویٹ کرے مگر باہر آئ تو گھپ اندھیرا تھا اسے سمجھ نہ آئ اسنے ماما, پاپا کو آوازیں دیں مگر جواب ندارد وہ پریشان ہو گئ, آگے بڑھنے کی ہمت نہیں تھی, آخر ماما پاپا کہاں گئے, اسکو بناء بتائے تو وہ کہیں نہیں جاتے تھے مگر پاپا کی طبعیت بھی تو آجکل ایکدم بگڑ جاتی تھی لیکن ماما نے اسکو کیوں نہیں بتایا کہیں اسکو سوتا جان کر اٹھانا مناسب نہ سمجھا ہو اس سے پہلے کہ وہ ماسی کو آواز لگاتی اسے ہال میں ماما کی آواز سنائ دی وہ جیسے ھی ہال کی طرف بڑھی اسے مدھم سی روشنی بھی دکھائ دی وہ بھاگ کے ہال میں پہنچی ....

www.novelsclubb.com

اسکے اینٹر ہوتے ہی ہال میں لائٹس آن ھوئیں اور تالیوں کا شور اور ہیپی برتھ ڈے زینیہ کی آواز سے ہال گونج اٹھا ماما پاپا, زوئ, زرک انکے ماما پاپا, ماہم اور اسکی فیملی, ماما کے رشتے دار پاپا کے عزیز سب اکٹھے تھے ہر سال کی طرح وہ اس بار بھی اپنا برتھ ڈے بھول گئ تھی مگر اسکے ماما پاپا اور اسکے ان لاز جو اسکے اپنے تھے وہ نہیں بھولے تھے وہ باری باری سب سے ملی پھر اسنے کیک کاٹنا تھا ٹیبل کے قریب آئ تو کیک پر اسکی اور زرک کی نکاح پکچر تھی اور بہت خوبصورت لکھا ہوا تھا ہیپی برتھ مسز زینیہ زرک یہ زرک کی طرف سے اسکے لیے گفٹ تھا, ارینجمنٹ اور کھانا ماما پاپا کی طرف سے تھا, زوئ نے اسکو بہت پیارا پین گفٹ کیا تھا آنٹی انکل نے اسکا برتھ ڈے ڈریس اسکو گفٹ کیا مہ پارہ بیگم کی فیملی اسکے لیے بہت سارے گفٹ لائ تھی سب بہت خوش تھے باقی سب نے بھی تحفے دیے, کیک کاٹنے کے بعد کھانا کھایا گیا, سب اچھے لگ رہے تھے مگر زوئ کی تو بات ہی الگ تھی زینیہ کا کوئ دور کا کزن آنے بہانے زوئ کے قریب سے کئ بار گزر چکا تھا اسنے تو نوٹ کیا یہ نہیں لیکن

www.novelsclubb.com

معیز کو بہت برا لگا تھا اور وہ سوچ ھی رہا تھا کہ آخر اس کے ساتھ مسئلہ کیا ھے کہ زوئ کو ٹیبل سے کھانا ڈالتے دیکھ کر وہ لڑکا بھی ٹیبل کے پاس پہنچ گیا اور اسنے زوئ کو نجانے کیا بولا تھا زوئ نے جواب میں نفی میں سر ہلایا وہ مڑنے لگی تھی کہ وہ پھر کچھ بولا معیز کو تو اور غصہ آگیا پھر سارے فنکشن میں وہ لڑکا زوئ کو گھورتا رھا اور معیز صبر کے گھونٹ بھرتا رھا اسنے ماما سے بات کرنے کا سوچ لیا تھا, آہستہ آہستہ سب مہمان چلے گئے تھے, زھراء اور مہ پارہ بیگم کی فیملی نے بھی اجازت چاھی تھی, سب مہمان ہنسی خوشی رخصت ہوئے تھے ,,,,,,,,

رات گئے زینیہ ماما کی آوازوں سے جاگ گی تھی پاپا کی طبعیت بگڑ رھی تھی اسنے اسی وقت ڈاکٹر سبحانی کو فون کیا جو اسکے پاپا کے دوست تھے وہ آگئے انہوں نے چیک اپ کے بعد دوا وغیرہ دی تو اسکے پاپا کی طبعیت سمنبھلی, زینیہ نے انکل سے پوچھا کہ پاپا کی طبعیت آئے دن کیوں خراب ہو جاتی ھے تو وہ ٹال گئے وہ جانتے

تھے کہ زینیہ برداشت نہیں کر سکتی مگر انہوں نے بھابی کو کہا تھا کہ اب زینیہ کے

پاپا کو ایڈمٹ کروا دینا بتر ہو گا ,,

****

اس سے پہلے کہ معیز ماما سے کوئی بات کرتا زینیہ کے اس کزن کے گھر والوں نے

سامعہ بیگم کے ساتھ آکر زوئی کے لیے رشتہ ڈالا, لڑکا ایرونا ٹیکل اینجینئر تھا

زھراء بیگم تو کافی مطمئن تھیں مگر زارون اور بچوں سے مشورے کا کہ کے انہوں

نے مہمانوں کی خاطر مدارت کے بعد رخصت کیا تھا شام میں زارون صاحب سے

بات کی تو وہ فلحال اس چکر میں زوئی کو ڈالنے کے حق میں نہیں تھے کیونکہ زوئی

ابھی چھوٹی تھی پھر انکا خیال تھا کہ آگے مزید کوئی اچھا رشتہ بھی آسکتا ھے سوچا تو

زھراء بیگم نے بھی معیز کو داماد کے طور پر تھامہ پارہ انکی بہن اور دوست دونوں تھی

مگر بیٹی کی ماں ہونے کے ناطے خود سے کہنا مناسب نہ تھا انہوں نے بیٹی کے اچھے

نصیب کی دعا کی اور بہن سے اس رشتے کے سلسلے میں مشورے کا سوچا فون پر انکو

بتایا تو وہ بھی سوچ میں پڑ گئیں وہ تو ہمیشہ سے زوئی کو معیز کی دلہن بنانا چاھتی تھیں مگر معیز اور صارم سے بات ضروری تھی شام میں صارم صاحب سے بات ہوئی تو وہ تو راضی تھے معیز سے انہوں نے سرسری ساز کر کیا اور ساتھ ہی زوئی کے لیے آنیوالے رشتے کا بتایا تو وہ تو انکے سر ہو گیا کہ ابھی خالہ سے اسکے لیے زوئی کا رشتہ مانگیں مگر مہ پارہ بیگم نے اسکو اگلے دن تک بڑی مشکل ست روکا وہ حیران تھیں کہ انکی خواہش کیسے ایک دم پوری ہو رہی تھی,,

اگلے دن یہ لوگ اچانک زھراء بیگم کے گھر چلے گئے اور جاتے ھی زارون صاحب اور زھراء بیگم سے زوئی کا رشتہ مانگ لیا سب ایگری

تھے زرک بھی ادھر ہی تھا وہ بھی خوش تھا معیز ہر لحاظ سے بہترین تھا, زوئی سے بھی زھراء بیگم کو اسی وقت مرضی پوچھنے کے لیے بھیجا گیا, زوئی نے فیصلہ اپنے ماما پاپا اور بھائی پر چھوڑا تھا آنا فانا یہ رشتہ طے ہو گیا تھا, سب بہت خوش تھے مہ پارہ

www.novelsclubb.com

بیگم تو ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاھتی تھیں, آخر ایک ھفتے بعد نکاح ہونا قرار پایا تھا,,,,,,,,,,,

گھر والے گھر پہنچے تو معیز بے چین تھا اور نکاح کا سن کر تو وہ اچھل پڑا تھا, اسکو امید نہیں تھی یہ سب ایسے ہو جائے گا, وہ اپنے روم میں آگیا تھا اور اسکو سمجھ نہیں آرھی تھی کہ وہ خوشی میں کیا کرے,,,,,,,

دوسری برف زوئی کو اتنی جلدی نکاح کا پتہ چلا تو وہ اسکی کیفیت عجیب تھی, اسنے معیز کے بارے میں کبھی ایسا سوچا نہیں تھا اسنے ماما کو تو یہ کہ دیا تھا کہ زرک ماما اور پاپا اسکے لیے جو چاھے فیصلہ کریں مگر اتنی جلدی اسکا مائنڈ نکاح کو ایکسیپٹ نہیں کر رھا تھا, اسنے سوچا زرک سے شئیر کرے وہ ہی اسے سمجھا سکتا تھا مگر اس وقت اس کی سمجھ میں نہیں آرھا تھا وہ زرک کو کیسے بلائے, اسنے زرک کو دل میں پکارا زرک پلیز آجاو, وہ کمرے میں بیٹھی سوچ رھی تھی کہ دروازہ ناک ہوا

یس کم ان وہ بولی تو آنیوالے نے ناب گھمائی اور اندر داخل ہوا وہ جانتی تھی زرک ہو گا, وہ دستک کے انداز, پہچانتی تھی

وہ آہستہ آہستہ چلتا اسکے قریب آکر بیٹھ گیا, زوئی نے اسکے کندھے سے سر ٹکا دیا, زرک نے اسکے گرد بازو پھیلا یا وہ جانتا تھا وہ پریشان ہو گی وہ تو نازک دل تھی

, ذرہ سی بات پر پریشان ہونے والی تو یہ تو اسکی زندگی کا فیصلہ تھا

زوئی مائی ڈول کیا بات ھے, خوش نہیں ہو کیا ہمارے فیصلے سے اگر ایسا ھے تو مجھے بتادو ہمارے لیے تمہاری خوشی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے?

,, وہ بولا تو اسکے لہجے میں بہن کی محبت بول رہی تھی

زرک ایسی بات نہیں ہے وہ دھیما سا بولی تھی

تو پھر کیا بات ھے زوئی زرک نے اسکی تھوڑی کو ہلکا سا اونچا کیا اور اسکی طرف دیکھ کر بولا

www.novelsclubb.com

زرک میں نے معیز کے بارے میں انفیکٹ کسی کے بارے میں ایسا نہیں سوچا فلحال میں نے اس سلسلے میں کچھ نہیں سوچا تھا پھر اچانک یہ سب اور بات منگنی کی ہوتی تو اور بات تھی زرک نکاح تو بہت بڑی بات ھے

u know how much i love mama papa and how much i love u and i don't want to go away from u zarak

بولتے ہوئے اسکی آنکھیں بھرا گئیں تو زرک کو بھی سوچ کر ھی گھبراہٹ ھو گئ اسکی ڈول اس سے دور ہو جائے گی اسکے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا اسنے بمشکل خود کو کمپوز کیا اور اسکو ساتھ لگاتے ہوئے بولا پگلی بہنوں کو تو جانا ہی ہوتا ایک نہ ایک دن,اور کون جانے نصیب کہاں لکھا,معیز کوئ غیر نہیں ہمارا دیکھا بھالا ہے اور اسکے ساتھ تمہیں ہم سے دور بھی نہیں ہونا پڑے گا,اور ابھی صرف نکاح ہو گا

www.novelsclubb.com

شادی تو تمہاری سٹڈیز کے بعد ہی ہو گی گڑیا لیکن تم سوچ لو آخری فیصلہ تمہارا ہو گا
جو تم چاہو گی کوئی زبردستی نہیں ھے,,,,,,,,, وہ اسکا سر تھپتھپا کر جانے لگا تو وہ بولی
زرک مجھے کوئی اعتراض نہیں تم لوگوں کے فیصلے پر جیسے تم لوگوں کی مرضی زرک
کو خوشی ہوئی کہ اسکی بہن نے اسکا مان رکھا ھے

ماما پاپا تک زوئی کا جواب پہنچ گیا تھا اور زھراء بیگم نے اگلے ہی دن مہ پارہ کو فون پر
خوشخبری سنادی تھی دونوں گھروں میں نکاح کی تیاریاں شروع ہو چکیں تھیں, مہ
پارہ بیگم کے گھر کی پہلی خوشی تھی اسلیے وہ ہر چیز میں بہت ایکسائیٹڈ تھیں, معیز تو
سب سے پہلے جیولرز شاپ پر گیا تھا اور اسنے جاتے ہی وہ انگھوٹھی خرید کر لائی تھی
جو زرک کے نکاح پر اسنے زوئی کی انگلی میں دیکھ کے سوچا تھا کہ وہ بنی ہی اس انگلی
کے لیے ھے, انگھوٹھی میں اسنے اپنی پسند سے تھوڑی سی تبدیلی کروائی تھی, اسنے
زوئی کو وہ انگھوٹھی گفٹ کرنی تھی, باقی کی تیاریاں ماما کر رھی تھیں, زوئی نے اپنی

شاپنگ زینئیہ اور زرک کے ساتھ مل کر کی تھی, زرک نے اپنے اور زینیہ کے لیے بلیک ڈریس بنوایا تھا لیکن اسنے یہ بات ماما اور زوئی سے خفیہ رکھی تھی, دونوں ,,,,,,,,,,,,گھروں میں خوب رونق تھی

صارم صاحب نے مہ پارہ بیگم کے سمجھانے پر عارب اور اسکی فیملی کو بھی انوائٹ کیا تھا, انکو امید تو نہیں تھی کہ وہ آئیں گے مگر پھر بھی انہوں نے دل بڑا کر کے محبت کا ,,,,,,,,,ہاتھ بڑھایا تھا

نکاح کا دن آن پہنچا تھا سب تیار ہو رہے تھے کہ عارب اور اسکی فیملی بھی پہنچ گئی, مہ پارہ بیگم کو خوشی ہوئی کہ عارب شائد سب بھلا کے آیا ھے مگر دل کے حال تو رب سوہنا ہی جانتا تھا مگر انہوں نے کھلے دل سے دیور اور اسکی فیملی کو ویلکم کیا تھا, عارب کے دو بچے تھے ایک بیٹا معیز سے تھوڑا چھوٹا جبکہ بیٹی ماہم کے ہم عمر تھی, بچے آپس میں پہلی بار ملے تھے مہ پارہ بیگم کے بچے تو انکی طرح رشتہ داروں سے مل کے بہت خوش تھے مگر عارب کے بچوں نے کچھ خاص رسپونس نہ دیا تھا, البتہ عارب اور انکی

بیگم کا انداز بہت ملنسار تھا, صارم صاحب کو تو نہ جانے کیوں انکار و یہ فیک معلوم ہو رہا تھا,,,,,,,,,

سب تیار ہو کر ہال میں پہنچے زوئ کی فیملی کی طرف سے ہونے والا استقبال قابل دید تھا, نکاح کا مرحلہ سرانجام پایا تو زوئ کے ساتھ ساتھ زھراء بیگم کے آنسو بھی آوٹ آف کنڑول تھے, زرک نے مشکل سے زھراء بیگم کو روم سے باہر بھیجا خود وہ ضبط کی کڑی منزلیں طے کر رھا تھا,

تصاویر اور مووی کا سلسلہ شروع ہوا تو زوئ تو بے انتہا تھک گی اُسنے مدد کے لیے ادھر ادھر دیکھا تو زرک نظر آیا اسنے مدد طلب نظروں سے دیکھا تو زرک نے کیمرہ مین کو اپنی طرف بلالیا اور زینیہ کے ساتھ شوٹ کروانے لگا, دونوں نے بلیک سوٹ پہن رکھے تھے ہر ایک کی توجہ کا مظہر تھے سب انکی جوڑی کو چاند سورج کی جوڑی قرار دے رہے تھے, زینیہ کے ساتھ شوٹ کے بعد زرک نے ماما پاپا اور پھر باقی سب کے ساتھ بھی پکچرز بنائیں تھیں, زوئ کو سٹیج پر لانے کا مرحلہ تھا زھراء

بیگم کے کہنے پر زرک اور زینیہ اسکو پکڑ کر لائے وہ تینوں ساتھ چلتے ہر نگاہ کا مرکز تھے سٹیج کے قریب پہنچے تو زرک نے سہارا دے کے بہن کو اوپر چڑھایا معیز استقبال کے لیے کھڑا ہوا زوئی کو اسکے بائیں جانب بٹھایا گیا, ماہم نے زینیہ کے ساتھ مل کے معیز کے ساتھ دودھ پلائی کی رسم کی حالانکہ بڑوں کے مطابق ابھی صرف نکاح تھا مگر بچے کسی کی ماننے والے کہاں تھے, زوئی اور معیز ساتھ بیٹھے چچ رہے تھے زوئی کا معصوم حسن اور معیز کی مردانہ وجاہت بہت سی آنکھوں نے انکو رشک سے دیکھا مگر کون جانتا تھا کہ کونسی نگاہ میں رشک ہے اور کونسی میں

حسد,,,,,,,,,,

www.novelsclubb.com

کھانا کھل گیا تھا سب لوگ کھانے میں مشغول تھے, کوئی کھانے میں اچھائی بتا رہا تھا تو کسی کو نقص بھی نظر آ رہا ہوگا دوسری طرف عارب اور انکی بیگم کے سینے پر زوئی کی خوبصورتی, مہ پارہ بیگم کی فیملی کی خوشیاں اور شان وشوکت دیکھ کے سانپ لوٹ رہے تھے, انکو افسوس ہو رہا تھا کہ انہوں نے اگر جائیداد والا شور نہ

مچایا ہوتا تو آج زوئ کی جگہ معیز کے پہلو میں انکی بیٹی عافیہ ہوتی, مسز عارب کف افسوس مل رہی تھیں جبکہ عارب صاحب کا دماغ سوچ میں مصروف تھا,,,,,,,,,,,,,,,,,,,

نکاح خیر و عافیت سے ہو گیا تھا, سب مہمان چلے گئے تھے, مہ پارہ بیگم کی فیملی کو زھراء بیگم نے اپنی طرف انوائٹ کر دیا تھا سامعہ بیگم کی فیملی بھی ساتھ ہی تھی عارب صاحب نے ابھی ایک دو دن رکنے کا سوچا تھا اسلیے وہ بھی انکے ساتھ ہی تھے رات کا کھانا باھر سے آرڈر کروایا گیا تھا, خوب رونق تھی, بچے الگ بیٹھے ہوئے تھے بڑوں کی الگ محفل جمی ہوئ تھی

www.novelsclubb.com

معیز نے سب کی نظر بچا کے زوئ کو گفٹ دینے کی کوشش کی لیکن ایسا نہ ہو سکا وہ تو ملنا بھی چاھتا تھا لیکن زرک کے سامنے اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا, اسلیے اسنے ماہم کے ہاتھ گفٹ دے دیا تھا, سب بہت خوش تھے رات دیر تک محفل جاری رہی تھی پھر سب اپنے اپنے گھروں کو سدھارے, رات میں ماما زوئ کے پاس آئیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دودھ کا گلاس دینے تو وہ ڈریس چینج کر کے بیٹھی ہی تھی مما کو وہ اداس لگی وہ اسکے ساتھ بیٹھ گئیں وہ انکی گود میں سر رکھے لیٹی تھی کہ زرک زوئی کے کمرے میں آیا وہ جانتا تھا زوئی اکیلی اداس ہو گی مگر ماما بھی ادھر ہی تھیں وہ بھی بیٹھ گیا اور زوئی کو اداس دیکھ کے اسکو باتوں میں لگانا چاہا مگر وہ تو جیسے بھرے دل سے بیٹھی تھی بھائی اور ماں کا ہاتھ پکڑ کے رونے لگی تو ان دونوں سے ضبط مشکل ہو گیا پھر تو وہ تینوں بہت دیر روتے رہے پھر زرک نے ہی ماں اور بہن کو سنبھالا تھا, تھوڑی دیر بعد ماما کے کہنے پر زرک روم میں سونے چلا گیا اور ماما بھی زوئی کو سونے کا کہہ کے چلی گئیں, تھوڑی دیر وہ سونے کی کوشش کرتی رہی مگر جب نیند نہ آئی تو موبائل اٹھایا ایک دم میسج بلنک ہوا معیز کا نمبر تھا اسنے میسج کھولا

کوئی دور ہو کر بہت قریب رہتا ہے"

"ہم نہیں کہتے، یہ ہمارا دِل کہتا ہے

دوبارہ میسج آیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مرے جزبوں کو صدایوں ہی مہکائے رکھنا"

"میں نے تھاما ہے تمہارا ہاتھ بڑے مان کے ساتھ

امید کرتا ہوں بیگم صاحبہ کو حقیر سا تحفہ پسند آیا ہو گا

اسے خیال آیا اسنے تو گفٹ کھولا ہی نہیں تھا اسنے فوراً گفٹ نکالا اس میں ایک باکس

تھا جس میں گولڈ کی نازک چینز سے رنگ بنی ہوئی تھی جس میں جھولتا M

اور ایک پرپل سٹون کی رنگ لٹک رہی تھی اسنے وہ فوراً پہن لی اور میسج کیا

THANKS FOR A UNIQUE GIFT😂

میسج پڑھ کے معیز نے کال کر دی زوی بہت گھبرا گئی نئے رشتے کا احساس اسنے کال

اٹھا تو لی لیکن بات ہی نہیں کر پا رہی تھی, معیز بول رہا تھا وہ ہوں ہاں سے زیادہ نہ

بولی آخر نیند کا بہانہ کر کے کال بند کر دی,,,,,,,,,,,,

اگلے دن سب مہ پارہ بیگم کے گھر انوائٹڈ تھے عارب کی فیملی کا بھی واپسی کا کوئ

ارادہ نہیں تھا,,,,,,,,,,,,,,,اگلے دن سب مہ پارہ بیگم کے گھر اکٹھے تھے کھانا

بہت ہی اعلی پائے کا تھا شہر کے بہت نامی گرامی ہوٹل سے معیز نے کھانا آرڈر

کروایا تھا,اسکے سسرال والے پہلے باری اسکے گھر آئے تھے,,,,خوشیاں ہی

خوشیاں تھیں زھراء بیگم کی خوشی کا تو کوئ ٹھکانہ نہ تھا وہ تو نظر لگنے کے ڈر سے

بچوں کو نظر بھر کے نہیں دیکھ رہی تھیں,,,,,,,وہ چاھتی تھیں یہ خوشیاں جو انکے

ارد گرد پھیلی ھیں ہمیشہ قائم رہیں اور انکو کسی کی نظر نہ لگے مگر وہ نہیں جانتی تھیں

نظر تو لگ چکی تھی..

www.novelsclubb.com

محفل رات تک جاری رھی,مہ پارہ بیگم کے گھر سے سب ھنسی خوشی رخصت

ہوئے تھے,مگر کوئ دل تھا جس میں آگ لگی ھوئ تھی,کوئ دماغ تھا جس میں

کھچڑی پک رھی تھی ان خوشیوں کو ختم کرنے کی,مسٹر اور مسز عارب مہ پارہ بیگم

کے گھر ھی تھے ابھی تک اور سب گھر والے سو چکے تھے مگر ان دونوں کے سینوں پر سانپ لوٹ رہے تھے, انکو کسی پل قرار نہیں آ رھا تھا صارم صاحب کی دولت, انکے بچوں کی خوشیاں کسی طور ان سے ہضم نہیں ھو رھی تھیں, وہ دونوں گہری سوچ میں تھے یہاں تک کہ ایکدوسرے سے بھی کوئ بات نہیں کر رہے تھے,,,,,,,,,

زارون صاحب کی فیملی گھر پہنچی تو تھکن کی وجہ سے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے, اگلے دن سب کا کھانا زینیہ لوگوں کے گھر تھا اسلیے سب سونے کے لیے لیٹ گئے زوئ کا دو دن بعد پیپر تھا اسلیے وہ پڑھنے لگ گئ, لیکن تھوڑی دیر بعد ہی اسکو نیند آ گئ تو وہ لائٹ آف کر کے سو گئ, زرک روم میں آیا اور زینیہ سے بات کرنے کا سوچا مگر نیند نے موقع ہی نہ دیا موبائل ھاتھ میں پکڑے وہ سو گیا تھا وہ بے خبر سو رھا تھا کہ موبائل کی بیل نے اسکی نیند میں خلل ڈالا اسنے مندی مندی آنکھیں کھولیں سکرین پر مسز زینیہ زرک کے الفاظ تھے گھڑی پر نظر ڈالی تو رات کے

ڈھائی بجے کا ٹائم تھا اسے فکر ہوئی اس وقت زینیہ کیوں کال کر رہی ھے اسنے کال اٹھائی

? اسلام علیکم زینیہ کیسی ھو سب خیریت ھے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے پوچھنے کی دیر تھی زینیہ کی سسکیاں بلند ہوئیں وہ تو پریشان ھو گیا

زینیہ کیا ھوا کچھ تو بولو میری جان اسنے پھر پکارا

😢 زرک وہ پاپا

زینیہ کیا ھوا پاپا کو پلیز بولو

زرک وہ پاپا کی طبعیت بہت خراب ھے ھم انکو ہاسپٹل لے کے آئے ھیں پلیز آپ آجائیں

زینیہ تم رومت میں ابھی آرھا مجھے بتاو تم کونسے ہاسپٹل ہو

مریم ہاسپٹل

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسنے جواب دیا تو زرک بیڈ سے اٹھا گاڑی کی چابی اٹھائی ماما پاپا کو جا کے جگایا زوئی بھی شور سن کے آ گئی اور اب وہ چاروں ہاسپٹل چل پڑے وہاں پہنچے تو زینیہ اور اسکی ماما دونوں رو رھی تھیں دونوں اکیلی تھیں پریشان بھی, زرک نے آگے بڑھ کے آنٹی کو گلے لگایا

آنٹی پلیز مت روئیں انکل ٹھیک ہو جائیں گے کیا کہتے ھیں ڈاکٹر ?

پتہ نہیں بیٹا کچھ نہیں بتا رھے سامعہ بیگم نے آنسو صاف کرتے ھوئے بتایا

میں آگیا ھوں نہ فکر مت کریں آپ میں خود ڈاکٹر سے بات کرتا ھوں

وہ اٹھا تو سامنے زینیہ ماما کے گلے لگی رو رھی تھی وہ ضبط کرتا پاپا کے ساتھ ڈاکٹر کے روم میں چلا گیا, مگر ڈاکٹر نے انکو جو بات بتائی اسنے زرک کو حقیقتا ہلا کے رکھ دیا تھا اسنے بتایا کے زینیہ کے پاپا کینسر کی لاسٹ سٹیج پر تھے اور اب انکے پاس وقت بہت کم ھے, یہ سن کر زارون صاحب اور زرک کو دھچکا لگا مگر زارون صاحب نے زرک کو ہمت کرنے اور زینیہ اور اسکی مما کو کچھ نہ بتانے کا بولا

وہ دونوں باھر آئے تو زارون صاحب زینیہ کی ماما کو تسلی دینے لگے کہ ڈاکٹر کہ رھا ھے بہت مسئلہ نہیں ھے بھائی صاحب ٹھیک ہو جائیں گے, زرک نے زوئی کو اشارہ کیا تو زوئی زینیہ کو باہر لے گئی زرک بھی پیچھے گیا اسنے زینیہ کو تسلی دی سمجھایا , اور انکل کے لیے دعا کا کہا

تھوڑی دیر بعد زرک دوا لینے چلا گیا, میڈیکل سٹور سے واپسی پر گاڑی بند ہو گئی تو زرک خود ٹیکسی لی فجر کی اذان شروع ہو چکی تھی اسنے معیز کو فون کر کے ساری صورتحال بتائی اور اسکو گاڑی ورکشاپ پہنچانے اور خالہ خالو کو ہاسپٹل بھیجنے کا کہا, زھراء بیگم نے سامعہ زینیہ اور زوئی کو وضو کر کے نماز میں بھائی صاحب کے لیے دعا کرنے کا کہا وہ سب وضو کرنے جا ھی رھیں تھیں کہ زارون صاحب بھاگتے روم سے باھر آئے اور زوئی کو ڈاکٹر کو بلانے کو کہا, وہ سب پریشان ھو گئیں اور اندر کی طرف بھاگیں مگر ڈاکٹر آگیا اسنے کسی کو اندر نہیں جانے دیا زینیہ تو پھر سے رونے لگ گئی تھی,,, زرک ہاسپٹل میں داخل ھوا اور بھاگتا ھوا کاریڈور عبور کر کے روم

کی طرف آیا, سامنے ھی سب کھڑے تھے زینیہ پھر سے رو رھی تھی اس سے پہلے

.. کہ وہ انکے پاس پہنچتا ڈاکٹر روم سے باھر آیا اور بولا

******

وہ سب تو جیسے ساکت ھو گئے سامعہ بیگم کی چیخوں نے در و دیوار ہلا دیے تھے,

زرک کی نظر زینیہ پر پڑی اس سے پہلے کہ وہ لہرا کے گرتی اسنے بھاگ کے اسکو

, سہارا دیا تھا مگر وہ اسکی بانہوں میں جھول گئ

ضروری کاروائ کے بعد باڈی انکے حوالے کر دی گئ تھی زینیہ کو بھی ہوش آگیا تھا

اور وہ روئے چلی جا رھی تھی سامعہ بیگم کے کہنے پر زرک نے ایمبولینس کا بندوبست

کیا تھا باڈی انکے آبائ گاؤں بالا کوٹ جانی تھی, مہ پارہ بیگم اور صارم صاحب بھی

آگئے تھے, زوئ کو ماہم اور میثم کے پاس چھوڑنے کا فیصلہ کیا گیا, زرک کی گاڑی

خراب تھی اسلیے مہ پارہ بیگم کی گاڑی میں زارون صاحب اور مہ پارہ, معیز اور

صارم جا رہے تھے زرک اور زھراء بیگم ایمبولینس میں سامعہ بیگم اور زینیہ کے ساتھ تھے,

عارب صاحب اور انکی فیملی اپنی گاڑی میں تھی انہوں نے بھی جنازے میں شریک ھونے کا فیصلہ کیا تھا اور پھر وہاں سے واپسی پر انکا اپنے گھر جانے کا ارادہ تھا,4 گھنٹوں میں وہ لوگ بالا کوٹ پہنچے تھے وہاں سب عزیز رشتے دار جمع تھے زینیہ کا رو رو کے برا حال تھا وہ سمبھلنے میں نہیں آ رھی تھی, آخر سسکیوں اور آہوں میں زینیہ کے پاپا کو عصر کے بعد سپرد خاک کر دیا گیا, اب سب بیٹھے زینیہ کو تسلی دے رھے تھے, زھراء بیگم اور مہ پارہ نے سامعہ بیگم کو بتایا کہ عشاء کے بعد وہ نکلیں گے کیونکہ زوئی کا صبح پیپر تھا اور زوئی اور ماہم اکیلی تھیں زارون صاحب کا بھی ہاسپٹل سے آف نہیں تھا صبح انکا آپریشن ڈے تھا جبکہ صارم صاحب نے میٹنگ کے لیے کراچی جانا تھا, قل پر ان سب نے پھر آنے کا وعدہ کیا تھا, معیز اور زرک کو سامعہ بیگم کے ساتھ رکنا تھا قل تک کیونکہ بہت سے کام تھے جو وہ دونوں مل کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر سکتے تھے, معیز اور زرک مہمانوں کو کھانا کھلانے میں لگے ہوئے تھے زھرا اور مہ پارہ زینیہ اور سامعہ بیگم کو تسلی دے رہی تھیں, زارون اور صارم صاحب مردوں میں بیٹھے تھے, عارب صاحب کی فیملی بھی ادھر ہی تھی, گاڑیاں گھر سے دور کھڑی تھیں, اور عارب گاڑیوں کے گرد چکر کاٹ رہے تھے۔

عارب صاحب اپنا کام کر چکے تھے, اسلیے ہاتھ جھاڑتے مہمان خانے میں آ گئے وہ خوش تھے کہ کسی کو خبر نہیں ہوئی لیکن وہ بھول چکے تھے کہ کوئی ہے جو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے, عشاء کے بعد مہ پارہ بیگم زھرا بیگم, زارون صاحب اور صارم صاحب ایک گاڑی میں نکلے تھے جبکہ دوسری گاڑی میں عارب اور انکی فیملی تھوڑی دیر پہلے روانہ ہو چکی تھی, صارم صاحب کی گاڑی تھی اسلیے وہ ڈرائیو کر رہے تھے انہوں نے رات 11 تک پہنچ جانا تھا زرک نے زوئی کو فون کر کے بتا دیا تھا, زوئی اور ماہم انتظار میں تھیں, زوئی ساتھ ساتھ تیاری بھی کر رہی تھی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکا پیپر تھا, میثم تو 10 بجے سو گیا تھا 10 سے 11 اور پھر 11 سے 11.30 ہوئے زوئ کو فکر ھونے لگی اسنے پاپا کے نمبر پر کال کی مگر نمبر بند تھا خالو کو ٹرائ کیا تو انکی بیل جارھی ٔتھی مگر کوئ پک نہیں کر رھا تھا, اسنے کافی کوشش کی آخر 12 بجے زرک کو کال ملائ

زرک ماما لوگ نہیں پہنچے ابھی تک اور میں انکو کالز کر رھی ھوں وہ اٹینڈ نہیں کر رھے

پریشانی اسکی آواز سے واضح تھی

زوئ تم پریشان نہ ھو میں ابھی کال کرتا ھوں اسنے معیز کو نمبر ڈائل کرنے کو کہا خود وہ زوئ کو تسلیاں دے رھا تھا مگر کافی دیر تک بات نہ ھوئ تو زوئ تو فون پر ھی , رونے لگ گئ, ماہم کے بھی صبر کا پیمانہ لبریز ھو چکا تھا, اسنے بھی رونا شروع کر دیا

زرک پلیز آجاو زوئ نے اسکو پکارا تھا وہ بھی پریشان ھو گیا اسنے زوئ کو ماہم اور میثم کا خیال رکھنے اور حوصلہ کرنے کا بولا اور پھر وہ معیز اور زینیہ کے ایک دو کزنز کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساتھ ماما لوگوں کی گاڑی ڈھونڈنے نکلے, انکو کہیں کچھ نظر نہ آیا پولیس سٹیشن جا کے رپورٹ لکھوا کے وہ گھر آ گئے, وہ پریشان تھا ماں باپ, خالہ خالو سے رابطہ نہ تھا, اور بہن اور چھوٹے کزنز اکیلے تھے, زینیہ اور اسکی ماما بھی فکر مند تھیں, رات صبح میں تبدیل ہو گئ, لیکن کچھ پتہ نہ چل سکا, دوپہر کا وقت انکے لیے قیامت بن کے آیا تھا, پولیس کی گاڑی کے ساتھ ایمبولینس گھر کے باہر رکی تو زینیہ تو پریشان ہو گئ, اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی سب اکٹھے ہو گئے, اور پولیس کے آدمیوں نے آگے بڑھ کے زرک کو بتایا

آپکی بتائ ہوئ گاڑی صبح کھائ میں سے ملی ھے گاڑی کی بریکس فیل ہونے کی وجہ سے یہ حادثہ ہوا تین ڈیڈ باڈیز مل گئیں ھیں چوتھی کی تلاش جاری ھے, یہ سن کر تو کہرام مچ گیا, زرک, معیز تو جیسے سن ہو گئے تھے, جنازے لے کے وہ گھر کی طرف روانہ ہوئے تھے, 4 گھنٹوں کا سفر صدیوں کے برابر تھا, جب جنازے گھر پہنچے تو زوئ تو غش کھا کے گری تھی, ماہم اور میثم بھی پاگل ہو گئے تھے, عارب

صاحب کو بھی اطلاع ھو گئ وہ بھی فیملی لے کے پہنچ گئے تھے, جنازے زھراء بیگم کے گھر رکھے گئے تھے, زارون صاحب, صارم صاحب اور مہ پارہ بیگم جگہ پر دم توڑ گئے تھے, زھراء بیگم لاپتہ تھیں زرک اور معیز رونے کے ساتھ ساتھ بہنوں کو بھی سمنبھال رہے تھے, زوئ اور ماہم کا برا حال تھا, آہوں سسکیوں اور چیخوں میں تینوں جنازے اٹھے تھے, خوشیاں دکھوں میں بدل چکی تھیں, سب بچے کنگ تھے یہ کیا ھو گیا تھا سامعہ بیگم تو سب کو حوصلہ دے رھی تھیں, زینیہ نے زوئ اور ماہم کو زبردستی چائے کے ساتھ نیند کی ٹیبلٹ دی تھی, وہ باھر آئ تو زرک ایک

, کونے میں خاموش بیٹھا تھا اسنے اسکا کندھا ہلایا تو وہ چونکا

www.novelsclubb.com

زرک پلیز کچھ کھالیں دیکھیں آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا اب رات ھو گئ ھے

,

وہ اپنا دکھ بھولے اسکو تسلیاں دے رھی تھی اسے تسلی ھوئ کوئ تو ھے جو اسکا ساتھ دینے کے لیے موجود ھے

زینیہ میرا دل نہیں چاہ رہا کسی بھی چیز کو

وہ اذیت میں تھا زینیہ کو دکھ ہوا

زینیہ نے زبردستی اسکو دو بسکٹ کھلا کے چائے اور پین کلر دی تھی, آخر میں وہ خود لیٹی, اگلے دن بھی مہمانوں کا تانتا لگا رہا تھا, افسردگی اور تناو کی اس کیفیت میں اگلے دن تھوڑی سی امید کی کرن زھراء بیگم کی صورت میں انکو مل گئ, انکو مقامی لوگوں میں کوئ اپنے گھر لے گیا تھا وہ زخمی ہوئیں تھیں لیکن زندہ تھیں انکی ٹانگ فریکچر تھی باقی بھی کافی زخم تھے پولیس نے انکو زرک سے کانٹیکٹ کر کے انکے گھر پہنچا دیا تھا, اور انکو دیکھتے ھی زوئ اور ماہم ایسا بلک کر روئیں کہ وہ پریشان ھو گئیں اس سے پہلے کہ زرک ان دونوں کو منع کرتا, انھوں نے زھراء بیگم کو سب بتا دیا, اور وہ اپنے آپ کو سمبھال نہ پائیں جان سے عزیز شوہر،، پیاری بہن اور اسکا شوہر سب چلے گئے انکا ہنستا بستا گھرانہ اجڑ گیا تھا انکو فالج کا اٹیک ھوا تھا, زرک انکو لے کہ ہاسپٹل پہنچا تھا, ڈاکٹر کے کہنے پر انکو ہاسپٹل ایڈمٹ کرا دیا تھا, زندگی میں اتنا سب

www.novelsclubb.com

اکیلے فیس کرنا پڑے گا اسنے سوچا بھی نہیں تھا, اسنے زوئ کو معیز کو بٹھا کے سمجھایا تھا اب جو چلے گئے انکے لیے رونے کہ بجائے بچ جانے والوں کا سوچنا تھا, وہ دونوں بھی سمجھ گئے تھے شاید اسلیے اب ہاسپٹل, مہمان داری سب دیکھ رہے تھے, پڑھائ اور کالج, یونیورسٹیاں سب بھولے ھوئے تھے,,,,

مہمان داری اور ہاسپٹل کے چکر نے ان سب کو گھن چکر بنادیا تھا, دن گزر رھے تھے قل ھوئے, دسواں ھوا لوگ آتے چلے جاتے, عارب صاحب ابھی تک یہاں ہی تھے مگر آج انہوں نے بھی واپسی کا قصد کیا تھا ماہم اور میثم تو ماما پاپا کے بعد چاچو, چاچی کو سہارا مان چکے تھے لیکن وہ نہیں جانتے تھے, سہارا صرف اللہ پاک کی ذات ھوتی ھے, ماہم, میثم یہاں تک کہ معیز نے بھی انکو روکنے کی کوشش کی مگر وہ نہ رکے اور رابطے میں رہنے کا کہ کے چلے گئے تھے,,,,

دن گزر رہے تھے زھراء بیگم کی حالت میں کوئی فرق نہ آیا تھا, ڈاکٹرز کے مطابق فلحال کچھ کہنا قبل از وقت تھا کیونکہ فالج نے انکے جسم کے کافی حصوں یہاں تک کہ دماغ کو بھی متاثر کیا تھا لیکن کس حد تک اس بات کا ابھی تک پتہ نہ چل سکا تھا کیونکہ زھراء بیگم بات کرنے سے قاصر تھیں, لیکن لگتا یہی تھا کہ انکا دماغ بھی کافی متاثر ھوا ھے کیونکہ جب بچے ان سے ملنے جاتے تو انکی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی رمق تک موجود نہ ھوتی تھی,

باقی سب تو حوصلہ ہار جاتے مگر زرک نے ان سب کو سمیٹا ھوا تھا, سامعہ بیگم اور زینیہ کو بھی وہ اپنے گھر لے آیا تھا کیونکہ انکا گھر کرائے کا تھا اور انکل کے بعد دیگر اخراجات کے ساتھ کرایہ دینا آنٹی کے لیے مشکل تھا سامعہ بیگم راضی نہیں تھیں مگر وہ انکو منا لایا تھا, معیز لوگ بھی اپنے گھر چلے گئے تھے وہ گھر جہاں ماما, پاپا کی یادیں تھیں, مگر ہاسپٹل روز جاتے, زندگی معمول پر آرھی تھی, سب نے

پڑھائی دوبارہ سٹارٹ کردی تھی سوائے زرک کے وہ سب کے کہنے کے باوجود ,نہیں مانا تھا,اسکو اپنی ماما کو بچانا تھا کسی بھی قیمت پر اسلیے وہ ہاسپٹل کے چکر لگاتا رہتا

ایک دن وہ معمول کے مطابق گیا تو ہاسپٹل کا ایک لمبا بل اسکا منتظر تھا اسنے اکاونٹ سے پیسے نکلوائے اور بل ادا کیا,دوائیاں,ہاسپٹل کے اخراجات,بھاگ دوڑ زرک کو لگتا تھا وہ ہمت ہار رہا ھے,کوئی سہارا نہیں تھا,سب کو وہی سہارا دے رہا تھا,وہ بنک سٹیٹمنٹ نکلوا کے لایا تھا اس رات وہ اپنے کمرے میں بیٹھا حساب کتاب کر رھا تھا,گھر اپنا تھا لیکن زوئی کی تعلیم اور اسکی شادی کے اخراجات کے بعد اسکے پاس اتنے پیسے نہیں بچتے تھے کہ وہ اپنی ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کرتا,باہر جاکر سپیشلائزیشن کرتا,ہاسپٹل بنانے کا خواب تو اب خواب ہی تھا,وہ ساری رات اسی پریشانی میں تھا پھر ایک فیصلے پر پہنچ کر اسنے خود کو مطمئن کیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا,اسکے پاس اسکے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا,

صبح اٹھ کے زرک نے ناشتہ کیااور سامعہ بیگم کو ہاسپٹل اور زینیہ, زوئ کو یونی ڈراپ کر کے خود جاب کی تلاش کے لیے نکل پڑا, سارا دن مارا ماری کے بعد وہ شام کو گھر پہنچا تھا, اگلے چار پانچ دن وہ اسی تگ ودو میں لگا رہا مگر اس کام میں اسکو دانتوں پسینہ آگیا اسکو پتہ چل گیا کہ بناء سفارش کے ادھوری تعلیم کے ساتھ جاب کا حصول ناممکن ھے, ماما کا علاج چل رہا تھا مگر فلحال کوئ پروگریس نہیں تھی, اسنے کافی دن بعد ڈاکٹر سے ملاقات کی ُتو اسنے زھراء بیگم کے لیے تھراپسٹ کا انتظام کرنے کا کہا, ایک اور اضافی خرچہ آن پڑا تھا, پیسے پانی کی طرح لگ رھے تھے,

www.novelsclubb.com

معیز بھی ہاسپٹل چکر لگاتا, کافی دن بعد معیز ماہم, میثم کو لے کہ گھر آیا تھا, زرک کے ساتھ بیٹھا رہا ان دونوں نے اکٹھے بیٹھ کہ چالیسویں کے انتظامات ڈسکس کیے تھے, رات کا کھانا کھا کے وہ لوگ رخصت ھوئے تھے, چالیسواں قریب تھا پورا ہفتہ اسکے انتظامات میں گزرا ویک اینڈ پر چالیسواں تھا, معیز نے عارب صاحب کو

بھی انوائٹ کیا تھا, سب اچھی طرح ھو گیا مہمان رخصت ھوئے تو معیز نے عارب صاحب سے بات کا سوچا,

معیز نے انکو بتایا کہ بزنس فلحال وہ نہیں سمبھال سکتا اسلیے اسکا خیال ھے کہ بزنس کا سلسلہ ختم کر دے مگر عارب صاحب نے اسکو بزنس سمبھالنے کی آفر کی وہ خوش ھو گیا کہ چچا سے اچھا انتظام کون سمبھال سکتا ھے, اسنے سارا کچھ انہیں سونپ دیا اور مطمئن ھو گیا, خود وہ ابھی صرف پڑھائی کرنا چاھتا تھا, اور اسکے لیے ضروری تھا کہ اسکو کوئی اور فکر نہ ھو, مگر وہ بھول گیا کہ اسکی فکریں تو اب شروع ھونے والی ھیں. زرک نے تھراپسٹ کا انتظام کر لیا تھا, اسکی فیس وغیرہ الگ سے تھی, وہ پریشان تھا اسکو کسی بات کی فکر نہیں تھی, مگر وہ ماما کو صحت یاب دیکھنا چاھتا تھا, ٹانگ کی ہڈی بھی صحیح نہیں ھو رہی تھی اسکا بھی آپریٹ ھونا تھا, زوئی کے نیکسٹ سمسٹر کی فیس بھی سر پر تھی, اسکی سمجھ میں نہیں آرھا تھا وہ کیا کرے, زینیہ اور زوئی سے وہ ذکر نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ پریشان ھو جاتیں تھیں, سامعہ بیگم سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھی وہ نہیں کہہ سکتا تھا, اسے لگتا تھا وہ بے بس ھو رھا ھے, تھکن اسکے پور پور میں رچ گئ تھی, اسکا ایک پاوں گھر ھوتا دوسرا ہاسپٹل, راتیں پریشان تھی تو دن , مصروف, جاب کی تلاش بھی جاری تھی

عارب صاحب نے سب سمبھال لیا تھا اور آہستہ آہستہ ساری چیزوں کو گہرائی تک جان رھے تھے, اور پھر انہوں نے بنک اکاونٹ سے رقم اپنے اکاونٹ ٹرانسفر کرنی شروع کردی کمپنی میں لاس کے نام پر وہ معیز کو دھوکہ دے رھے تھے, انکو سٹاف سے بھی مسئلہ تھا کیونکہ وہ سب صارم صاحب کے وفادار تھے, اکاونٹنٹ اور کیشیئر نے دبے لفظوں میں احتجاج کیا, تو انہوں نے ان سمیت کافی ایمپلائز کو فارغ کردیا تھا, معیز اس ساری صورتحال سے ناواقف تھا, جب تک اس تک بات پہنچی پانی سر سے اونچا ھوچکا تھا, مینیجر صاحب کو فارغ کیا گیا تو وہ احتجاجا معیز کے پاس آگئے وہ لاعلم تھا اسلیے انہوں نے سب بتادیا, رات ھی اسنے عارب صاحب سے بات کی تو وہ اپنی بیگم کے ساتھ آگئے اور باتیں بحث سے لڑائی میں بدلیں تو

www.novelsclubb.com

عارب صاحب کی حقیقت کھل گئی, انھوں نے کافی پیسہ ہتھیا لیا تھا, اب باقی پر بھی قابض ہونا چاہتے تھے, لڑائی ہوئی تو انہوں نے معیز کو صاف کہہ دیا کہ بزنس انکے آبائی گھر اور زمینوں کو بیچ کر شروع کیا گیا تھا اسلیے اس میں انکا بھی برابر کا حصہ ہے اور جب معیز نے حساب کتاب دیکھا تو اکاونٹ کا دیوالیہ ہو چکا تھا, کمپنی بھی خالی تھی, گھر بھی عارب صاحب کی دھمکیوں نے بکوا دیا اور آخر میں انکے پاس بس اتنا پیسہ ہاتھ آیا کہ انھوں نے ایک چھوٹا گھر لیا اور باقی پیسے اپنی اور چھوٹے بہن بھائی کی تعلیم کے لیے رکھ دیے اس مشکل کی گھڑی میں زرک اور زوی انکو مورل سپورٹ کے علاوہ کچھ نہ کر سکتے تھے, ماہم تو اس دن خوب روئی جس دن ماما پاپا کا بنایا ہوا گھر چھوڑ کر انکو نئے گھر شفٹ ہونا پڑا, انہی دنوں معیز نے زرک کو یونی جانے کا بولا تو اسنے معیز کو ساری صورتحال بتا دی, وہ بھی پریشان ہو گیا تھا

اس دن معمول کے مطابق زرک زینیہ کو ہاسپٹل سے لینے اور زوئی کو چھوڑنے گیا تھا تو ڈاکٹر نے ماما کی ٹانگ کے آپریشن کا بولا تھا, اور اسکے لیے خون کا بندوبست کرنے کا کہا تھا, اسنے معیز کو بلایا تھا, پھر زرک کا بلڈ گروپ میچ ھو گیا اور اسنے خود ھی ماما کو خون دیا, ٹانگ کا آپریشن کامیاب ھوا تھا, ڈاکٹرز کے خیال میں اب وہ کچھ ٹائم بعد چل پھر سکتیں تھیں, مگر فالج نے ایک بازو, اور دماغ, زبان سب متاثر کیے تھے, تھراپی جاری تھی, انکے روزوشب ہاسپٹل اور گھر کے بیچ مقید تھے, زینیہ بھی بھرپور ساتھ دے رھی تھی وہ آنٹی اور زینیہ کا مشکور تھا, آنٹی نے سارا گھر سمبھال رکھا تھا, وہ روز جاب کے سلسلے میں بھی بھاگ دوڑ کر رھا تھا, مگر ابھی تک کچھ نہیں بنا تھا, اگر کہیں ملتی بھی تو اتنی چھوٹی جاب جس میں ٹائم انتہا کا جبکہ سیلری نہ ھونے کہ برابر ھوتی, ایسے ھی معمول کے دنوں میں ایک دن وہ ایک جگہ انٹرویو کے لیے گیا تھا اسکو امید تھی اسکا سلیکشن ھو جائے گا کیونکہ جاب f.s.c کی بیس پر تھی, مگر وہاں ایم اے لیول کے لوگ دیکھ کہ اسکو اندازہ ھو گیا کہ اسکی دال نہیں گل سکتی

www.novelsclubb.com

,اور وہی ھوا اسکو جواب دے دیا گیا,اس رات وہ بہت ٹوٹا ھوا تھا,پے در پے مسائل اور پریشانیوں نے اسکو نچوڑ دیا تھا اور پہلی بار وہ اپنے کمرے میں پھوٹ پھوٹ کر رو یا تھا,وہ جو اپنی ماں اور بہن کا حوصلہ تھا آج خود حوصلہ چھوڑ بیٹھا تھا,اسنے رو رو کر اللہ سے ماما کی زندگی مانگی تھی,وہ تھک چکا تھا اسنے رب کو پکارا تھا اور صبح اسے ایک خوشخبری سننے کو ملی,ہاسپٹل پہنچا تو تھراپسٹ نے بتایا کہ رات ماما نے انگلیوں کو تھوڑی حرکت دی تھی,اور زبان سے بھی کچھ آوازیں نکالیں تھیں,اسے لگا اسکی دعائیں پوری ھوگئی تھیں,وہ بہت خوش تھا ,

اس دن اسنے ماما سے ڈھیروں باتیں کی تھیں ماما کے ھاتھوں کو چوما تھا,وہ ماما کو صحت یاب دیکھنا چاھتا تھا,اس نے بہت کچھ کھو دیا تھا اب جو اسکے پاس تھا وہ انکو دور نہیں دیکھ سکتا تھا,اس دن گھر جاکے اسنے زوئ,زینیہ اور آنٹی کو ماما کے بارے میں بتایا تھا اس دن اسنے دیکھا زینیہ بہت ویک ھوگئ تھی,زوئ بھی چپ چپ تھی اسنے انکے ساتھ کھانا کھایا اور ان دونوں کو تسلی بھی دی تھی,

www.novelsclubb.com

پھر اپنے کمرے میں آگیا جاب کے بارے میں اسکی پریشانی برقرار تھی, اسنے سوچنا شروع کیا, بزنس سے نہ اسکو لگاو تھا نہ وسائل تھے, جاب اسکو مل نہیں رھی تھی...

******

انہی مشکل دنوں میں ایک دن وہ ہاسپٹل میں بیٹھا تھا ماما سو رھی تھیں, کہ وقت گزاری کے لیے اسنے نیوز پیپر اٹھایا اور پڑھنا شروع کر دیا, وہ پڑھ رہا تھا کہ اسکو ایک ایڈ نے اپنی طرف متوجہ کر لیا, وہ ایک جاب کا اشتہار تھا, باہر کی کسی کمپنی کو ایمپلائز کی ضرورت تھی, اسنے پورا پڑھا پڑھائی کی کوئی قید نہ تھی اور سیلری بھی اچھی خاصی تھی, اسنے سوچا اگر وہ بھی کسی طرح باھر چلا جائے تو نہ صرف ماما کا علاج اچھا ہو سکتا بلکہ اسکی پڑھائی بھی کمپلیٹ ھو سکتی ھے اور پھر اسنے اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کا سوچا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسنے سوچا تھا فلحال وہ کسی سے بات نہیں کریگا اور جب سارے انتظامات ھو گئے تب ھی سبکو بتائے گا کیونکہ وہ نہیں چاھتا تھا کہ کوئی اسکے فیصلے کی راہ میں رکاوٹ بنے, وہ زیادہ پیسے خرچ کر کے نہیں جانا چاھتا تھا, اسلیے اسنے کافی لوگوں سے بات کی اور پھر اسنے کسی کے توسط سے ایک ایجنٹ سے ملاقات کی جس نے اسکو یقین دلایا تھا کہ اسکو باہر بجھوا دینگے اور بھی کچھ لڑکے تھے جنکو وہ ایجنٹ لے کہ جا رھا تھا, اسنے زرک کو کہا تھا کہ ایک مہینے بعد اسنے جانا ھے اسلیے وہ تیاری مکمل کر لے وہ چاھتا تھا کہ مما اسکے جانے سے پہلے ٹھیک ھو جایئں وہ زوئی کو اکیلا چھوڑ کے نہیں جا سکتا تھا یوں تو زینیہ اور سامعہ بیگم تھیں مگر وہ جانتا تھا اسکی بہن کا دل بہت نازک ھے, مگر ایسا نہ ھو سکا تھا, اسکے جانے کے دن قریب آ گئے تھے, اسنے سب سے پہلے معیز کو بتایا وہ پریشان ھو گیا مگر زرک کی مجبوری سمجھ کہ کچھ نہ بولا مگر اسنے زرک کو زوئی, خالہ, زینیہ اور اسکی ماما کا خیال رکھنے کا یقین دلایا تھا, اسنے معیز کا شکریہ ادا کیا تھا, اسنے سامعہ بیگم سے بات کی اس سے پہلے کہ وہ اسکو روکتیں اسنے

www.novelsclubb.com

اپنی مجبوریاں بتا کر انکو خاموش کرا دیا تھا, وہ نم آنکھوں سے اسکو دعائیں دیتی رھیں, انہوں نے بھی زوئ اور زھراء بیگم کا خیال رکھنے کی ذمہ داری نبھانے کا وعدہ کیا, ماھم میثم بھی اداس تھے, زینیہ خفا تھی جبکہ زوئ نے تو رو رو کہ برا حال کر رکھا تھا وہ زینیہ اور زوئ کو سمجھا سمجھا کہ تھک گیا تھا, مگر ان دونوں نے تو جیسے اسکی بات نہ سننے کی قسم کھالی تھی..

اس دن معمول کے مطابق زرک زینیہ کو ہاسپٹل سے لینے اور زوئ کو چھوڑنے گیا تھا تو ڈاکٹر نے ماما کی ٹانگ کے آپریشن کا بولا تھا, اور اسکے لیے خون کا بندوبست کرنے کا کہا تھا, اسنے معیز کو بلایا تھا, پھر زرک کا بلڈ گروپ میچ ھو گیا اور اسنے خود ھی ماما کو خون دیا, ٹانگ کا آپریشن کامیاب ھوا تھا, ڈاکٹرز کے خیال میں اب وہ کچھ ٹائم بعد چل پھر سکتیں تھیں, مگر فالج نے ایک بازو, اور دماغ, زبان سب متاثر کیے تھے, تھراپی جاری تھی, انکے روز و شب ہاسپٹل اور گھر کے بیچ مقید تھے, زینیہ بھی

بھرپور ساتھ دے رھی تھی وہ آنٹی اور زینیہ کا مشکور تھا, آنٹی نے سارا گھر سمبھال رکھا تھا, وہ روز جاب کے سلسلے میں بھی بھاگ دوڑ کر رھا تھا, مگر ابھی تک کچھ نہیں بنا تھا, اگر کہیں ملتی بھی تو اتنی چھوٹی جاب جس میں ٹائم انتہا کا جبکہ سیلری ئ نہ ھونے کہ برابر ھوتی, ایسے ھی معمول کے دنوں میں ایک دن وہ ایک جگہ انٹر ویو کے لیے گیا تھا اسکو امید تھی اسکا سلیکشن ھو جائے گا کیونکہ جاب کی بیس پر تھی, f.s.c مگر وہاں ایم اے لیول کے لوگ دیکھ کہ اسکو اندازہ ھو گیا کہ اسکی دال نہیں گل سکتی, اور وہی ھوا اسکو جواب دے دیا گیا, اس رات وہ بہت ٹوٹا ھوا تھا, پے درپے مسائل اور پریشانیوں نے اسکو نچوڑ دیا تھا اور پہلی بار وہ اپنے کمرے میں پھوٹ پھوٹ کر رویا تھا, وہ جو اپنی ماں اور بہن کا حوصلہ تھا آج خود حوصلہ چھوڑ بیٹھا تھا, اسنے رو رو کر اللہ سے ماما کی زندگی مانگی تھی, وہ تھک چکا تھا اسنے رب کو پکارا تھا اور صبح اسے ایک خوشخبری سننے کو ملی, ہاسپٹل پہنچا تو تھراپسٹ نے بتایا کہ رات ماما نے انگلیوں کو

www.novelsclubb.com

تھوڑی حرکت دی تھی, اور زبان سے بھی کچھ آوازیں نکالیں تھیں, اسے لگا اسکی دعائیں پوری ہو گئی تھیں, وہ بہت خوش تھا

اس دن اسنے ماما سے ڈھیروں باتیں کی تھیں ماما کے ھاتھوں کو چوما تھا, وہ ماما کو صحت یاب دیکھنا چاھتا تھا, اس نے بہت کچھ کھو دیا تھا اب جو اسکے پاس تھا وہ انکو دور نہیں دیکھ سکتا تھا, اس دن گھر جا کے اسنے زوئی, زینیہ اور آنٹی کو ماما کے بارے میں بتایا تھا اس دن اسنے دیکھا زینیہ بہت ویک ہو گئی تھی, زوئی بھی چپ چپ تھی اسنے انکے ساتھ کھانا کھایا اور ان دونوں کو تسلی بھی دی تھی

پھر اپنے کمرے میں آ گیا جاب کے بارے میں اسکی پریشانی برقرار تھی, اسنے سوچنا شروع کیا, بزنس سے نہ اسکو لگاو تھا نہ وسائل تھے, جاب اسکو مل نہیں رھی تھی

انھی مشکل دنوں میں ایک دن وہ ہاسپٹل میں بیٹھا تھا ماما سو رھی تھیں, کہ وقت گزاری کے لیے اسنے نیوز پیپر اٹھایا اور پڑھنا شروع کر دیا, وہ پڑھ رہا تھا کہ اسکو ایک ایڈ نے اپنی طرف متوجہ کر لیا, وہ ایک جاب کا اشتہار تھا, باھر کی کسی کمپنی کو ایمپلائز

کی ضرورت تھی, اسنے پوراپڑھاپڑھائی کی کوئی قید نہ تھی اور سیلری بھی اچھی خاصی تھی, اسنے سوچا اگر وہ بھی کسی طرح باھر چلا جائے تو نہ صرف ماما کا علاج اچھا ہو سکتا بلکہ اسکی پڑھائی بھی کمپلیٹ ھو سکتی ھے اور پھر اسنے اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کا سوچا

اسنے سوچا تھا فلحال وہ کسی سے بات نہیں کریگا اور جب سارے انتظامات ھو گئے تب ھی سبکو بتائے گا کیونکہ وہ نہیں چاھتا تھا کہ کوئی اسکے فیصلے کی راہ میں رکاوٹ بنے, وہ زیادہ پیسے خرچ کر کے نہیں جانا چاھتا تھا, اسلیے اسنے کافی لوگوں سے بات کی اور پھر اسنے کسی کے توسط سے ایک ایجنٹ سے ملاقات کی جس نے اسکو یقین دلایا تھا کہ اسکو باہر بجھوا دینگے اور بھی کچھ لڑکے تھے جنکو وہ ایجنٹ لے کہ جارھا تھا, اسنے زرک کو کہا تھا کہ ایک مہینے بعد اسنے جانا ھے اسلیے وہ تیاری مکمل کر لے

وہ چاھتا تھا کہ مما اسکے جانے سے پہلے ٹھیک ھو جایئں وہ زوئی کو اکیلا چھوڑ کے نہیں جاسکتا تھا یوں تو زینیہ اور سامعہ بیگم تھیں مگر وہ جانتا تھا اسکی بہن کا دل بہت نازک

www.novelsclubb.com

ھے, مگر ایسا نہ ھو سکا تھا, اسکے جانے کے دن قریب آ گئے تھے, اسنے سب سے پہلے معیز کو بتایا وہ پریشان ھو گیا مگر زرک کی مجبوری سمجھ کہ کچھ نہ بولا مگر اسنے زرک کو زوئ, خالہ, زینیہ اور اسکی ماما کا خیال رکھنے کا یقین دلایا تھا, اسنے معیز کا شکریہ ادا کیا تھا, اسنے سامعہ بیگم سے بات کی اس سے پہلے کہ وہ اسکو روکتیں اسنے اپنی مجبوریاں بتا کر انکو خاموش کرا دیا تھا, وہ نم آنکھوں سے اسکو دعائیں دیتی رھیں, انہوں نے بھی زوئ اور زھراء بیگم کا خیال رکھنے کی ذمہ داری نبھانے کا وعدہ کیا, ماھم میثم بھی اداس تھے, زینیہ خفا تھی جبکہ زوئ نے تو رو رو کہ برا حال کر رکھا تھا وہ زینیہ اور زوئ کو سمجھا سمجھا کہ تھک گیا تھا, مگر ان دونوں نے تو جیسے اسکی بات نہ سننے کی قسم کھالی تھی...

◇◇◇◇

اسنے مجبورا دل پر پتھر رکھ لیا تھا, وہ بے بس ھو چکا تھا ورنہ زینیہ کو ناراض دیکھنا اسکے لیے بہت مشکل تھا اور زوئ کا تو ایک آنسو بھی وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا, مگر کیا

کرتا زندگی نے ایسے دوراھے پر لا کھڑا کیا تھا کہ اسکے لیے یہ فیصلہ کرنا اور اس پر ڈٹے رہنا مجبوری بن گئی تھی, پھر اسے زینیہ کی ناراضگی روک سکی نہ زوئی کے آنسو, اسکے جانے کا دن آن پہنچا وہ ماما کے پاس گیا تھا کافی دیر انکے پاس بیٹھ کہ باتیں کرتا رھا, پھر انکا ماتھا چوم کے باہر نکلا تو دو آنسو نکلے اسنے خود کو کمپوز کیا اور گھر آگیا آج 10 بجے رات اسنے نکلنا تھا, دن میں اسنے کچھ ضروری کام نبٹائے اور شام کو گھر آیا اسکی پیکنگ ھوئی پڑی تھی, وہ تھوڑی دیر سو گیا اور رات کے کھانے پر آیا تو معیز لوگ بھی آئے ھوئے تھے, زینیہ خاموش تھی مگر اسنے سرینڈر کر دیا تھا, مگر زوئی ہنوز خفا تھی, اسنے کھانا کھایا اور اپنے روم میں آگیا کچھ اہم کالز کرنی تھیں, ایجنٹ سے بات وغیرہ کر کے باقی سب کر کے وہ فری ھوا تھا کہ دروازہ ناک ھوا اسنے یس کہا تو زینیہ اندر آئی اور بولی

, زرک! آپکی پیکنگ کر دی تھی ایک بار آپ چیک کر لیں کچھ رہ تو نہیں گیا

زرک نے آگے بڑھ کے بیگ کھولا اور چیک کیا سب اوکے تھا اسنے زپ بند کی اور بولا

تھینک یو زین سب اوکے ھے تم نے میرا ہر جگہ ساتھ دیا پلیز میرے جانے کہ بعد زوئ اور ماما کا خیال رکھنا میں تمہارا احسان کبھی نہیں بھولونگا اور میرا انتظار کرنا زندگی رہی تو میں جلد لوٹ آونگا

زرک یہ آپ کیسی باتیں کر رھے ھیں اس میں احسان کی کیا بات ھے اور آپکا انتظار تو میں قیامت تک کر سکتی ھوں

وہ ہولے سے بولی,اسنے بات برائے بات کی تھی مگر وہ بھول گئ بعض گھڑیاں قبولیت کی ھوتیں ھیں,

زین تم مجھ سے ناراض تو نہیں ھو زرک نے آگے بڑھ کر اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور اس سے سوال کیا

اسنے نفی میں سر ہلایا مگر آنسو بھل بھل بہ نکلے زرک نے اسکے آنسو صاف کیے اور بولا

زیین جب تک میں زندہ ہوں تمہاری آنکھ میں آئندہ کبھی آنسو نہ آئے مجھے مسکرا کہ وداع کرو جانے والوں کو روکے نہیں بھیجتے مگر وہ بھول گیا جانے والے تو آنسووں میں ھی رُخصت ھوتے ھیں

اسنے سر ہلایا اور خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی پھر زرک کو باہر آنے اور زوئ کو تسلی دینے کا کہا جو صبح سے کمرے میں بند تھی سوائے کھانے کے وقت کے وہ زینیہ کے ساتھ ھی زوئ کہ کمرے میں چلا گیا, وہ آنکھوں پر بازو رکھے لیٹی ھوئ تھی , اسنے قریب جا کے پکارا تو وہ اٹھ بیٹھی مگر بولی کچھ نہیں

اسنے بات شروع کی

زوئ میں نے یہ فیصلہ ماما کی اور تمہاری وجہ سے کیا ھے میری مجبوری سمجھنے کی کوشش کرو میں لوٹ آونگا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسنے دیکھا زوئی کہ آنسو تیزی سے بہ رہے تھے اور اسنے سر جھکا رکھا تھا, زرک ضبط کی کڑی منزلیں طے کر رہا تھا, مگر اسکے آنسو اسکے دل پر کچو کے لگا رہے تھے, زرک کی برداشت جواب دے گی اُس نے ہاتھ بڑھا کر زوئی کو گلے لگا لیا اور پھر تو وہ اتنا روئے کہ زینیہ کے لیے آنسو برداشت کرنا مشکل ہو گیا, معیز لوگ بھی سب اکٹھے ہو گئے دونوں بہن بھائی کو سامعہ بیگم نے بہت مشکل سے جدا کیا تھا,

تھوڑی دیر بعد زینیہ ماما کہ کہنے پر سب کے لیے جوس لے آئی, زوئی کو زرک نے زبردستی جوس پلایا اور 9 بجے وہ سب کو اداس چھوڑ کر چلا گیا اسکے جاتے ھی زوئی نے اسکے کمرے میں جاکے اسکی گھڑی کی سویاں روک دیں اور اسکا کمرہ بند کر دیا, بھائی کے جانے سے اسے لگا تھا وقت ٹھہر گیا ھے وہ ابھی نکلا تھا مگر وہ اسکی واپسی کی ابھی سے منتظر تھی مگر وہ نہیں جانتی تھی وہ اتنی جلدی واپس آجایگا,,,,,,,

زرک نے 10 بجے کراچی فلائی کیا تھا ایجنٹ نے انکو بتایا تھا کہ انکی فلائٹ کراچی سے ھے اور 11 بجے وہ کراچی تھے, مگر وہاں پہنچنے کہ کافی دیر بعد انکو پتہ چلا کہ انکو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آگے سفر پلین پر نہیں بلکہ بائی روڈ کرنا تھا, زرک کہ ساتھ 12 لڑکے اور بھی تھے ان سب کو غصہ تو آیا لیکن مجبوری تھی اسلیے ایجنٹ اور اسکے بندوں کے ساتھ چل پڑے گوادر سے آگے انھوں نے ایران میں اینٹر ھونا تھا اور وہاں سے بائی بس ترکی جانا تھا, وہ لوگ گوادر پہنچے تو ایجنٹ نے انکو کھانا کھا کر انتظار کرنے کا بولا انکے پوچھنے پر اسنے بتایا کہ انکا ایک دوست آرھا ھے جوان 13 لڑکوں کے ساتھ جائے گا اور انتظار طویل ھوتا گیا, 2 گھنٹے گزر گئے 1 سے اوپر کا ٹائم تھا جب لڑکوں کو ایجنٹ نے یہ کہ کر پریشانی میں ڈالدیا کہ وہ آدمی جس نے انکو ساتھ لے کہ جانا تھا اسکے پاس ھی ان سب کہ ڈاکومنٹس تھے ایران پہنچ چکا ھے

www.novelsclubb.com

اسنے لڑکوں کو کہا کہ اب رات بہت ھو چکی ھے اسوقت پہرہ سخت نہیں ھوتا اسلیے وہ لوگ بارڈر کراس کرلیں اور ایران میں اینٹر ھوتے ھی وہ آدمی انکو مل جائے گا پھر اس سے اپنے کاغذ لے کر وہ لوگ اسکے ساتھ ترکی جا سکتے ھیں جہاں انکے لیے ایک روشن مستقبل منتظر ھوگا, باقی سب لڑکے تو سید ھے سادے تھے اور نہ ھونے

کہ برابر پڑھے لکھے اسلیے ایجنٹ کی بات مان لی مگر زرک کو یہ سب ٹھیک نہیں لگ رھا تھا وہ ایجنٹ سے لڑپڑا مگر اسنے یہ کہ کر جان چھڑا لی کہ اگر وہ نہیں جانا چاھتا تو واپس چلا جائے اسکو اپنا پیسہ ڈوبتا نظر آرھا تھا پھر جاب اور پیسہ اسکی ضرورت تھا,

اسنے بھی باقی لڑکوں کے ساتھ آگے بڑھنے کا سوچا,ایجنٹ تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس ھو لیا جبکہ وہ سب آگے بڑھنے لگے آدھے پونے گھنٹے بعد بارڈر انکے سامنے تھا...

*****

بارڈر ان سے 5 منٹ کے فاصلے پر تھا,زرک ھی ان میں سب سے آگے تھا وہ سب تو گھبرائے ھوئے تھے وہ ھی سب کو حوصلہ دے رھا تھا تھوڑی دیر وہ بیٹھے رھے ڈھائی ھونے والے تھے رات آدھی سے زیادہ بیت چکی تھی,ایک دو فوجی ھی ڈیوٹی پر تھے جو ایک سرے سے دوسرے سرے پر چکر لگا رھے تھے,ان سب نے مل کر سوچا تھا کہ جب دایئں والا فوجی بائیں طرف چلے اور بایاں دائیں طرف تو وہ سب

رینگتے ھوئے بارڈر لائن کی طرف بڑھیں گے اور جب وہ دونوں ایکدوسرے کو کراس کریں گے تو سب تیزی سے آگے بڑھتے ھوئے بارڈر کراس کر جائیں گے, زرک نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اور ہشام آخر میں ھونگے کیونکہ وک سب لڑکوں میں ایکٹو اور دلیر تھا, باقی سب کو کراس کروانے کے بعد وہ دونوں دوسرے چکر میں کراس کریں گے, اور دوسرے لڑکوں نے ضد کرکے یہ بات منوائی تھی کہ وہ سب زرک اور ہشام کا ویٹ کرینگے, ورنہ زرک تو چاھتا تھا کہ وہ سب انکا انتظار کیے بنا آگے بڑھ جائیں زرک اور ہشام کو پلین کامیاب ھوا تھا, 11 لڑکے دوسری طرف پہنچ گئے تھے, اب ان دونوں کی باری تھی, وہ دونوں ویٹ میں تھے کہ فوجی اپنی جگہ تبدیل کریں اور وہ آگے بڑھیں, دور کتوں کے بھونکنے کی آوازیں آرھی تھیں, زرک آگے کے لیے لائحہ عمل تیار کر رھا تھا جیسے ھی فوجی نے حرکت کی, وہ دونوں آگے سرکے تھے, انکو لگا تھا کہ اب وہ بھی بس کراس کر جائیں گے مگر

www.novelsclubb.com

زرک کو ایک دم چھینک آئی اور اس سے پہلے کہ وہ کنڑول کرتا دوبارہ چھینک آ گئ

وہی لمحہ تھا فوجی واپس پلٹا اور چیختے ہوئے کچھ بولا تھا کسی اینجا است

(is anybody here)

من گفتم کجا هستم

(i said who is there)

زرک اور ہشام کو کچھ سمجھ نہ آئی تھی مگر اسکی غصے بھری آواز نے انکو سمجھا دیا کہ وہ انکی موجودگی کو محسوس کر چکا ھے

وہ دم سادھے پڑے تھے اسنے انکی طرف قدم بڑھائے اور سامنے منہ کیے چلایا

گوش کن عزیزم اینجا هست

(listen ahmii someone is here)

دوسرا فوجی بھاگتے ہوئے آرہا تھا اور چلایا

زرک اور ھشام کو لگا انکے ساتھ کچھ برا ھونے والا ھے

آتش را باز کنید و ساقہ بزنید

(open the fire and shoot)

,وہ دونوں ایکدوسرے کو دیکھ رھے تھے کہ اچانک فائر ھوا

زھراء بیگم نے چیخ ماری تھی سامعہ بیگم اور معیز جو ھسپتال میں تھے بھاگ کر انکے پاس پہنچے

انکی زبان کام کرنے لگ گی تھی وہ ہولے ہولے بول رھی تھیں

www.novelsclubb.com

,زرک

,زرک

معیز نے کان لگا کر سنا تو اسے سمجھ آئی وہ بولا

خالہ میں ھوں معیز, معیز میر از رک ?انکے لہجے میں سوال تھا معیز اور سامعہ بیگم کو خوشی ھوئ زھراء بیگم کی یاداشت لوٹ آئ ھے, انھوں نے زرک کے بارے میں بتانا مناسب نہ سمجھا, اسلیے معیز بولا خالہ زرک کو بھی بلالیں گے آپ پہلے ہم سے تو باتیں کریں پتہ ھے آپنے ہمیں کتنا پریشان کیا ھے, کتنا بیمار رھی ھیں آپ, وہ دیکھنا چاھتا تھا کہ کیا زھراء بیگم کو اپنے ساتھ ھونے والا حادثہ یاد ھے مگر فلحال انکو یاد نہیں آرھا تھا کہ انکو کیا ھوا تھا

زوئ کو ایک دم جاگ آگئ وہ بیٹھے بیٹھے سو رھی تھی, گھبرا کر اٹھ بیٹھی اسنے آس پاس دیکھا زینیہ اسکے پاس سوئ ھوئ تھی اسنے بہت برا خواب دیکھا تھا, وہ گھبرا گئ, اسکو ٹھنڈے پسینے آگئے تھے

یااللہ میرے پیاروں کی خیر کرنا

اسنے بے اختیار دعا مانگی تھی

www.novelsclubb.com

یااللہ زرک کی خیر کرنا اسے اپنی امان میں رکھنا میری ماما کو صحت دینا وہ دعا مانگ رھی تھی کہ فون کی بجتی گھنٹی سے گھبرا گئ

سکرین پر معیز کا نام چمک رھا تھا, اسنے ڈرتے ڈرتے کال اٹھائ تو معیز کی چہکتی آواز نے اسکے تن مردہ میں جیسے جان ڈال دی

زوئ خالہ جان کی یاداشت لوٹ آئ ھے انکے دماغ نے 75% کام شروع کر دیا ھے فجر کے بعد میں تمہیں اور زینیہ ماہم میثم سب کو لینے آونگا, تم لوگ ناشتہ کر کے ریڈی رھنا

وہ تو خوشی سے چلا اٹھی معیز آپ سچ کہ رھے ھیں یہ تو بہت اچھی خبر ھے

زینیہ بھی اسکی آواز سے جاگ گی تھی ماہم, میثم بھی اسی روم میں تھے وہ بھی اٹھ گئے اوہ اب وہ چاروں خوش ھونے کہ ساتھ زرک کہ لیے اداس بھی تھے کہ کاش وہ نہ گیا ھوتا, انکو معلوم نہیں تھا کہ واقعی یہ کاش انکی زندگی میں ہمیشہ کے لیے باقی رہ جائے گا

پہلے فوجی نے دیر نہیں کی تھی اور گولیوں کی بوچھاڑ کردی تھی, دوسرا فوجی ابھی بھی چلارہا تھا

ھیچ کس راترک نکن

(don't leave any one)

زرک نے دیکھا ایک سنسناتی گولی ھشام کے سینے کے آر پار ھو گئ اُسنے آخری بار زینیہ کو یاد کیا, اسے ماما یاد آئیں اسے زوئ کی روئ آنکھیں اور باقی سب کے اداس چہرے یاد آئے اسکی آنکھیں اپنے پیاروں کے بچھڑ جانے کہ خوف سے بھر آئیں تھیں,

اسے زینیہ یاد آئ تو اسکے ذہن میں جون کا پڑھا ھوا شعر آگیا

مجھے اپنے مرنے کا غم نہیں لیکن

ہائے میں تجھ سے بچھڑ جاونگا

ابھی تو انھوں نے ساتھ رھنا تھا, وعدے نبھانے تھے, ابھی تو انہوں نے ایکدوسرے کے سنگ وقت بتانا تھا, مگر اسکو لگا اسکے پاس وقت کم ھے اسنے دل ہی دل میں زینیہ کو مخاطب کر کے معافی مانگی تھی

اسے ماما یاد آئیں کیا وہ ٹھیک ھو نگی تو اسکے بناء رہ پائیں گی اسکی سیدھی سادی ماں جو ایک قابل ڈاکٹر تھیں مگر زرک کو کہتی تھیں کہ تم میرا حوصلہ ھو کیا وہ بناء حوصلے کہ جی پائیں گی

اسے معیز, میثم, ماہم یاد آیے جو کہتے تھا زرک بھائ تمہارے ھوتے ہمیں بڑے بھائ کی کمی فیل نہیں ھوتی

اسے سامعہ آنٹی یاد آئیں جو کہتیں تھیں میں زینیہ تمہیں سونپ کہ چین سے مرونگی زرک تم داماد نہیں میرے بیٹے ھو

اسے زوئ یاد آئ جو اسکی ماں جائ تھی اسکے ساتھ دنیا میں آئ تھی, اسکے ساتھ پہلا قدم اٹھایا, وہ اسکے بغیر کیسے جی سکتی تھی جب انکی سانسیں ایکدوسرے کہ ساتھ چلتی تھیں, انکی رگیں تک جڑی ھوئ تھیں, اسکی نازک سے دل والی بہن دل پر اتنا بوجھ کہاں برداشت کر سکتی تھی,

مگر اسکو موت سامنے نظر آرھی تھی اسنے کلمہ پڑھا اور خود کو رب کے سپرد کر دیا گولی اسکے جسم کو چیرتی پار ھوگئ,

وہ سب ہسپتال میں زھراء بیگم کے پاس تھے, اور وہ کتنی بار زارون صاحب, مہ پارہ, زرک کا پوچھ چکی تھیں, مہ پارہ اور زارون صاحب کا تو معیز نے بہانہ بنادیا کہ اس حادثے میں انکے فریکچر ھوئے تھے جسکی وجہ سے وہ بیڈریسٹ پر ھیں اور زرک کا فلحال یہ کہا کہ وہ اپنے کالج کی ایکٹویٹی کی وجہ سے آج رات ھی کراچی گیا ھے انکو یقین نہیں آرھا تھا مگر معیز کی بات مان لینا بھی مجبوری تھی وہ آنکھیں موندے لیٹ گئیں,,

معیز نے زوئ کے کہنے پر زرک کو کال کی تو اسکا نمبر بند جا رھا تھا مسلسل بند نمبر نے انکو تشویش میں مبتلا کر دیا تھا مگر معیز زینیہ اور زوئ کو تسلیاں دے رھا تھا مگر خود بھی پریشان تھا,

ایک سال گزر گیا تھا زرک کہ بس خط آتے فون پر وہ بات نہیں کرتا تھا اور یہ بات زھراء بیگم کو تشویش میں ڈالتی, ایک سال بعد زوئ اور معیز نے انکو دھیرے دھیرے زرک کہ بارے میں بتا دیا تھا ماں تھیں ہلکان ھو گئیں جوان بیٹے کہ جانے نے تو کمر توڑ دی اسکی قبر سے بھی ھو آئیں مگر یقین نہ آتا اس دن زینیہ کو گلے لگا کہ خوب روئیں, زوئ اور معیز نے بہت مشکل سے سمبھالا تھا, بعد میں سمبھل گیئں مگر انکی ضد پر معیز اور زوئ کی چپ چاپ رخصتی کر دی گئ معیز نے سارا انتظام سمبھال لیا اپنا گھر بیچ کر وہ بھی خالہ کے پاس آ گئے, زینیہ تو شادی کہ لیے مانتی ھی نہیں تھی مگر زھراء بیگم کو یقین تھا وہ بھی سمبھل جائے گی, ماھم کی سٹڈی کمپلیٹ ھونے والی تھی اسکا رشتہ سامعہ بیگم اور زھراء مل کہ دیکھ رھی تھیں, میثم ڈاکٹر بن

رھا تھا اسے اپنے زرک بھائی کہ خواب پورے کرنے تھے اور وہ زوئی آپی کو زرک بن کہ دکھانا چاھتا تھا, عارب صاحب کا بیٹا نشے میں پڑ گیا جبکہ بیٹی نے مرضی سے شادی کر لی انہوں نے پچھتاوں سے گھبرا کر معیز سے معافی مانگ کہ انکا سب کچھ واپس کر دیا تھا, زندگی معمول پر آچکی تھی مگر جانے والوں کی کمی کوئی پوری نہیں کر سکتا تھا کیونکہ پیار کے رشتے کبھی ختم نہیں ھوتے اور ان رشتوں کہ بناء جینا بہت اذیت کا باعث ھوتا ھے.............

ختم شد

www.novelsclubb.com